

بچوں کے نام رکھنے کے لئے اس کتاب میں سینکڑوں
اچھے ناموں کی فہرس بھی شامل ہے



نام رکھنے کے احکام



شعبہ اسلامی کتب

FREE AMLIYAAT BOOKS.....pdf
<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/>

قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے
لہذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ (ابو داؤد: ۴۰۷۴/۳۷۴ حدیث: ۴۹۴۸)

نام رکھنے کے احکام

پیش کشی
مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

FREE AMLIYAAT BOOKS
<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/>

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

نام کتاب : نام رکھنے کے احکام
پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)
ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

حوالہ: 192

تاریخ: ۷ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ

الحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وعلى اله واصحابه اجمعين
تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

”نام رکھنے کے احکام“

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدمہ و بحر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔
مجلس تفتیش کتب و رسائل (دعوت اسلامی)

12 - 11 - 2013



E.m ail:ilmia@dawateislami.net

مکتبۃ المدینہ کی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

FREE AMLIT 2013-2014.pdf

<https://www.facebook.com/group...>

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”برکت والے نام“ کے گیارہ حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 11 نیتیں

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ عَمْرٍ مِّنْ عَمَلِهِ مَسْلَمَانِ

نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۶/۵۸۱، حدیث: ۲۴۹۵)

دومدنی پھول ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوذ و ﴿۴﴾ تسبیہ سے آغاز کروں

گا (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)

﴿۵﴾ حتیٰ النّٰسِ اس کا باؤضو اور ﴿۶﴾ قبلہ و مطالعہ کروں گا ﴿۷﴾ قرآنی آیات اور

﴿۸﴾ احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا ﴿۹﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک

آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں

صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پڑھوں گا۔ ﴿۱۱﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو

ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّع کروں گا۔ (مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اُغلاطِ صرف

المدينة العلمية

از: بانی دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد لله على احسانه وبفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم تبليغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُستمر رکھتی ہے، ان تمام امور کو بحسن و خوبی سرانجام دینے کے لئے جمعہٴ مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدينة العلمية“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام تَعَزَّوْهُمْ اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبہ درسی کتب

(۳) شعبہ اصلاحی کتب (۴) شعبہ تراجم کتب

(۵) شعبہ تفتیش کتب (۶) شعبہ تخریج

”المدينة العلمية“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت،

امامِ اہلسنت عظیم البرکت عظیم المرتبت، پروانہٴ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین

و مَلِكِ حَاجِی سُنَّت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و

برکت حضرت علامہ مولینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتّٰی الوُسْع سہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزّوجلّ ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، بختِ البقیع میں مدفن اور بختِ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِنْ بِحَاجَةِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دُرود پڑھنے والے کا نام بارگاہ رسالت میں پیش کیا جاتا ہے

سلطانِ دو جہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ بختِ نشان ہے: بے شک اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرود پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے آپ پر اس وقت دُرود پاک پڑھا ہے۔

(مسند البزار، ۴/۲۰۰، حدیث: ۱۴۲۰)

سُبْحَنَ اللّٰہ! درود شریف پڑھنے والا کس قدر خوش نصیب ہے کہ اُس کا نام مع ولایتِ بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں پیش کیا جاتا ہے۔

بے نشانوں کا نشان مٹا نہیں

مٹے مٹے نام ہو ہی جائے گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نام پوچھا کرتے

سرکارِ مدینہ منورہ، سرورِ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب

کسی کو عامل (ذکوۃ و فطر وغیرہ حاصل کرنے والا ذمہ دار) بنا کر بھیجتے تو اُس کا نام پوچھتے،

اگر اس کا نام آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پسند آتا تو خوش ہوتے اور اس کی خوشی آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرے پر دیکھی جاتی اور اگر اس کا نام ناپسند ہوتا تو اس کی ناپسندیدگی آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرے پر دیکھی جاتی۔

(ابو داؤد، کتاب الطب، باب فی الطیۃ، ۲۵/۴، حدیث: ۳۹۲۰)

مُفَسِّرِ شَہِیْرِ حَکِیْمِ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس لئے علماء فرماتے ہیں کہ اپنی اولاد کے نام اچھے رکھو، نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے۔ بُرے نام والے کو لوگ اپنے پاس نہیں بیٹھنے دیتے۔ اچھے نام والے کے کام بھی اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اچھے ہوتے ہیں۔

(مراۃ المناجیح، ۶/۲۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام بچے کے لئے پہلا تحفہ ہے

نام کسی بھی آدمی کی شخصیت کا اہم حصہ ہوتا ہے جس سے وہ پہچانا اور پکارا جاتا ہے۔ گھر، خاندان، محلے، اسکول، مدرسے، جامعہ، بازار اور دفتر میں نام ہی اس کی شناخت ہوتا ہے جس طرح کہ کتاب کا نام اس کی شناخت ہوتا ہے۔ کئی مرتبہ نام گھریلو ماحول اور تہذیبی روایات کی عکاسی بھی کرتا ہے۔ نام اچھا ہو تو انسان کا ضمیر اُسے کام

بھی اچھا کرنے کی ترغیب دیتا رہتا ہے۔ بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کا نام رکھنے کے

لئے غور و فکر شروع ہو جاتا ہے، ایسے میں باپ کو چاہیے کہ اپنے بچے کا اچھا نام رکھے کہ یہ اس کی طرف سے اپنے بچے کے لئے پہلا اور بنیادی تحفہ ہوتا ہے جسے بچہ عمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے۔ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: **أَوَّلُ مَا يُفْعَلُ الرَّجُلُ وَلَدَهُ إِسْمُهُ فَلْيُحْسِنْ إِسْمَهُ** یعنی آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچے کو نام کا دیتا ہے اس لئے چاہئے کہ اُس کا نام اچھا رکھے۔

(جمع الجوامع، ۲۸۰/۳، حدیث: ۸۸۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو تو مبارکباد دینے کے

بعد والدین سے عموماً یہی سوال ہوتا ہے کہ نام کیا رکھا؟ بسا اوقات بچے کا والد اپنے دوست احباب اور رشتے داروں سے پوچھتا دکھائی دیتا ہے کہ نام کیا رکھیں؟

نام کیسا ہونا چاہئے؟ نام کون رکھے؟ کونسا نام رکھنا افضل ہے؟ کون سے نام رکھنا ناجائز ہے؟ کسی کا نام بگاڑنا کیسا؟ کنیت کسے کہتے ہیں؟ کنیت رکھنے کی کیا اہمیت ہے؟ لقب کیا ہوتا ہے؟ زیرِ نظر کتاب ”نام رکھنے کے احکام“ (جس کا نام شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے عطا فرمایا ہے) اس کتاب میں اسی نوعیت کی معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے، بچوں اور بچیوں کے نام رکھنے کے لئے ۱۵۳۸ اچھے ناموں کی فہرِس بھی شامل کتاب ہے۔ اس کتاب کو خوب سمجھ کر کم از کم تین مرتبہ پڑھئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دیجئے۔

(شعبہ اصلاحی کتب مجلس المدینۃ العلمیۃ)

قیامت کے دن نام سے پکارا جائے گا

نام کا تعلق صرف دُنیاوی زندگی تک نہیں بلکہ جب میدانِ حشر قائم ہوگا تو انسان کو اسی نام سے مالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے حضور بلایا جائے گا جس نام سے اُسے دنیا میں پکارا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت سیدنا ابوذر داء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ (ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۳۷۴/۴، حدیث: ۴۹۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنے کچے بچوں کا بھی نام رکھیں

بچوں کا نام رکھنا اتنا اہم ہے کہ جو بچے ماں کے پیٹ میں ضائع ہو جائیں ان کا بھی نام رکھنے کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے کچے بچوں کا بھی نام رکھو کہ یہ کچے بچے تمہارے پیش رو (آگے آگے چلنے والے یا آگے گزرنے والے) ہیں۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، الباب السابع، الجزء ۱۶، ۱۷۵/۸۰، حدیث: ۴۵۲۰۶)

ایک حدیث پاک میں تو یہاں تک ارشاد ہوا کہ کچا بچہ نام نہ رکھنے کی

صورت میں باہر کا نام رکھنا جائز نہیں کی شاکریت کرے گا کہ انہوں نے میرا نام

نہ رکھ کر مجھے ضائع کر دیا۔ چنانچہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کچے بچے کا بھی نام رکھو کہ ان کے سبب اللہ عزوجل تمہارے میزان کے پلڑے کو بھاری کرے گا، بیشک کچا بچہ قیامت کے دن عرض کرے گا: اے میرے رب! انہوں نے میرا نام نہ رکھ کر مجھے ضائع کر دیا۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، الباب السابع، جز ۱۶، ص ۱۷۵، حدیث: ۴۵۲۰۷)
 ”سَقَط“ یعنی کچے بچے کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: عربی میں ”سَقَط“ وہ بچہ کہلاتا ہے جو چھ ماہ پورے ہونے سے پہلے شکمِ مادر (یعنی ماں کے پیٹ) سے خارج ہو جائے۔ (مرآۃ المناجیح، ۵۱۹/۲)
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بچہ فوت ہو جائے تو؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1254 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہار شریعت (جلد 1)“ کے صفحہ 841 پر ہے: بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ اُس کی خلقت (یعنی پیدائش) تمام (یعنی مکمل) ہو یا نا تمام (نامکمل) بہ حال اس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دن اُس کا حشر ہوگا (یعنی اٹھایا جائیگا) (ذَرْمُ مَخْتَار، ۱۰۳/۲۔ ۱۰۴، بہار شریعت، ۱/ ۸۴۱) لڑکا ہو تو لڑکوں کا سا اور لڑکی ہو تو لڑکیوں کا سا نام رکھا جائے اور معلوم نہ ہو سرکارِ اسی ہے یا لڑکا تو ایسا نام رکھا جائے جو مرد و عورت دونوں

کے لیے ہو سکتا ہو۔ (بہار شریعت، ۲/۶۰۳) (مثلاً: راحت، بُھرت، تسلیم وغیرہ)
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام کب رکھیں؟

افضل یہ ہے کہ ساتویں دن بچے کا عقیقہ کیا جائے اور نام رکھا جائے، عقیقہ کرنے سے پہلے بھی نام رکھنا جائز ہے۔ (نزعہ القاری، ۵/۴۳۰)، حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: نبی کریم، رُءُوفٌ رَّحِیمٌ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن اس کا نام رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

(ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی تعجیل اسم المولود، ۴/۳۸۰، حدیث: ۲۸۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام کون رکھے گا؟

نام رکھنے کی ذمہ داری بنیادی طور پر بچے کے والد کی بنتی ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔

(شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاہلین، ۶/۴۰۰، حدیث: ۸۶۵۸)

حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی علیہ رحمۃ اللہ الباری اس حدیث کے تحت نقل کرتے ہیں: اُمت کو اچھا نام رکھنے کا حکم دینے میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ آدمی کے کام اس کے نام کے مطابق ہونے چاہئیں کیونکہ نام انسان کی شخصیت کیلئے جسم کی طرح ہوتا ہے اور اس کی شخصیت کی مکمل کتاب ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حکمت اس بات کا

تقاضہ کرتی ہے کہ نام اور کام میں مناسبت اور تعلق ہو۔ نام کا اثر شخصیت پر اور شخصیت

کا اثر نام پر ظاہر ہوتا ہے۔ (فیض القدیر، ۲/۵۲۲، تحت الحدیث: ۲۷۴۵)

مُفَسِّرِ شَہِیْرِ حَکِیْمُ الْأُمَمَتِ حَضْرَتِ مُفْتِی احمد یار خان علیہ رحمۃُ اللہ

حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: اچھے نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے، اچھا نام وہ ہے جو بے معنی نہ ہو جیسے بد ہوا، تلو اور غیرہ اور فخر و تکبر نہ پایا جائے جیسے بادشاہ، شہنشاہ وغیرہ اور نہ بُرے معنی ہوں جیسے عاصی وغیرہ۔ بہتر یہ ہے کہ انبیائے کرام (عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام) یا حضور علیہ السلام کے صحابہ عظام، اہل بیت اطہار (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے ناموں پر نام رکھے جیسے ابراہیم واسمعیل، عثمان، علی، حسین و حسن وغیرہ، عورتوں کے نام آسیہ، فاطمہ، عائشہ وغیرہ اور جو اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے وہ اِنْ شَاءَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) بخشا جائے گا اور دنیا میں اس کی برکات دیکھے گا۔ (مراۃ المناجیح، ۵/۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمارے معاشرے میں نام رکھنے کے مختلف انداز

بچے یا بچی (بالخصوص پہلی اولاد) کی پیدائش کے بعد عموماً قریبی رشتہ داروں مثلاً دادی، نانی، پھوپھی، خالہ، تایا چچا وغیرہ کا اصرار ہوتا ہے کہ اس کا نام میں رکھوں گا اور ہر ایک اپنی پسند کا نام بھی چن کر لے آتا ہے۔ اگر والد راضی ہو تو اس میں بھی حرج نہیں لیکن اہم بات یہ ہے کہ نام رکھنے والے بعض اوقات دینی معلومات کی کمی کی وجہ سے بچوں کے لیے نام بھی رکھ دیتے ہیں جو شرعاً ناجائز ہوتے ہیں یا جن کے معانی

اچھے نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے بہر حال بچا جائے۔ والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بیٹے یا بیٹی کا نام نہایت ہی خوبصورت ہو، مگر نام کے حتمی انتخاب کے وقت الفاظ کی ظاہری خوبصورتی کا خیال تو ہوتا ہے لیکن دیگر پہلوؤں پر توجہ نہیں ہوتی چنانچہ بعض اوقات لوگ اہل علم سے ایسے ایسے ناموں کے معانی پوچھتے ہیں جو اردو، عربی یا فارسی کسی لغت میں نہیں ملتے، ظاہر ہے اس طرح کے بے معنی نام رکھنا بھی مناسب نہیں۔

نام کیسا ہونا چاہئے؟

اس حوالے سے مدنی پھول عطا کرتے ہوئے صَدِّ الشَّرِيعَةِ بِهَدِّ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ العوی بہار شریعت میں لکھتے ہیں: ایسا نام رکھنا جس کا ذکر نہ قرآن مجید میں آیا ہو، نہ حدیثوں میں ہو، نہ مسلمانوں میں ایسا نام مستعمل ہو، اس میں علما کو اختلاف ہے، بہتر یہ ہے کہ نہ رکھے۔ (بہار شریعت، ۳/۶۰۳) مدنی مشورہ ہے کہ والد یا رشتہ دار بچے کا جو بھی نام منتخب کریں پہلے اس کے بارے میں مفتیان کرام یا علمائے اہلسنت دَامَتْ فُیُوضُہُمْ سے رہنمائی لیں اور اس پر عمل بھی کریں۔ ﴿اپنے شرعی مسائل کے حل کے لئے دارالافتاء اہلسنت کے ان نمبرز پر بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے: 03000220112-5 (وقت صبح 10 تا 4 بجے تک، 1 سے 2 بجے تک وقفہ برائے نماز و طعام اور جمعہ کے دن تعطیل ہے۔)﴾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کہیں حب جاہ تو نہیں؟

بعض اوقات ایسا نام بھی تلاش کیا جاتا ہے جو گھر، خاندان، محلے میں دُور

دُور تک کسی کا نہ ہو، جو بھی سُنے فوراً کہہ اُٹھے کہ یہ نام تو پہلی بار سُنا ہے، کیسا زبردست نام رکھا ہے! یہ الفاظ سُن کر نام رکھنے والا اُٹھو لے نہیں ساتا، لیکن ایسوں کو ایک لمحے کے لئے سوچ لینا چاہئے کہ کہیں یہ خوشی حُبِ جاہ (یعنی تعریف کی خواہش) کے مرض کا نتیجہ تو نہیں؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام رکھتے وقت اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: رِئَۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ مُحَمَّدٌ مِّنْ عَلَیْہِ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر ۶۰/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

﴿۱﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

دو مَدَنی پھول ﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کوئی بھی جائز کام اچھی نیت سے کیا جائے تو اس کا بھی ثواب ملتا ہے، لہذا ایک دَم نام رکھ دینے کے بجائے پہلے حسبِ حال نیتیں کر لینی چاہئیں مثلاً ﴿۱﴾ شریعت کے مطابق جائز نام رکھوں گا ﴿۲﴾ جن ناموں کی احادیثِ مبارکہ میں ترغیب آئی ہے وہ نام رکھوں گا ﴿۳﴾ نسبت کی برکتیں لینے کے لئے انبیاءِ کرام، صحابہ کرام اور دیگر بزرگانِ دین کے نام پر نام رکھوں گا۔ ﴿۴﴾ نام کے حتمی انتخاب کے لئے علمائے کرام سے مشورہ کر لوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ نام

اگر کسی بچے کا نام ”عبد“ سے شروع کرنا ہو تو سب سے افضل نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تمہارے ناموں میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔“ (مسلم، کتاب الآداب، باب النہی عن التکنی بابی القاسم... الخ، ص ۱۱۷۸، حدیث: ۲۰۲۱۳۲)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ العوی لکھتے ہیں: ان دونوں میں زیادہ افضل عبد اللہ ہے کہ عبودیت (یعنی عبد ہونے) کی اضافت (یعنی نسبت) عَلَمِ ذات (یعنی اللہ) کی طرف ہے۔ انہیں (یعنی عبد اللہ اور عبد الرحمن) کے حَلَم میں وہ اَسْمَاء (یعنی نام) ہیں جن میں عبودیت کی اضافت (یعنی نسبت) دیگر اَسْمَاءِ صفاتیہ کی طرف ہو، مثلاً عَبْدُ الرَّحْمٰہ، عَبْدُ الْمَلِک، عَبْدُ الْخَالِق وغیرہا۔ حدیث میں جو ان دونوں ناموں کو تمام ناموں میں خدا تعالیٰ کے نزدیک پیارا فرمایا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنا نام عبد کے ساتھ رکھنا چاہتا ہو تو سب سے بہتر عبد اللہ و عبد الرحمن ہیں، وہ نام نہ رکھے جائیں جو جاہلیت میں رکھے جاتے تھے کہ کسی کا نام عبد فَمَس (سورج کا بندہ) اور کسی کا عبد الذَّار (گھر کا بندہ) ہوتا۔ (بہار شریعت، ۳/۶۰۱)

”عبد الرحمن“ اور ”عبد اللہ“ نام مکمل بولنے کی عادت بنائیں

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ و عبد الرحمن بہت

اچھے نام ہیں مگر اس زمانہ میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبدالرحمن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمن کہتے ہیں اور غیر خدا کو رحمن کہنا حرام ہے۔ اسی طرح عَبْدُ الْخَالِق کو خالق اور عَبْدُ الْمَعْبُود کو معبود کہتے ہیں، اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہذا جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔ (بہار شریعت، ۳/۳۵۶) (ایک اور مقام پر صدر الشریعہ لکھتے ہیں:)

اللّٰهُ عَزَّوَجَدَّ کے نام کی تصغیر کرنا کفر ہے، جیسے کسی کا نام عَبْدُ اللّٰهِ یا عَبْدُ الْخَالِق یا عَبْدُ الرَّحْمٰن ہو اُسے پکارنے میں آخر میں الف وغیرہ ایسے حروف ملا دیں جس سے تصغیر سمجھی جاتی ہے۔ (بہار شریعت، ۲/۴۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”عَبْدُ اللّٰهِ“ نام رکھا

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 19 سے زائد خوش نصیب بچوں کا نام ”عَبْدُ اللّٰهِ“ رکھا، ایسی ہی ایک روایت ملاحظہ کیجئے: چنانچہ حضرت سیدنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مُطِیْع رضی اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ان کے والد نے خواب میں دیکھا کہ انہیں کھجوروں کی تھیلی دی گئی، انہوں نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنا خواب بیان کیا، آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

فرمایا: کیا تمہاری کوئی زوجہ اُمید سے ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! بَنُو لَیث (قبیلے) سے تعلق رکھنے والی زوجہ۔ حضور اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: عنقریب اس کے ہاں تمہارا بیٹا پیدا ہوگا۔ جب بچہ پیدا ہوا وہ اسے نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں لائے، آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے کھجور کی گٹھی دی، اس کا نام عبد اللہ رکھا اور اس کے لیے بَرکات کی دعا فرمائی۔

(الاصابة، ۲۱/۵، رقم: ۶۲۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک ”جن“ کا نام ”عبد اللہ“ رکھا

حضرت سیدنا عامر بن رَبِیعَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں ہم مٹکھ مکرّمہ دافعاً اللہ شَرَفَاؤُ تَعْظِیْمًا میں سلطانِ انس و جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے، ہم نے مکہ کے ایک پہاڑ سے ایک غیبی آواز سنی جو مُشرکین کو مسلمانوں کے خلاف ابھار رہی تھی۔ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ شیطان ہے اور جس شیطان نے کسی نبی علیہ السلام کے خلاف ایسا اعلان کیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ہلاک کر دیا۔ بعد میں آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہم سے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ایک طاقتور جن کے ذریعہ ہلاک کر دیا جس کا نام سَمْحَج ہے، میں نے اس کا نام عبد اللہ رکھ دیا ہے۔ شام کو

نَحْنُ قَتَلْنَا مَسْعَرًا لَّمَّا طَغَىٰ وَاسْتَكْبَرَ
وَصَغَرَ الْحَقَّ وَسَنَّ الْمُنْكَرَ بِشْتِمِهِ نَبِينَا الْمُظْفَرَا

یعنی: ہم نے مسعر (غیث جن) کو قتل کر دیا وہ سرکش اور متکبر تھا، وہ ہمارے کامیاب و کامران نبی کی بدگوئی کرتا تھا اور حق کا منکر تھا۔ (الاصابة ۱۴۸/۳، رقم: ۳۴۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عبدالرحمن نام رکھا

سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا نام عبدالرحمن بھی رکھا، چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں میرا نام عبد شمس (سورج کا بندہ) تھا، پھر دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرا نام عبدالرحمن رکھا۔ (اسد الغابہ ۶/۳۳۷، رقم: ۶۳۱۹)

تم ”ابوراشد عبدالرحمن“ ہو

حضرت سیدنا ابوراشد عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں اپنی قوم کے ۱۰۰ افراد کا وفد لے کر حاضر ہوئے اور دولتِ ایمان سے نوازے گئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی حاضری کا احوال سناتے ہیں کہ میرے ساتھ آنے والے لوگوں نے مجھ سے کہا: پہلے تم جا کر نبی کریم صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کرو، اگر تمہیں ان میں پسندیدہ بات نظر آئے تو ہمیں

آ کر بتانا ہم بھی حاضری دیں گے ورنہ تم واپس آ جانا ہم ٹوٹ جائیں گے۔ میں نے حاضر ہو کر کہا: اَنْعَمُ صَبَاحًا يَا مُحَمَّدُ! یعنی صبح بخیر اے محمد! آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ اہل ایمان کا سلام نہیں۔ میں نے عرض کیا: تو پھر کس طرح سلام کروں؟ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب تم اہل ایمان کے ہاں آؤ تو کہو: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہ۔ میں نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ يَا رَسُولَ اللہِ وَرَحْمَةُ اللہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللہ وَبَرَکَاتُہ، پھر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میرا نام دریافت فرمایا، میں نے کہا: ابو معاویہ عَبْدُ اللّٰتِ وَالْعُزَّى۔ نبی کریم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بلکہ تم ”ابورائد عبدالرحمن“ ہو۔ نَبِیِّ مُعْظَم، رَسُولِ مُحْتَرَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میری عزت افزائی فرمائی، مجھے بٹھایا، مجھے اپنی چادر اور عصا عطا فرمایا۔ (جمع الجوامع، ۱۰/۵۵۱، حدیث: ۱۵۱۰۲ ملخصاً)

اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمن رکھو

حضرت سیدنا عبد الرحمن بن ابی سبّوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحابی ابن صحابی ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار گوفہ میں رہائش پذیر صحابہ کرام علیہم الرضوان میں ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت سیدنا خیم شہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میرے والد عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے دادا کے

ساتھ رہنے والے تھے، محبوب رب العباد صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہاں

گئے، حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے دادا سے پوچھا: تمہارے اس بیٹے کا نام کیا ہے؟ انہوں نے غرض کی: عزیز۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کا نام عزیز نہیں ”عبدالرحمن“ رکھو، سب سے اچھے نام عبد اللہ، عبد الرحمن اور حارث ہیں۔ (اسد الغابۃ، ۴۶۶/۳، رقم: ۳۳۱۳)

مُقَسِّرِ شَہِیْر حَکِیْمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ العتدٰن فرماتے ہیں: عَزِیزُ أَسْمَاءِ الْہِیْمِ میں سے ہے عزت سے بنا ہے، مسلمان میں فروتنی (یعنی انکساری)، عجز و نیاز چاہیے۔ (مراۃ المناجیح، ۱۶/۴۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ضروری وضاحت

صَدَدُ الشَّرِیْعَہ صَدَدُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ العسوی لکھتے ہیں: یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہ دونوں نام (یعنی عبد اللہ اور عبد الرحمن) محمد و احمد سے بھی افضل ہیں، کیونکہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اسم پاک محمد و احمد ہیں اور ظاہر یہی ہے کہ یہ دونوں نام خود اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لیے منتخب فرمائے، اگر یہ دونوں نام خدا (عَزَّوَجَلَّ) کے نزدیک بہت پیارے نہ ہوتے تو اپنے محبوب کے لیے پسند نہ فرمایا ہوتا۔ احادیث میں مُحَمَّد نام رکھنے کے بہت فضائل مذکور ہیں۔ (بہار شریعت، ۶۰۱/۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسماءِ الہیہ کے ساتھ نام رکھنے کے مدنی پھول

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناموں کی دو قسمیں ہیں: ذاتی اور صفاتی، ذاتی نام صرف ”اللہ“ ہے۔ اس ذاتی نام کو کسی انسان کے لیے رکھنا جائز نہیں ہے اگر عبد کی اضافت کے ساتھ ”عبد اللہ“ رکھا جائے تو جائز بلکہ باعثِ فضیلت ہے۔ پھر صفاتی ناموں کی دو قسمیں ہیں: ﴿1﴾ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ خاص ہیں، مثلاً: رحمن (ہمیشہ رحم فرمانے والا)، قُدُّوس (بڑا پاک)، قَیُّوْم (از خود ہمیشہ قائم رہنے والی ذات) وغیرہ، اگر یہ نام عبد کی اضافت کے ساتھ رکھے جائیں مثلاً عبد القدُّوس، عبد القیُّوم تو جائز ہے۔ ﴿2﴾ جو نام اللہ عزوجل کے ساتھ خاص نہیں ہیں، مثلاً: علی، رشید، کبیر، بدیع وغیرہ، یہ نام عبد کی اضافت اور اس کے بغیر رکھنا بھی جائز ہے، البتہ اس قسم کے ناموں کے رکھنے کی صورت میں یہ ضروری ہے کہ ان ناموں کے وہ معنی مُراد نہ لئے جائیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان کے ہی لائق ہیں، مثلاً: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ”رشید، کبیر“ ہونا ذاتی ہے اور مخلوق کے اندر یہ معنی عطائی ہیں۔ صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ العوی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد 3 حصہ 16 صفحہ 602 میں فرماتے ہیں: بعض اسماءِ الہیہ جن کا اطلاق (بولا جانا) غمِ اللہ پر جائز ہے ان کے ساتھ نام رکھنا جائز ہے، جیسے علی، رشید، کبیر، بدیع، کیونکہ بندوں کے ناموں میں وہ معنی مُراد نہیں ہیں جن کا ارادہ اللہ تعالیٰ پر اطلاق کرے (نہ لے) میں ہوتا ہے اور ان ناموں میں الف ولام ملا کر بھی نام

رکھنا جائز ہے، مثلاً العلی، الرشید۔ ہاں اس زمانہ میں چونکہ عوام میں ناموں کی تصغیر کرنے کا بکثرت رواج ہو گیا ہے، لہذا جہاں ایسا گمان ہو ایسے نام سے بچنا ہی مناسب ہے۔ خصوصاً جب کہ اسماءِ الہیہ کے ساتھ عبد کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا، مثلاً عبدالرحیم، عبدالکریم، عبدالعزیز کہ یہاں مُضافِ اِلَیْہ سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اور ایسی صورت میں تصغیر (چھوٹا کرنا) اگر قصدِ اہوتی تو معاذ اللہ کفر ہوتی، کیونکہ یہ اس شخص کی تصغیر نہیں بلکہ معبودِ برحق کی تصغیر ہے مگر عوام اور ناواقفوں کا یہ مقصد یقیناً نہیں ہے، اسی لیے وہ حُکم نہیں دیا جائے گا بلکہ اُن کو سمجھایا اور بتایا جائے اور ایسے موقع پر ایسے نام ہی نہ رکھے جائیں جہاں یہ احتمال (گمان) ہو۔

(ذُرْمُخْتَار وَ ذُرْمُخْتَار، ۹۰/۶۸۸)

”جبار“ نام تبدیل کر کے ”عبدالجبار“ رکھا

حضرت سیدنا عبدالجبار بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلا نام ”جبار بن حارث“ تھا، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم ”عَبْدُ الْجَبَّار“ (زبردستِ قدرت والے کے بندے) ہو۔ (اسد الغابہ، ۱/۳۸۷، رقم: ۶۶۷) عوض: ”عبد“ سے رکھے جانے والے ناموں کی فہرست اسی کتاب کے صفحہ ۱۲۲ پر ملاحظہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام محمد کی برکتوں پر مشتمل ۶ فرائضِ مصطفیٰ

رسول پریشان کی بی بی آمنہ کے اہلِ مَلِّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام

اقدس ”محمد“ پر نام رکھنا بہت بڑی سعادت ہے ایک سروے کے مطابق دنیا

میں سب سے زیادہ رکھا جانے والا نام ”محمد“ ہے۔ نام ”محمد“ کی فضیلت خود ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے بیان فرمائی ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

❁ جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور میری محبت اور حصولِ بَرَکت کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، الفصل الاول فی الاسماء، ۱۶/۱۷۵، حدیث ۴۵۲۱۵)

❁ جس نے میرے نام سے بَرَکت کی اُمید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا، قیامت تک صبح و شام اس پر بَرَکت نازل ہوتی رہے گی۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، الفصل الاول فی الاسماء، ۱۶/۱۷۵، حدیث ۴۵۲۱۳)

❁ روز قیامت دو شخص ربُّ العزَّة کے حضور کھڑے کیے جائیں گے، جُلم ہوگا: انہیں جنت میں لے جاؤ۔ غرض کریں گے: الہی! ہم کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے، ہم نے تو جنت کا کوئی کام کیا نہیں؟ فرمائے گا: جنت میں جاؤ! میں نے حلف کیا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو، دوزخ میں نہ جائے گا۔

(مسند الفردوس، ۲/۵۰۳، حدیث: ۸۵۱۵)

❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جس کا نام تمہارے

نام پر ہوگا، اسے عذاب نہ دوں گا۔

(کشف الخفاء، حرف الخاء، ۱۰/۳۴۵، حدیث: ۱۲۴۳)

❁ جب کوئی قوم کسی مشورے کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص

”محمد“ نام کا ہو اور وہ اسے مشورہ میں شریک نہ کریں تو ان کے لئے مشاورت

میں بَرکت نہ ہوگی۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال ۱۰/۲۷۵)

❁ جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے،

وہ ضرور جاہل ہے۔ (معجم کبیر ۱۱/۵۹، حدیث: ۱۱۰۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

❁ رزق میں بَرکت ہو جاتی ❁

حضرت سیدنا امام مالک علیہ رحمۃ اللہ الخالق فرماتے ہیں: اہل مکہ آپس میں

یہ گفتگو کیا کرتے تھے کہ جس گھر میں بھی محمد نام کا کوئی فرد ہوتا ہے تو اس گھر میں

خیر و بَرکت ہوتی ہے اور ان کے رزق میں کثرت ہوتی ہے۔

(المنتقى شرح مؤطا امام مالك، ۹/۴۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

❁ لفظ ”محمد“ کے بارے میں ایمان افروز مدنی پھول ❁

مُفَسِّرِ شَہِیْدِ حَکِیْمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ العنان تفسیر

نعمی میں لکھتے ہیں: لفظ محمد کے معنی ہیں: ہر طرح تعریف کیا ہوا، ہر وقت، ہر

زمانہ، ہر زبان میں حمد و ثناء کئے ہوئے، حقیقت یہ ہے کہ جیسے حضورِ انور صَلَّی اللہ علیہ

وسلّم تمام خلقت سے افضل، تمام مخلوق کے سردار ہیں اسی طرح حضورِ انور صَلَّی اللہ

علیہ وسلم کا نام شریف بھی تمام نبیوں کے ناموں کا سردار ہے، اس نام پاک کے بے شمار فضائل ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱) اس نام پاک کو اللہ تعالیٰ کے نام یعنی لفظ ”اللہ“ سے بہت مناسبت ہے، اللہ میں حرف چار، چاروں حرف نقطوں سے خالی ہیں، ان میں ایک ”شد“ (د) ، دو ”حزکتیں“، ایک ”سکون“ (د) ہے، اسی طرح لفظ ”محمد“ چار حرف، چاروں حرف نقطوں سے خالی، ایک ”شد“ (د) ، دو ”حزکتیں“، ایک ”سکون“۔

(۲) لفظ ”اللہ“ بولنے سے دونوں ہونٹ جدا ہو جاتے ہیں، لفظ ”محمد“ کہتے ہیں تو دونوں لب مل جاتے ہیں، کہ وہ مخلوق کو خالق سے ملانے ہی تو آئے ہیں، اگر ان کا واسطہ نہ ہو تو مخلوق خالق سے بہت دُور رہے۔

(۳) لفظ ”اللہ“ اپنی دلالت میں حرفوں کا محتاج نہیں، اگر اَوَّل (یعنی شروع) کا الف نہ رہے، تو ”لِلّٰہ“ بن جاتا ہے، اگر اَوَّل (یعنی شروع) کا لام بھی نہ رہے تو ”لہ“ ہے، اگر درمیان کا الف بھی نہ ہو تو ”لا“ ہے، یونہی لفظ ”محمد“ دلالت میں حرفوں کا حاجت مند نہیں، اگر اَوَّل (یعنی شروع) کی میم الگ ہو جائے تو ”حم“ رہتا ہے اگر ”ح“ بھی اُڑ جائے تو ”مَد“ ہے یعنی کھینچنا، مخلوق کو کھینچ کر خالق تک پہنچانا، اگر بیچ کی میم بھی نہ رہے تو ”کمال“ بمعنی رہبر۔

(۴) سب کے نام ان کے ماں باپ رکھتے ہیں، لُقَب قوم دیتی ہے،

خطاب حکومت سے ملتا ہے مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام، لُقَب و خطاب

سب رب تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ عبدالمطلب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرشتے کی بشارت سے یہ نام رکھا۔

(۵) دوسروں کے نام پیدائش کے ساتویں دن رکھے جاتے ہیں، مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام عالم کی پیدائش سے پہلے عرشِ اعظم پر لکھا گیا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے قریباً 600 برس پہلے اپنی قوم کو فرمایا: اِسْمُهُ اَحْمَدُ ان کا نام پاک احمد ہے، پچھلی قومیں آپ کے نام کی برکت سے دعائیں مانگتی تھیں۔

(۶) کوئی شخص آپ کو ”محمد“ کہہ کر بُرا نہیں کہہ سکتا، اگر کہے گا تو خود اپنے منہ سے جھوٹا ہوگا کہ انہیں کہتا تو ہے ”محمد“ یعنی لائقِ حمد اور کرتا ہے برائیاں، اسی لئے کفار مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ”مُذَّمِّم“ رکھ کر آپ کی شانِ اقدس میں بکواس کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ دیکھو، ہم کو ہمارے رب تعالیٰ نے ان کفار کی گالیوں سے بچایا، یہ لوگ ”مُذَّمِّم“ کو برا کہتے ہیں، ہوگا کوئی ”مُذَّمِّم“ ہم تو ”محمد“ ہیں۔

(بخاری، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ ۴۰/۴۸۴، حدیث: ۳۵۳۳)

(۷) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ”محمد“ بہت جامع ہے، جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار فضائل بیان ہو گئے ہیں، آدم کے معنی

مخمس سے پیدا ہونے والے، ابراہیم کے معنی ہیں ”مہربان باپ، اَب رَحِيْم“،

توح کے معنی ہیں ”خوف خدا سے گریہ و زاری و نوحہ کرنے والے“، عیسیٰ کے معنی ہیں ”بہت شریف النفس، کریم الطبع“ ان تمام ناموں میں ایک ایک وصف کی طرف اشارہ ہے، مگر ”محمد“ کے معنی ہیں ہر طرح ہر وصف میں بے حد تعریف کئے ہوئے، اس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لاتعداد کمالات و خوبیوں کی طرف اشارہ ہو گیا۔

(۸) لفظ ”محمد“ میں غیبی خبر بھی ہے کہ ہمیشہ یعنی دنیا و آخرت میں ان کی ہر جگہ ہر طرح حمد و ثناء ہوا کرے گی، اسی خبر کی صداقت ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ آج بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کی تعریف نہیں ہوتی، بلکہ جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو گئے ان کی بھی تعریف ہو گئی، فرش پر ان کی دھوم، عرش پر ان کے چرچے، اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے کیا خوب فرمایا:

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش میں طرفہ دھوم دھام

کان جدھر لگائے تیری ہی داستان ہے

(۹) جو اپنے بیٹے کا نام محبت میں ”محمد“ رکھے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا کہ مجھے ایسے شخص کو عذاب دیتے حیا آتی ہے جس نے میرے محبوب کی محبت میں اپنے بیٹے کا نام ”محمد“ رکھا ہے۔ (تفسیر نعیمی، ۲۲۰/۱ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

”محمد“ نام رکھا

کئی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ ایسے ہیں جن کا نام خود سرکار ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ”محمد“ رکھا، جیسا کہ حضرت سیدنا محمد بن طَلْحَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرت سیدنا زینب بنت جَحْش رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بہن حضرت سیدتنا حَمَنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے ہیں۔ جب آپ کی ولادت ہوئی آپ کے والد حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو سرکار ابد قرار، شافعِ روز شمار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس لے گئے تاکہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بچے کو گھٹی دیں اور اس کا نام رکھیں، پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کا نام ”محمد“ رکھا اور اپنی کنیت ”أَبُو الْقَاسِمِ“ عطا فرمائی۔ (اسد الغابہ، ۱۰/۱۰۵، رقم: ۴۷۳۸ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ان شاء اللہ عزوجل لڑکا پیدا ہوگا

حضرت سیدنا ابوسعیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، امام عطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جو یہ چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے ”اِنْ كَانَ ذَكَرًا فَقَدْ سَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا“ یعنی اگر یہ لڑکا ہوا تو میں نے اس کا نام محمد رکھا۔ ”اِنْ شَاءَ اللہ العزیز لڑکا ہوگا۔

(فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۶۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے ادبی نہ ہونے پائے

صدر الشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ العوی لکھتے ہیں:

بہت پیارا نام ہے، اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے۔ اگر تصغیر (یعنی نام بگڑنے) کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ عقیقہ کا نام یہ ہو اور پکارنے کے لئے کوئی دوسرا نام تجویز کر لیا جائے اور ہندوستان (پاک و ہند) میں ایسا بہت ہوتا ہے کہ ایک شخص کے کئی نام ہوتے ہیں اس صورت میں نام کی بدکت بھی ہوگی اور تصغیر سے بھی بچ جائیں گے۔ (بہار شریعت، ۳/۳۵۶)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا طریقہ کار

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجتہد دین و ملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے اپنے سب بیٹوں بھتیجیوں کا عقیقہ میں صرف محمد نام رکھا پھر نام اقدس کے حفظِ آداب اور باہم تمیز (یعنی پہچان) کے لئے عرفِ جدِ امقرّر کئے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۶۸۹/۲۴)

عاشقِ اعلیٰ حضرت کی ادا

جب شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے کسی کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی

ہے تو عموماً آپ دامت برکاتہم العالیہ اس بچے کا نام: محمد اور پکارنے کے لئے عرف مثلاً:

رَجَب رضا رکھتے ہیں۔ نام کے ساتھ رضا کا اضافہ امام اہلسنت مجدد دین و ملت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی نسبت سے کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1000 ڈالر انعام

ایک اخباری اطلاع کے مطابق نام ”محمد“ کے قدر دان ایک مسلمان حکمران نے اعلان کیا ہے کہ جو لوگ اپنے نومولود بچوں کے نام نبی آخر الزمان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام یا نامی ”محمد“ کے نام پر رکھیں گے انہیں ایک ہزار ڈالر کا ہدیہ پیش کیا جائے گا۔ جشنِ ولادتِ نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موقع پر کئے جانے والے اعلان میں مسلمان حکمران نے کہا ہے کہ ایک ہزار ڈالر کا ہدیہ ان کی والدہ کی طرف سے پیش کیا جائے گا کیونکہ یہ خیال بنیادی طور پر والدہ نے ہی پیش کیا ہے۔ اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو والدین اپنی بیٹیوں کے نام اُمہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ناموں پر رکھیں گے ان کو بھی ایک ہزار ڈالر کا ہدیہ پیش کیا جائے گا۔ اس اعلان پر اس ملک میں رہنے والے مسلمان خاندانوں میں خوشگوار ردِ عمل سامنے آیا ہے۔

(جنگ اردو آن لائن 16 جنوری 2014ء بحرف قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پکارا جانے والا نام رکھنے کی ایک اہم احتیاط

خیال رہے کہ پکارنے کے لئے نام ایسا رکھا جائے جسے **محمد** کے ساتھ ملا کر بولنے میں بے ادبی وغیرہ نہ ہو، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: فقیر کبھی جائز نہیں رکھتا کہ کلپ علی (علی کا عین)، کلپ حسین، کلپ حسن، غلام علی، غلام حسین، غلام حسن، ثار حسین (حسین پر ثار ہونے والا)، فدا حسین (حسین پر فدا ہونے والا)، قربان حسین، غلام جیلانی (جیلانی کا غلام) و امثال ذلک کے اُسماء (یعنی اسی طرح کے دوسرے ناموں) کے ساتھ نام پاک (یعنی محمد) ملا کر کہا جائے، اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْأَدَبِ وَنَجِّنَا مِنْ مُورَثَاتِ الْغَضَبِ آمین (اے اللہ! ہمیں حُسنِ ادب سے نواز اور اسبابِ غضب سے بچا۔ آمین۔ ت) (فتاویٰ رضویہ، ۶۸۳/۲۴)

مفتی اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے اصلاح فرمائی

سراج العارفین حضرت علامہ مولانا غلام آسی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: میں نے اپنے نام کے شروع میں بَرَکت کے لیے لفظ ”محمد“ شامل کر لیا تھا۔ اس پر شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ اللہ العتد نے تنبیہ فرمائی کہ یہاں اسمِ رسالت (یعنی محمد) نہیں ہونا چاہیے۔ میں نے فوراً عرض کیا کہ حضور پھر ”محمد عبد الحی“ کا کیا حکم ہوگا؟ اس کے جواب میں حضرت نے

فرمایا: محمد عبد الحی و محمد غلام آسی (یعنی کہاں عبد الحی اور کہاں غلام آسی)؟ علامہ

فرماتے ہیں: ”یہ جواب سن کر میں حیرت زدہ رہ گیا اور حضرت کے تَفَقُّہ فی الدِّین کی عظمت دل میں خوب خوب رچ بس گئی۔“

حضور مفتی اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے اپنے ارشاد سے یہ رہنمائی فرمائی ہے کہ جس نام کے شروع میں لفظ ”محمد“ لایا جائے، اگر اُس نام کا اطلاق لفظ ”محمد“ پر دُرُست ہو تو وہاں لفظ ”محمد“ لانا درست ہوگا (جیسے محمد صادق) اور اگر نام کا اطلاق لفظ ”محمد“ پر دُرُست نہ ہو تو وہاں لفظ ”محمد“ شروع میں لانا دُرُست نہ ہوگا (جیسے محمد غلام حسین)۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عبدُ الحیٰ ہیں لہذا محمد عبدُ الحیٰ کہنا درست ہے لیکن غلامِ آسی نہیں ہیں، اس لئے ”محمد غلامِ آسی“ (یعنی ”آسی“ کا غلام) کہنا نامناسب ہے۔

(جہان مفتی اعظم، ص ۴۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو

جب کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے تو اسے چاہیے اس نام پاک کی نسبت کے سبب اس کے ساتھ حُسن سلوک کرے اور اس کی عزت کرے۔ مولا مشکل کشا حضرت سیدنا علی المرتضیٰ عِزَّمَا اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم سے مَرْوِی ہے کہ نبی

مدینہ

یعنی اللہ کے بندے ہیں کیونکہ ”آسی“ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے

کریم رُؤفٌ رَحیمُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم بیٹے کا نام

محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لئے جگہ کشادہ کرو اور اسکی نسبت

برائی کی طرف نہ کرو۔ (الجامع الصغیر، ص ۴۹، حدیث: ۷۰۶) ایک اور حدیث پاک

میں ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب لڑکے کا نام

محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم کرو۔

(مسند البزار، ۹۰/۳۲۷، حدیث: ۳۸۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام بدل دیا

ایک شخص کا نام **محمد** تھا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

دیکھا کہ ایک آدمی اس کو گالی دے رہا ہے، بلا کر کہا کہ دیکھو تمہاری وجہ سے **محمد** کو

گالی دی جا رہی ہے، اب تاؤ دم مرگ (یعنی اپنی موت تک) تم اس نام سے پکارے نہیں

جاسکتے، چنانچہ اسی وقت اس کا نام عبدالرحمن رکھ دیا گیا۔ پھر بنو طَلْحَہ کے پاس پیغام

بھیجا جو لوگ اس نام کے ہوں ان کے نام بدل دیئے جائیں۔ اتفاق سے وہ لوگ سات

آدمی تھے اور ان کے سردار کا نام **محمد** تھا۔ اس نے کہا: خود رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی نے میرا نام **محمد** رکھا ہے۔ بولے: اب میرا اس پر کوئی زور نہیں

چل سکتا۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، ۶۰/۲۶۷، حدیث: ۱۷۹۱۶، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میں بے وضو تھا

سلطان محمود غزنوی نے ایک بار ایاز کے بیٹے کو پکارا: اے ایاز کے بیٹے! استنجنے کے لئے پانی لا۔ ایاز نے تھوڑے دنوں بعد عرض کی کہ حضور! مجھ سے یا اس سے (یعنی میرے بیٹے سے) کیا قصور ہوا کہ آپ نے اس کا نام نہ لیا؟ فرمایا: تیرے بیٹے کا نام محمد ہے، میں اس دن بے وضو تھا، میں نے کبھی بغیر وضو محمد نام کو اپنی زبان سے ادا نہ کیا۔

ہزار بار بِشَوَيْمَ دَهْن بَمَشْك وِگلاب!

ہنوز نام تو گُفْتَن کمالِ بے ادبی اُسْت

(یعنی: میں اپنے منہ کو ہزار بار مشک و گلاب سے دھوؤں تب بھی آپ کا نام لینا بے ادبی ہے)
(تفسیر فیسی، ۲۲۱/۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایسی صورت میں ”محمد“ پر درود پاک نہیں لکھا جائے گا

اگر کسی شخص کا نام محمد ہو تو بعض کم علم لوگ اس کا نام لکھتے ہوئے نام کے ساتھ درود صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے ہیں یا پھر ”م“ یا ”صلعم“ وغیرہ لکھ دیتے ہیں، یہاں پر چونکہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مُراد نہیں ہوتی اس لئے درود پاک نہ لکھا جائے اور نہ ہی کوئی علامت ”م“ یا ”صلعم“ وغیرہ

لکھیں بلکہ جہاں سرکارِ نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام اقدس لکھیں تو مکمل

دُرود (مثلاً صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) لکھئے، ”م“ یا ”صلعم“ وغیرہ کی علامت نامِ مبارک کے ساتھ لکھنا بھی ناجائز و حرام ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 1254 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت (جلد 1)“ کے صفحہ 77 پر ہے: نامِ پاک لکھے تو اُس کے بعد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھے، بعض لوگ براہِ اختصار ”صلعم“ یا ”م“ لکھتے ہیں، یہ محض ناجائز و حرام ہے۔

(بہارِ شریعت، 1/44)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿محمد نبی، احمد نبی، نام نہ رکھا جائے﴾

محمد نبی، احمد نبی، محمد رسول، احمد رسول، نبی الزمان نام رکھنا بھی ناجائز ہے، بلکہ بعض کا نام نبی اللہ بھی سنا گیا ہے، غیر نبی کو نبی کہنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہو سکتا۔ تنبیہ: اگر کوئی یہ کہے کہ ناموں میں اصلی معنی کا لحاظ نہیں ہوتا، بلکہ یہاں تو یہ شخص مراد ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو شیطان ابلیس وغیرہ اس قسم کے ناموں سے لوگ گریز نہ کرتے اور ناموں میں اچھے اور بُرے ناموں کی دو قسمیں نہ ہوتیں اور حدیث میں نہ فرمایا جاتا کہ اچھے نام رکھو، نیز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بُرے ناموں کو بدلانا ہوتا کہ جب اس اصلی معنی کا بالکل لحاظ نہیں تو بدلنے کی کیا وجہ؟ (بہارِ شریعت، 3/605)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿محمد بخش، احمد بخش﴾ نام رکھنا جائز ہے

محمد بخش، احمد بخش، نبی بخش، پیر بخش، علی بخش، حسین بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام جن میں کسی نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملا کر نام رکھا گیا ہو جائز ہے۔ (بہار شریعت، ۱/۳، ۶۰)

﴿غلام محمد، غلام صدیق﴾ نام رکھنا جائز ہے

غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسن، غلام حسین وغیرہ آسمان میں انبیاء و صحابہ و اولیاء کے ناموں کی طرف غلام کو اضافت کر کے نام رکھا جائے یہ جائز ہے اس کے عدم بھاری کوئی وجہ نہیں۔ (بہار شریعت، ۱/۳، ۶۰)

﴿عبدالمصطفیٰ، عبدالنبی﴾ نام رکھنا جائز ہے

عبدالمصطفیٰ، عبدالنبی، عبدالرسول نام رکھنا جائز ہے کہ اس نسبت کی شرافت مقصود ہے اور عیوب و عیبت کے حقیقی معنی یہاں مقصود نہیں ہیں۔ ربی عبد کی اضافت غمیر اللہ کی طرف یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ (بہار شریعت، ۱/۳، ۶۰) اسی طرح عبد الجمال اور عبدالرفیق نام رکھنا بھی جائز ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ملینہ

۱: اس حوالے سے تفصیلی معلومات کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 666 تا 669 اور

”یسین، طہ“ نام رکھنا منع ہے

طہ، یس نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ مُقَطَّعاتِ قرآنیہ سے ہیں جن کے معنی معلوم نہیں ظاہر یہ ہے کہ یہ اسمائے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہیں اور بعض علما نے اسمائے الہیہ سے کہا۔ بہر حال جب معنی معلوم نہیں تو ہو سکتا ہے کہ اس کے ایسے معنی ہوں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہوں اور ان ناموں کے ساتھ محمد ملا کر ”محمد طہ“، ”محمد یس“ کہنا بھی ممانعت کو دفع (یعنی دور) نہ کرے گا۔ (بہار شریعت، ۶۰۵/۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”غُفُور الدِّین“ نام رکھنے کا حکم

غُفُورُ الدِّین (نام) بھی سخت قبیح و شنیع ہے، غفور کے معنی مٹانے والا، چھپانے والا، اللہ عزوجل غفور ذُنُوب ہے یعنی اپنی رحمت سے اپنے بندوں کے ذُنُوب (یعنی گناہ) مٹاتا عیوب چھپاتا ہے، تو غفور الدِّین کے معنی ہوئے دین کا مٹانے والا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۶۸۱/۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کسی بزرگ کو قیوم نام رکھنا کیسا؟

سوال کسی کا نام قیوم رکھنا کیسا؟ اسی طرح کسی بزرگ کو

”قیومِ جہاں“ یا قیومِ زماں“ کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ایسا کہنا سخت حرام ہے۔ بعض فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام کے نزدیک بندے کو اللہ عزوجل کے مخصوص ناموں جیسے قیوم، قُدُّوس یا رَحْمَن کہہ کر پکارنا کفر ہے۔ ”قیومِ جہاں“ یا ”قیومِ زماں“ کہنے کا ایک ہی حکم ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد 15 صَفْحَہ 280 پر فرماتے ہیں: فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام نے ”قیومِ جہاں“ غیر خدا کو کہنے پر تکفیر فرمائی۔ مَجْمَعُ الْاَنْهَر میں ہے: ”اگر کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَسْمَاءِ مُخْتَصَّصَہ (یعنی مخصوص ناموں) میں سے کسی نام کا اطلاق مخلوق پر کرے جیسے اے (یعنی مخلوق کے کسی فرد کو) قُدُّوس، قَیُّوم یا رَحْمَن کہے تو یہ کفر ہو جائے گا۔“ (مجمع الانہر، ۲/ ۵۰۴) وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

آدمی کو قیوم، قدوس اور رحمن کہہ کر نہ پکاریے

شرح طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ کے صفحہ 59 پر مذکورہ بالا سوال جواب کے بعد لکھتے ہیں: بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سخت تاکید ہے کہ کسی بھی شخص کو رَحْمَن، قَیُّوم اور قُدُّوس وغیرہ مت کہئے بلکہ عادت بنائیے کہ جس کا نام اللہ کے کسی نام میں ”عبد“ کی

إضافت کے ساتھ ہو مثلاً جن کا نام عبدالحی یا عبدالکریم وغیرہ ہو ان کو مجید یا کریم کہہ

کرنہ پکاریں، اُس میں سے ”عبد“ خارج نہ کریں، ہاں! غیر خدا کو ”مجید“ یا ”کریم“ کہنا کفر نہیں۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۵۹۱)

عبد القادر کو قادر کہنا کیسا؟

سوال: عبد القادر، عبد القدیر، عبد الرزاق وغیرہ نام والے افراد کو قادر، قدیر اور رزاق کہہ کر پکارنا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ایسے ناموں سے لفظ عبد کا حذف (یعنی الگ کر دینا) بہت بُرا ہے اور کبھی ناجائز و گناہ ہوتا ہے اور کبھی سرحد کفر تک بھی پہنچتا ہے۔ قادر کا اطلاق تو غیر پر جائز ہے، اس صورت میں عبد القادر کو قادر کہہ کر پکارنا بُرا ہے مگر قدیر کا اطلاق غیر خدا پر ناجائز۔ کما فی البیضاوی (جیسا کہ بیضاوی میں ہے) اور اگر کسی کا نام عبد القدوس، عبد الرحمن، عبد القیوم ہے تو اسے قدوس، رحمن، قیوم کہنا ایسا ہی ہے جیسے اُسے (کہ) جس کا نام عبد اللہ ہو (اُس کو) ”اللہ“ کہنا بہت سخت بات ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ جس کا نام عبد القادر ہو اُسے بھی عبد القادر ہی کہا جائے، جس کا عبد القدیر اسے عبد القدیر ہی کہنا ضرور ہے۔ عبد الرزاق کو عبد الرزاق، عبد المقتدر کو عبد المقتدر۔ غیر پر اطلاق قدیر و مقتدر (یعنی اللہ عزوجل کے علاوہ کسی غیر کو قدیر اور

مقتدر کہنے کو جائز نہیں ہے) میں لفظ کا اختلاف ہے۔ کما فی غایۃ القاضی

حاشیہ شَرْحُ الْبَيْضَاوَى۔ (تلاوی مصنفیہ، ص ۸۹، ۹۰)

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۵۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿عبدالقیوم﴾ نام رکھا

حضرت سیدنا ابوعبیدہ عبدُ الْقُیُومِ اَزْدِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے آقا ابوراشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بنو اُزْد کے وفد کے ہمراہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں آئے، بے چین دلوں کے چین، رحمت دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ابوراشد سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ بولے: عبدالعزیز ابو مغویہ۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم ”عبدالرحمن ابوراشد“ ہو۔ پھر ارشاد فرمایا: یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ عرض کی: میرا غلام۔ فرمایا: اس کا نام کیا ہے؟ عرض کی: قیوم (ہمیشہ قائم رہنے والا)۔ ارشاد فرمایا: یہ عبدالقیوم (ہمیشہ قائم رہنے والے کا بندہ) ہے۔

(اسد الغابہ، ۲/۵۲۰، رقم: ۳۴۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿بزرگانِ دین سے نام رکھوانا﴾

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین سے بچوں کا نام رکھوانا باعثِ

خیر و برکت ہوتا ہے، دو در رسالت سراپا بزرکت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا

نام رکھوانا باعثِ خیر و برکت ہوتا ہے، دو در رسالت سراپا بزرکت میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا

آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں لاتے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس کے لئے دعا کرتے، نام رکھتے اور بسا اوقات اسے گھٹی بھی دیتے، چنانچہ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں لایا کرتے تھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان کے لیے خیر و بَرَکات کی دعا فرماتے اور تَحْنِیک فرمایا (یعنی گھٹی دیا) کرتے تھے۔ (مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تحنیک، ص ۱۱۸۴، حدیث: ۲۱۴۷) ایسی ہی چند روایات ملاحظہ ہوں:

(۱) بچے کا نام ”عبد اللہ“ رکھا

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوطحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے عبد اللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پیدا ہوئے تو میں اسے لے کر خاتم المرسلین، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے اپنے اونٹ کو روغن مل رہے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کھجوریں ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر میں نے کچھ کھجوریں نکال کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وہ کھجوریں اپنے مبارک منہ میں ڈال کر چبائیں اور بچے کا منہ کھول کر اس کے منہ میں ڈال دیں، وہ بچہ اسے چوسنے لگا۔ پھر

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”انصار کو کھجوروں کے ساتھ محبت ہے۔“ اور اس بچے کا نام عبد اللہ رکھا۔

(مسلم: کتاب الادب، باب استحباب تحنیک المولود.... الخ، ص ۱۱۸۳، حدیث: ۲۱۴۴)

﴿(۲) ”ابراہیم“ نام رکھا﴾

حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا، میں اس کو لے کر اللہ عز و جد کے محبوب، دانائے غیوب، مژدہ عنین الغیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کا نام ”ابراہیم“ رکھا اور اسے کھجور سے گھٹی دی۔

(مسلم: کتاب الادب، باب استحباب تحنیک المولود.... الخ، ص ۱۱۸۴، حدیث: ۲۱۴۵)

﴿(۳) ”عبد الملک“ نام رکھا﴾

حضرت سیدنا عقیط بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ وہ اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ اس کا نام رکھیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کا نام عبد الملک رکھا اور اس کے لیے برکت کی دعا کی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ۸/۳۲۵، رقم: ۴۵۸۵)

﴿(۴) ”سنان“ نام رکھا﴾

حضرت سیدنا ابوعبدالرحمن عثمان بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

ہیں: میں غزوہٴ خُنین کے دن پیدا ہوا، میرے والد کو میری ولادت کی خوشخبری سنائی گئی تو انہوں نے کہا: نَحْبُو رَبَّ الْعِزَّتِ، حَسَنَ اِنْسَانٍ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دفاع میں تیر چلانا مجھے بیٹے کی خوشخبری سے زیادہ محبوب ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ۲۴۶/۷، حدیث: ۲۰۰۹۳) پھر میرے والد مجھے جنابِ رَحْمۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس لائے، آپ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے گھٹی دی، میرے منہ میں لعابِ ذہن ڈالا، میرے لیے دعا کی اور میرا نام ”سنان“ (یعنی نیزے کی نوک) رکھا۔ (الاستیعاب، ۲۱۷/۲، رقم: ۱۰۷۶)

(۵) ”مُسرِع“ نام رکھا

حضرت سیدنا مُسرِع بن یاسرؓ جہنمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے والد حضرت سیدنا یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی سریہ^۱ میں بھیجا گیا، اسی دوران حضرت سیدنا مُسرِع کی ولادت ہوئی، ان کی والدہ بچے کو نبی کریم صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں لائیں اور عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے اور اس کے والد لشکر کے ساتھ ہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کا نام رکھیں، حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بچے کو لیا، اس پر ہاتھ پھیرا اور مدینہ

۱۔ وہ جنگی لشکر جس میں حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنفسِ نفیس شامل ہوئے اُسے ”غزوہ“ اور جس میں لشکرِ روانہ فرمایا مگر خود شامل نہ ہوئے اُسے ”سریہ“ کہتے ہیں۔

(سیرت رسول عربی، ص ۱۲۷ ملخصاً)

دُعادی: اے اللہ! ان کے مردوں کو کثرت عطا فرما، ان کے گناہوں کو کم کر فرما، ان کو کسی کا محتاج نہ کر، پھر ارشاد فرمایا: میں نے اس کا نام مُسرِع (جلدی کرنے والا) رکھا ہے اس نے اسلام میں جلدی کی ہے۔

(اسد الغابۃ، ۱۶۴/۵، رقم: ۴۸۶۱، والاصابة، ۵۰۱/۶، رقم: ۹۲۳۱)

﴿۶﴾ ”یحییٰ“ نام رکھا

حضرت سیدنا یحییٰ بن خَلَّا ورَضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے عہد میں ہوئی، نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کھجور چبا کر گھٹی دی اور فرمایا: میں اس کا وہ نام رکھوں گا جو حضرت یحییٰ بن زکریا (علیہما السلام) کے بعد کسی کا نہیں رکھا گیا، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کا نام یحییٰ رکھا۔

(اسد الغابۃ، ۴۸۶/۵، رقم: ۵۰۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۷﴾ حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کا نام کس نے رکھا؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قبلہ اول میں دعا کرنے والے عظیم القدر عمر رسیدہ پیغمبر حضرت سیدنا زکریا علیہ السلام کی دعا کو شرف قبولیت بخشے ہوئے نہ صرف ان کو بیٹے

کی بشارت دی بلکہ ان کا نام یحییٰ (مُسرِع) بھی خود عطا فرمایا اور ارشاد ہوا:

يُزَكِّرِيَا اِنَّ اُنْبِشْرَكَ بِعَلَمِ اسْمِهِ
 يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ
 ترجمہ کنز الایمان: اے ذکر یا ہم تجھے خوشی
 سناتے ہیں ایک لڑکے کی جن کا نام یحییٰ ہے

سَبِيًّا ۝ (پ: ۱۶، مریم: ۷) اس کے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا۔

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَسَىٰ أَنْ يَرْحَمْتَ هُوَ أَوْ انْ كَسَىٰ هَدَقَ هَمَارِي بَعِ حَسَابِ
 مَغْفِرَتِ هُوَ - اٰمِنْ بِجَاوِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم
 صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

﴿(۷) ”مریم“ نام عطا فرمایا﴾

حضرت سیدنا ابو مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آج رات میرے ہاں بچی کی ولادت ہوئی ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: آج رات مجھ پر سورۃ مریم نازل ہوئی ہے، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میری بیٹی کا نام مریم رکھ دیا اور میری کنیت ”ابو مریم“ رکھی۔

(اسد الغابۃ، ۶/۳۰، رقم: ۶۲۴۰)

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ

﴿پیرخانے سے نام عطا ہوا﴾

اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے گھر جب آپ کے

پھوٹے شہزادے، مصطفیٰ رضا خان (مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی ولادت ہوئی تو

آپ اس وقت اپنے مُرشد خانے میں تھے۔ حضرت ابوالحسن نوری علیہ رحمۃ اللہ العوی نے آپ کو پیدائشِ فرزند کی مبارک باد دی اور فرمایا: آپ بریلی تشریف لے جائیں۔ اور ”ابوالبرکات محی الدین جیلانی“ نام تجویز فرمایا۔ کچھ دن بعد حضرت نوری علیہ رحمۃ اللہ العوی بریلی تشریف لائے تو شہزادہ اعلیٰ حضرت کو آغوشِ نوری میں ڈال دیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی انگشتِ مبارک مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے منہ میں رکھ کر قادری و برکاتی برکات سے ایسا مالامال کر دیا کہ یہی شہزادے بڑے ہو کر مفتی اعظم ہند بنے۔ (تاریخ مشائخ قادریہ، ۲/ ۴۴۷، ملخصاً) حضرت مفتی اعظم ہند کا پیدائش اور اصلی نام **محمد** ہے، والد ماجد اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے عرفی نام مصطفیٰ رضا رکھا، یہ عرفی نام اس قدر مشہور ہوا کہ خاص و عام میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اسی نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ (جہان مفتی اعظم، ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لوگوں کے بُرے نام رکھنا

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 204 پر لکھتے ہیں: کسی مسلمان بلکہ کافر و عیٰ کو بھی بلا حاجتِ شرعیہ ایسے الفاظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دل شکنی ہو اُسے ایذا پہنچے، شرعاً ناجائز و حرام ہے۔ اگرچہ بات فی نفسہ سچی

ملفوظات مولانا مفتی محمد امجد علی دہلوی (رحمۃ اللہ علیہ)

ہو، فَإِنَّ كُلَّ حَقٍّ صِدْقٌ وَلَيْسَ كُلُّ صِدْقٍ حَقًّا (ہر حق سچ ہے مگر ہر سچ حق نہیں) (فتاویٰ رضویہ ۲۳/۲۰۴) لہذا جس کا جو نام ہو اس کو اُسی نام سے پکارنا چاہئے، اپنی طرف سے کسی کا اُلٹا سیدھا نام مثلاً لبو، ٹھنگو، کالو وغیرہ نہ رکھا جائے، عموماً اس طرح کے ناموں سے دل آزاری ہوتی ہے اور وہ اس سے چوتنا بھی ہے لیکن پکارنے والا جان بوجھ کر بار بار مزہ لینے کے لئے اسے اسی نام سے پکارتا ہے، ایسا کرنے والوں کو سنبھل جانا چاہئے کیونکہ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَتَابَرُؤْا بِأَلْقَابٍ ط
يُسِّسُ الْإِسْمُ الْفُسُوقَ بَعْدَ
الْإِيمَانِ ج (پ ۲۶، الحجرات: ۱۱)
ترجمہ کنز الایمان: اور ایک دوسرے کے
برے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو
کر فاسق کہلانا۔

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: (یعنی وہ نام) جو انہیں ناگوار معلوم ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کر لی ہو اس کو بعدِ توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نئی (یعنی ممانعت کے حکم) میں داخل اور ممنوع ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو عتیا یا گدھایا سُر کہنا بھی اسی میں داخل ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ اَلْقَاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے اَلْقَاب جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ

حضرت ابو بکر کا لقب عَتَمِق (ختم سے آرا) اور حضرت عمر کا فاروق (حق اور باطل میں)

فرق کرنے والا) اور حضرت عثمان غنی کا ذُو النُّورَین (دونوں والا) اور حضرت علی کا

ابو تراب (مٹی والا) اور حضرت خالد کا سَیْفُ اللہ (اللہ کی تلوار) رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جو اَلْقَاب بمنزلہِ عِلْم (یعنی نام کے مرتبہ میں) ہو گئے اور صاحب اَلْقَاب کو ناگوار نہیں وہ اَلْقَاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اَعْمَش (کنز و نگاہ والا)، اَعْرَج (لنگڑا)۔ ("کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا" کے تحت صدر الافاضل لکھتے ہیں:) تو اے مسلمانو! کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اس کو عیب لگا کر یا اس کا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ کہلاؤ۔ (تحریر العرفان، ص ۹۵۰)

❦ فرشتے لعنت کرتے ہیں ❦

حضرت سیدنا عَمِیر بن سَعْد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حُسن اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاج و رجب، رَبِّ اکبر صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی شخص کو اس کے نام کے علاوہ نام سے بلایا اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ (جمع الجوامع، ۲۳/۷، حدیث: ۲۰۶۱۲) یعنی کسی بُرے لقب سے جو اُسے برا لگے نہ کہ اے بندۂ خدا! وغیرہ سے۔ (التیسیر شرح الجامع الصغیر، حرف المیم، تحت الحدیث: ۲۰۶۱۲، ۴۱۶/۲)

❦ کسی کو بے وقوف یا اُلُو کہنے کا حَلْم ❦

میرے آقا علی حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت، مولانا شاہ امام

احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: جو شخص کسی عالم کی نسبت یا کسی

دوسرے کی لفظ مرؤد کہے یا یوں کہے کہ وہ ”بیوقوف“ ہے، کچھ نہیں جانتا اور ”اُو“ ہے، تو اس شخص کی نسبت شرع شریف کیا حکم دے گی؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا: بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو ایسے الفاظ سے یاد کرنا مسلمان کو ناحق ایذا دینا ہے اور مسلمان کی ناحق ایذا شرعاً حرام۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ اَذَى مُسْلِمًا فَقَدْ اَذَانِي وَمَنْ اَذَانِي فَقَدْ اَذَى اللّٰهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ جس نے بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔ (المعجم الاوسط، ۲۰/۳۸۷، حدیث: ۳۶۰۷) پھر علمائے دین متین کی شان تو نہایت ارفع و اعلیٰ ہے ان کی جناب میں گستاخی کرنے والے کو حدیث میں منافق فرمایا: ثَلَاثَةٌ لَا يَسْتَحِفُّ بِحَقِّهِمُ الْاِمْنَانُ فِي ذَوَالشَّيْبَةِ فِي الْاِسْلَامِ وَذُو الْعِلْمِ وَاِمَامٌ مُّقْسِطٌ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ عَنْ أَبِي اُمَامَةَ وَاَبُو الشَّيْخِ فِي التَّوْبِيْخِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تین شخص ہیں جن کا حق ہلکا نہ جانے گا مگر منافق، ایک اسلام میں بڑھا پے والا ﴿دوسرا﴾ عالم ﴿تیسرا﴾ بادشاہ اسلام عادل۔ (المعجم الكبير، ۸/۲۰۲، حدیث: ۷۸۱۹) ایسا شخص شرعاً لائق تعزیر ہے۔ وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ جَلٌّ مَجْدٌ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ (فتاویٰ رضویہ، ۱۳/۶۴۴)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

محبت بھرے نام سے پکارنا

بسا اوقات ہمارے بیٹھے بیٹھے مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ یا ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ناموں کو مختصراً یا تصغیر کر کے محبت بھرے انداز سے پکارتے، اس کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

✽ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یا عثیم (مسند احمد، ۱۰۱/۱۰۰)

حدیث: (۲۶۱۹۰) ✽ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یا اُنس (مسلم،

ص ۱۲۶۴، حدیث: ۲۳۰۹) اور یا ذَا الْأَذْنَنِ (اے دوکانوں والے) (ترمذی، ۳۹۹/۳)

حدیث: (۱۹۹۸) ✽ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یا جُوْبَر (جمع

الجوامع، ۲۰۸/۱۴، حدیث: ۱۰۱۸۹) اور یا جُبیر (جمع الجوامع، ۲۰۹/۱۴، حدیث: ۱۰۲۰۰)

✽ حضرت سیدنا مقدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یا قَدِیم (ابن داؤد، ۱۸۳/۳، حدیث: ۲۹۳۳)

✽ حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یا عَائِش (بخاری،

۵۵۱/۲، حدیث: ۳۷۶۸) اور شُعْمَرَاء (گہرے بھورے رنگ والی) (جمع الجوامع، ۱۳۵/۳)

حدیث: (۷۸۲۳) اور حُمُرَاء (سرخ رنگ والی) (الطبقات ابن سعد، ۶۳، ۶۴/۸، رقم: ۴۱۲۸) اور یا

عَوِش! (جمع الجوامع، ۴۴۵/۵، حدیث: ۱۶۳۸۰) ✽ حضرت سیدنا زینب بنت اُم سلمہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یا زَوِیْنَب (جمع الجوامع، ۴۸۹/۵، حدیث: ۱۶۸۳۵) کہہ کر پکارا۔

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یہ ذہن میں رہے کہ ہمیں اس سلسلے میں بہت

احتیاط کی ضرورت ہے کہ کہیں وہ نام جسے ہم محبت بھرا سمجھ رہے ہوں سامنے والے کو پسند

نہ ہو، روہ ادب و ہمت کی وجہ سے کچھ کہنے کی ہمت نہ رکھتا ہو اور بسا اوقات ہمارا انداز

دل آزاری کا بھی سبب بن سکتا ہے لہذا احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿تم ”سفینہ“ ہو﴾

حضرت سیدنا سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے جب کوئی تھکتا اپنی تلوار، ڈھال اور تیر مجھ پر ڈال دیتا یہاں تک کہ مجھ پر بہت سا سامان جمع ہو گیا، راحتِ قلب ناشاد، محبوبِ ربِّ العباد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے دیکھا تو ارشاد فرمایا: تم سفینہ (جہاز) ہو۔ اس روز اگر میں ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات اونٹوں کا بوجھ بھی اٹھا لیتا تو مجھ پر بھاری نہ ہوتا۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کا نام پوچھا جاتا تو کہتے: میں بالکل نہیں بتاؤں گا، میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرا لقب سفینہ رکھا ہے۔ (مسند امام احمد، مسند الانصار حدیث ابی عبدالرحمن سفینہ ۲۱۵/۸۰، حدیث: ۲۱۹۸۷-۲۱۹۸۴)

(ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿لقب کے کہتے ہیں؟﴾

نام کے علاوہ ایسے لفظ سے کسی کو پکارنا لقب کہلاتا ہے جس میں تعریف و

برائی کا کوئی نام نہ ہو۔ (التعريفات للشيخ جلال بن جلال، ص ۱۳۶) یہ عُثْمُو مَآ اَبْلِ محبت یا

دشمنوں کی طرف سے دیا جاتا ہے، خود نہیں رکھا جاتا۔

مختلف بزرگان دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّيِّئِينَ کے القابات اسی کتاب کے صفحہ

166 پر موجود ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تخلص کی تعریف

شاعر کا وہ مختصر نام تَخْلُص کہلاتا ہے جو اشعار میں استعمال ہوتا ہے، یہ عموماً

کلام کے آخری شعر میں آتا ہے۔

11 اکابر میں اہل سنت کے تخلص

رَضا	امام اہل سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن
حَسَن	استاذ زَمَن حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن
کافی	حضرت مولانا کفایت اللہ کافی علیہ رحمۃ اللہ العوی
علی	اعلیٰ حضرت کے جید امجد کے شاگرد مولانا محمد حسن علمی بریلوی علیہ رحمۃ اللہ العوی
نوری	مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن
حامد	حجت الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن
جیل	مدِّ اَح الحَبِیْب حضرت مولانا جمیل الرحمن رضوی علیہ رحمۃ اللہ العوی
نجم	صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی
سالک	مفسر الامام احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن

نُزْہَت

والدہ صدرالافاضل حضرت مولانا سید معین الدین علیہ رحمۃ اللہ العین

عطار

امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿مجت بڑھانے کا سبب﴾

حضرت سیدنا عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ
مُعَظَّم، رَسُوْلٍ مُّحْتَرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں
تمہارے بھائی کے دل میں تمہاری سچی محبت کا باعث بنیں گی: ﴿۱﴾ جب تم اُسے ملو تو
سلام کرو ﴿۲﴾ مجلس میں اس کے لیے فراخی اور وسعت پیدا کرو، اور ﴿۳﴾ اُسے اس
کے پسندیدہ نام سے بلاؤ۔ (جمع الجوامع، ۴/۱۴۱، حدیث: ۱۰۸۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿اچھے نام اور کُنیت سے پکارو﴾

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دین اسلام میں جس طرح ایک مسلمان کے
لئے نام کی اہمیت ہے اور اچھے نام رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح کُنیت بھی اہمیت
کی حامل ہے اور مسلمان کو کُنیت سے پکارنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، چنانچہ حضرت
سیدنا حنظلہ بن حذیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: محبوب ربِّ ذوالجلال،
صاحبِ جود و اہل صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ کسی شخص

کو اس کے محبوب نام اور کنیت سے بلایا جائے۔

(جمع الجوامع، ۱۴/۳۳۸، ۳۳۹، حدیث: ۱۰۹۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کنیت کسے کہتے ہیں؟

الْكُنْيَةُ مَا صَدَرَ بِأَبٍ أَوْ بِأُمٍّ أَوْ ابْنٍ أَوْ ابْنَةٍ كُنْيَتٌ سَمَاءٌ مَّرَادُوه نام ہے جو ”اَبُ، اُمُّ، اِبْنُ، یا ”ابْنَةُ“ سے شروع ہو۔ (التعريفات، ص ۱۳۲) مثلاً ابوالقاسم، ابوبلال، ابورجب اور ابن احمد وغیرہ

کنیت میں ”ابو“ کے معنی

مرد کی کنیت میں ”اَبُو“ کا لفظ آتا ہے، اگرچہ ”اَبُ“ کا لغوی معنی باپ ہے لیکن کنیت میں ہر جگہ ”اَبُو“ سے مراد باپ نہیں ہوتا، چنانچہ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: کنیت میں ”اَبُو“ آتا ہے اس کے معنی ہر جگہ والد نہیں ہوتے ہیں بلکہ اکثر جگہ اس کے معنی ہوتے ہیں: ”والا“ جیسے ”اَبُو جَہْل“ جہالت والا، ”اَبُو مُرَّة“ بلیوں والے، ایسے ہی ”اَبُو الْحَكَم“ فیصلہ کرنے والا، ”اَبُو بَكْر“ کے معنی ہیں اَوَّلِیت والے۔ (مرآة المناجیح، ۶/۴۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابو ہریرہ (چھوٹی بی والے)

ابو ہریرہ (چھوٹی بی والے) حضرت سیدنا ابو ہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آستین میں چھوٹی سے بلی ملاحظہ فرمائی تو فرمایا: یَا اَبَا هُرَیْرَةَ یعنی

اے چھوٹی سی بلی والے۔ (عمدة القاری، کتاب المغازی، قصۃ دوس والطفیل،

۳۰۴/۱۲، تحت الحدیث: ۴۳۹۳) تب سے اس کنیت (یعنی ابو ہریرہ) کو اتنی شہرت مل

گئی کہ آپ کا نام عبدالرحمن لوگوں کی غالب اکثریت کو یاد ہی نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابوثراب (مٹی والے)

رسول اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاتونِ جنت

حضرت سیدتنا فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے تو آپ نے حضرت

سیدنا علی المرتضیٰ عَزَّمَا اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو گھر میں نہ پایا، خاتونِ جنت حضرت سیدتنا

فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے استفسار فرمایا: تمہارے چچا زاد کہاں ہیں؟ انہوں

نے جواب دیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ اختلاف ہو گیا تھا اسلئے وہ مجھ سے

ناراض ہو کر گھر سے چلے گئے اور میرے پاس قیلولہ (یعنی دوپہر کا آرام) نہیں کیا۔

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص سے

فرمایا: جاؤ! دیکھو وہ کہاں ہیں؟ اس شخص نے آ کر عرض کی: یا رسول اللہ! وہ مسجد

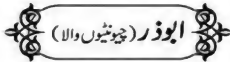
میں لیٹے ہوئے ہیں۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد

نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں تشریف لائے تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ

عَزَّمَا اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور امیرِ مومنین حضرت جوادان کے پہلو سے ہٹ گئی تھی اور

پہلوئے مبارک پر مٹی لگ گئی تھی۔ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مٹی صاف کرتے ہوئے فرمانے لگے: قُمْ يَا اَبَا تُرَابٍ اَقُمْ يَا اَبَا تُرَابٍ! اٹھ اے خاک والے! اٹھ اے خاک والے! (بخاری، کتاب الصلاة، باب نوم الرجال فی المسجد، ۱/۱۶۹، حدیث: ۴۴۱) حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ عَزَّمَا اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو تمام ناموں میں سب سے زیادہ محبوب اَبُو تُرَاب تھا اور جب انہیں اَبُو تُرَاب کہہ کر پکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے تھے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب التکنی بابی تراب وان کانت له کنية اخرى، ۱۰۵/۴، حدیث: ۶۲۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



شرح بخاری شمس الدین محمد بن عمر بن احمد سفیری شافعی (المُتَوَفَّى ۹۵۶ھ) نقل کرتے ہیں: حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوذر اس لئے ہوئی کہ آپ کے پاس روٹی رکھی تھی کہ اچانک اس پر چیونٹیاں نمودار ہو گئیں، آپ نے چیونٹیوں سمیت روٹی کاؤڑن کیا تو اس سے روٹی کے وزن میں کوئی اضافہ نہیں ہوا، آپ نے ارشاد فرمایا: ان چیونٹیوں کو دیکھو! دنیا کے ترازو میں ان کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا اور پلڑا بھاری نہیں ہوا لیکن آخرت کا میزان بڑا ہونے کے باوجود ہلکا ہے اور ایک چیونٹی کی بوجھ سے بھی وزن بڑھ جاتا ہے۔ اس دن سے آپ کی کنیت ابوذر رکھ دی

گئی۔ (شرح البخاری للسفیری، ۲۰/۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کُتِیْتِ کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دین اسلام میں کُتِیْت کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ﴿سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سمیت متعدد انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، کثیر صحابہ و صحابیات عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، لاتعداد علماء، فقہاء، محدثین اور بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْعَمِیْن نے کُتِیْت کو اختیار فرمایا۔﴾
 ﴿مذکورہ شخصیات میں سے کثیر تعداد نے نہ صرف ایک بلکہ دو اور دو سے زیادہ کُتِیْتیں بھی رکھیں۔﴾
 ﴿کئی صحابہ کرام، صحابیات اور بزرگانِ دین کے اصل نام عام مسلمانوں کو معلوم ہی نہیں اور یہ حضرات نام کے بجائے اپنی کُتِیْتوں سے مشہور ہیں، مثلاً: حضرت سَیِّدُ نَابِوَبکر (عبداللہ بن عثمان)، حضرت سَیِّدُ نَابِوہریرہ (عبدالرحمن)، حضرت سَیِّدُ نَابِوایوب انصاری (خالد بن زید)، حضرت سَیِّدُ نَابِوہریرہ اعظم ابو حنیفہ (ثعمان بن ثابت)، حضرت سَیِّدُ نَابِوہریرہ (سُلیمان بن اَفْعَث) وغیرہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔﴾

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولاد نہ ہونے کی صورت میں بھی کُتِیْت رکھنا

اگرچہ معروف یہی ہے کہ جس کی اولاد ہو وہی کُتِیْت رکھتا ہے لیکن صاحب

اولاد نہ ہونے کی صورت میں بھی کُتِیْت رکھی جاسکتی ہے۔ رسول اکرم، نُورِ مُجَسَّم

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسے صحابہ کو بھی کنیت عطا فرمائی جن کی اس وقت اولاد نہ تھی، چنانچہ حضرت سیدنا حمزہ بن صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم اپنی کنیت ”أَبُو یَحْیٰی“ رکھتے ہو جبکہ ابھی تمہارے یہاں اولاد نہیں ہے؟ حضرت سیدنا صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری کنیت ”أَبُو یَحْیٰی“ رکھی ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الرجل یکنی قبل ان یولد لہ، ۴/۲۲۰، حدیث: ۳۷۳۸) جبکہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی اولاد ہونے سے پہلے ان کی کنیت ”أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰن“ رکھی۔

(عمدة القاری، کتاب البر والصلة، باب الکنية للصبي، ۱۵/۳۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنے بچوں کی کثیت رکھیں

اپنے چھوٹے بچوں کی بھی کنیت رکھ دینی چاہئے، چنانچہ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: بَاوَدُوا بِأَبْنَائِکُمْ الْکُنٰی، لَا تَلْزَمُہَا

اللقاب یعنی: اپنے بچوں کی کنیت رکھنے میں جلدی کرو، کہیں اُن کے (بُرے) القاب

نہ پڑ جائیں۔

(کنز العمال، کتاب النکاح، الباب السابع، ۱۷۶/۸، جزء ۱۶، حدیث: ۴۵۲۲۲)

اس روایت کے تحت حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی علیہ رحمۃ اللہ العوی نے جو کچھ ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ پیش کرتا ہوں: اس روایت میں اس بات کی ترغیب دلائی گئی ہے کہ اپنے بچوں کے لئے کم عمری میں ہی کوئی اچھی کنیت رکھ دی جائے۔ بعض اوقات ایک ہی نام کئی افراد میں مشترک ہوتا ہے اور اس صورت میں لوگ ایسے شخص کو بلانے کے لئے کوئی نہ کوئی لقب رکھ دیتے ہیں جو کہ اکثر بُرا ہوتا ہے۔ بچے کی کنیت رکھنے کا فائدہ یہ ہے کہ جب وہ بڑا ہوگا تو یہ کنیت اسے بلانے اور پکارنے کے لئے استعمال ہوگی اور کوئی اس کا بُرا لقب نہیں رکھے گا۔

(فیض القدير، ۲۵۱/۳، تحت الحديث: ۳۱۱۶، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کنیت یاد کرنے کی بَرکت

حضرت سیدنا خضر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی کنیت ”أَبُو الْعَبَّاس“، نام ”بَلَّیَا“، والد کا نام ”مُلْکَان“، جبکہ لقب ”خضر“ ہے جس کے معنی ہیں سبز چیز۔ حضرت سیدنا خضر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جہاں تشریف فرما ہوتے وہاں آپ کی بَرکت سے ہری ہری گھاس اُگ جاتی تھی اس لئے لوگ آپ کو خضر کہنے لگے۔

بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان حضرت سیدنا خضر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بَرکت سے

الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ کا اور ان کے والد کا نام، آپ کی کنیت اور لقب (یعنی أَبُو الْعَبَّاسِ بَلْمِائِنُ مَلِكَنَّ الْغَضْرُ) یاد رکھے گا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

(صاوی، ۱۲۰۷/۴، پ ۱۰، الکھف: ۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کنیت شریعت کے مطابق ہونی چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک مسلمان کے لئے زندگی کے دیگر معاملات کی طرح کنیت رکھنے میں بھی شریعت کا پاس رکھنا ضروری ہے کیونکہ بعض کنیتیں ایسی بھی ہیں جو شرعاً ممنوع ہیں۔ جس طرح ہمارے مدنی آقا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بہت سے نام تبدیل فرمائے اسی طرح بعض کنیتوں کو بھی تبدیل کیا چنانچہ حضرت سیدنا بابائی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ اپنی قوم کے ہمراہ رسول اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے لوگوں کو سنا کہ وہ انہیں اَبُو الْحَکَم کہہ کر بلا تے ہیں۔ رسول بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بلا کر ارشاد فرمایا: بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی حَکَم (یعنی فیصلہ فرمانے والا) ہے اور حَکَم کا اختیار اسی کو ہے، تمہاری کنیت اَبُو الْحَکَم کیوں ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جب میری قوم کے درمیان کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے تو وہ لوگ میرے پاس آتے ہیں اور میں جو فیصلہ کر دوں وہ اس پر

راہی ہو جاتے ہیں۔ سرکارِ ابد قرار شافع و زہارا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

ارشاد فرمایا: یہ بہت اچھا ہے، کیا تمہارا کوئی بیٹا ہے؟ عرض گزار ہوئے: شَرِّحْ، مُسْلِم
اور عبد اللہ ہیں۔ ارشاد فرمایا: ان میں سے بڑا کون ہے؟ میں نے عرض کی: شَرِّحْ۔
فرمایا: تو پھر تمہاری کنیت اَبُو شَرِّح ہے۔

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح ۳۷۶/۴، رقم: ۴۹۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بڑے بیٹے یا بیٹی کے نام پر کنیت اختیار کرنا بہتر ہے

شرح السنہ میں ہے: بہتر یہ ہے کہ مرد اپنے بڑے بیٹے کی نسبت سے کنیت رکھے، اگر بیٹانہ ہو تو بڑی بیٹی کی نسبت سے، یونہی عورت کو چاہیے کہ اپنے بڑے بیٹے کی مناسبت سے کنیت اختیار کرے اور اگر بیٹانہ ہو تو بڑی بیٹی کی نسبت سے۔ (شرح السنہ، کتاب الاستئذان، باب تغییر الاسماء، ۳۹۴/۶) چھوٹے بیٹے یا بیٹی کے نام سے کنیت اختیار کرنے میں بھی حرج نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کنیت

حضرت سیدنا آدم علی نبینا وعلینہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کنیت ”ابو محمد“ ہے، اس کا سبب بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نقل فرماتے ہیں: امام قسطلانی مَوَہِبٌ لَدُنَّیْہِ وَمِنْہِ مُحَمَّدٌ یَّہِ میں رسالہ

میں لکھا ہے: اَبُو مُحَمَّد سے نقل مَرْوٰی ہوا: آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

عرض کی: الہی! تو نے میری کنیت ابو محمد کس لئے رکھی؟ حکم ہوا: اے آدم! اپنا سراٹھا۔

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سراٹھایا سر اپرودہ عرش میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور نظر آیا۔ عرض کی: الہی! یہ نور کیا ہے؟ فرمایا: هَذَا نُورُ نَبِيِّي مِّنْ قَدَرَيْتِكَ اِسْمُهُ فِي السَّمَاءِ اَحْمَدُ وَفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ لَوْلَا هُ مَا خَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُ سَمَاءً وَلَا اَرْضًا يَهْدِي نُوْرَ اِيْكَ نَبِيْ كَا هِيَ تِيْرِيْ ذُرِّيَّتٍ لِّعَنِيْ اَوْلَادِ سَے، اس کا نام آسمان میں احمد ہے اور زمین میں محمد، اگر وہ نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا، نہ آسمان و زمین کو پیدا کرتا۔

(المواهب اللدنیۃ، ۱۰/۳۵، فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۱۹۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

كُنِیْتُ عَطَا فَرَمَا کرتے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جس طرح متعدد مدنی منوں کا نام رکھایوں، ہی آپ نے کئی خوش نصیب افراد کو کنیت بھی عطا فرمائی، چنانچہ حضرت سیدنا حبیبہ بنت اشعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ جب میرے یہاں بیٹے کی ولادت ہوئی تو اسے سید عالم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لے جا کر عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! اس کا نام رکھ دیجئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سہیل نام رکھا اور اُو اُمّامہ کنیت عطا فرمائی۔

(المباہات الکبریٰ لابن سعد، ۸/۳۲۴، رقم: ۴۵۸۳)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کنیت عطا فرمائی

حضرت سیدتنا ام عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے محبوب، داناے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی شہزادی حضرت سیدتنا رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے بچے کا نام عبد اللہ رکھا اور بچے کے والد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ مقرر فرمائی۔ (اسد الغابہ، ۳/۳۴۱، رقم: ۳۰۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عورت بھی اپنی کنیت رکھے

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے سر تاج، محبوب رب العباد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے میرے سوا اپنی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی کنیت رکھی ہے۔ رسول اکرم، نُورِ مُجَسِّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: تم ”اُمِّ عَبْدِ اللہ“ ہو۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الرجل یکنی قبل ان یولد له، ۴/۲۲۱، حدیث: ۳۷۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

✽ مدینے کے پہلے بچے کے والد کی کنیت ✽

حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور قدیم الاسلام صحابی حضرت سیدنا خباب بن اُرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ مڑوی ہے کہ ہجرت کے بعد سب سے پہلے حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر اور حضرت سیدنا عبد اللہ بن خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہما پیدا ہوئے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا نام عبد اللہ رکھا اور خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو عبد اللہ کنیت عطا فرمائی۔

(الاستیعاب، ۸۹۴/۳، رقم: ۱۵۱۹ و الاصابۃ، ۶۴/۴، رقم: ۳۶۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

✽ بیٹی کے نام پر بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے ✽

اگرچہ معروف یہی کہ عموماً بیٹے کے نام پر کنیت رکھی جاتی ہے لیکن اگر کوئی بیٹی کے نام پر کنیت رکھنا چاہے تو یہ نہ صرف جائز بلکہ حدیث سے ثابت ہے، چنانچہ حضرت سیدنا ابومریم (نذیر) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آج رات میرے ہاں بچی کی ولادت ہوئی ہے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج رات مجھ پر سورۃ مریم نازل ہوئی ہے، پھر آپ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میری بیٹی کا نام مریم رکھ دیا اور میری کنیت ابومریم

رکھی۔ (اسد الغابہ، ۶/۳۰۰، رقم: ۶۲۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرِ اہل سنت اور کنیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت، بانی دعوتِ اسلامی، امیرِ اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ ایسی بزرگ ہستی ہیں جو لاکھوں لاکھ مسلمانوں کے لئے مرجعِ عقیدت ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ بھی کنیت دینے کی ادائے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ادا کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ سے فارغ التحصیل ان مدنی اسلامی بھائیوں کو جنہوں نے 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کر لی ہو، ان کو کنتھیں عطا فرماتے ہیں۔

اس کے علاوہ بھی کثیر اسلامی بھائیوں کو امیرِ اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے کنتھیں عطا کیں جن میں سے 76 درج کی جارہی ہیں:

﴿أَبُو إِخْلَاصٍ﴾ ﴿أَبُو إِسْمَاعِيلَ﴾ ﴿أَبُو أُسَيْدٍ﴾ ﴿أَبُو إِشْقَاقٍ﴾

﴿أَبُو الْكَبْرِ﴾ ﴿أَبُو الْكَمَلِ﴾ ﴿أَبُو الْأَشْرَافِ﴾ ﴿أَبُو الْأَنْوَارِ﴾ ﴿أَبُو الْإِيْمَانِ﴾ ﴿أَبُو

الْبَيْتَيْنِ﴾ ﴿أَبُو الْحَسَنِ﴾ ﴿أَبُو الْحَمَمَيْنِ﴾ ﴿أَبُو الْخِيَارِ﴾ ﴿أَبُو الْعَطَاءِ﴾ ﴿أَبُو

النُّور * أَبُو الْوَفَاء * أَبُو إِنْعَام * أَبُو أَنْوَارِ الْمَدِينَةِ * أَبُو أَنْوَر * أَبُو
 بَلَال * أَبُو ثَوْبَانَ * أَبُو جَمَال * أَبُو جُنَيْد * أَبُو حَاشِر * أَبُو
 حَامِد * أَبُو حَمَاد * أَبُو خَلِيل * أَبُو رَاشِد * أَبُو رِضَا * أَبُو رَجَب
 * أَبُو زَاهِد * أَبُو زِيَاد * أَبُو سَائِل * أَبُو سَجَاد * أَبُو سَعِيد * أَبُو
 سَلْمَانَ * أَبُو شَاهِد * أَبُو شَرَاكَت * أَبُو شُعْبَانَ * أَبُو شَفِيق * أَبُو
 شَهِير * أَبُو صَابِر * أَبُو صَادِق * أَبُو صَالِح * أَبُو صَدَاقَت * أَبُو
 طَاهِر * أَبُو عَارِف * أَبُو عُبَيْد * أَبُو عَتِيق * أَبُو عَزِيز * أَبُو
 عَفِيف * أَبُو عَقِيل * أَبُو عَلِي * أَبُو عَمْر * أَبُو غَفْرَانَ * أَبُو فَرَاز *
 أَبُو فَيَاض * أَبُو كَرَم * أَبُو كَلِيم * أَبُو كُمَيْل * أَبُو مَاجِد * أَبُو
 مُبِين * أَبُو مُحَمَّد * أَبُو مَدَنِي * أَبُو مَسْعُود * أَبُو مَنْصُور * أَبُو
 مُوسَى * أَبُو مِيلَاد * أَبُو نَاصِر * أَبُو نَعْمَانَ * أَبُو نَعِيم * أَبُو وَاجِد
 * أَبُو وَاصِف * أَبُو هَلَال * أَبُو يَاسِر * أَبُو يُونُسَ -

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

کنیت کی سنت کو زندہ کیجئے

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مبارک سنت ہے لیکن فی زمانہ دیگر کئی سنتوں کی طرح یہ بھی ترک ہوتی جا رہی ہے۔ آئیے! ادائے سنت کی نیت سے کنیت کو اختیار کیجیے، اگر آپ صاحبِ اولاد ہیں اور اللہ عزَّوَجَلَّ نے آپ کو ایک سے زیادہ مدنی منوں یا منیوں سے نوازا ہے تو بہتر یہ ہے کہ اپنے بڑے بیٹے کی نسبت سے کنیت اختیار کریں اگر بیٹا نہ ہو تو بیٹی کی نسبت سے کنیت رکھیں، اولاد ہوتے ہوئے کسی اور نام سے کنیت رکھنا بھی درست ہے اور اگر آپ شادی شدہ یا صاحبِ اولاد نہیں تو بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور دیگر بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِین کی کتنیں اسی کتاب کے صفحہ 157 پر موجود ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جب کسی کا نام یاد نہ ہوتا تو کیسے پکارتے؟

حضرت سیدنا جابر یہ آنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جب کسی کا نام یاد نہ ہوتا تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے ”یَا اِبْنَ عَبْدِ اللہ“ یعنی اے عبد اللہ کے بیٹے!“ کہہ کر بلا تے تھے۔ (جمع الجوامع، ۴۴۹/۵، حدیث: ۱۶۴۱۸)

امام شرف الدین نووی علیہ رحمۃ اللہ لکھتے ہیں: جس کا نام معلوم نہ ہو اس

کو ایسے لفظ سے پکارنا چاہیے جس سے اسے اذیت نہ ہو، اس میں جھوٹ نہ ہو اور نہ ہی خوشامد مثلاً: اے بھائی، اے میرے سردار، اے فلاں، اے فلاں کپڑے والے، اے فلاں جوتی والے، اے گھوڑے والے، اے اونٹ والے، اے تلوار والے، نیزے والے وغیرہ ایسے الفاظ جو پکارنے والے اور پکارے جانے والے دونوں کے حسب حال ہوں۔ (الاذکار، کتاب الاسماء، باب نداء من لا يعرف اسمه، ص ۲۳۱ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پکارنے اور ذکر کرنے کا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان چاہے وہ ہم سے بڑے ہوں یا چھوٹے، ان کو پکارنے، ذکر کرنے میں ان کے مقام و مرتبہ کا خیال رکھا جائے اور اسی مناسبت سے الفاظ اور القاب کا انتخاب کیا جائے۔ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: فَلَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوقِرْ كَبِيرَنَا جو ہمارے چھوٹے پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہ کرے تو وہ ہم میں سے نہیں۔ (ترمذی، کتاب البر والصلة،

باب ماجاء فی رحمة الصبيان، ۳/۳۶۹، حدیث: ۱۹۲۶)

مُفَسِّرِ شَہِیْرِ حَکِیْمُ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ العتق لکھتے

ہیں: یعنی ہماری جماعت سے یا ہمارے طریقہ والوں سے یا ہمارے پیاروں سے نہیں

یا ہم اس سے بیزار ہیں وہ ہمارے عقول لوگوں میں سے نہیں، یہ مطلب نہیں کہ وہ

ہماری امت یا ہماری ملت سے نہیں کیونکہ گناہ سے انسان کا فرقی نہیں ہوتا۔

(مراۃ المناجیح، ۶/۵۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنت میں مَدَنی آقا ﷺ کی رفاقت پانے کا نسخہ

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے انس! بڑوں کا ادب و احترام اور تعظیم و توقیر کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنت میں میری رفاقت پالو گے۔ (شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر، ۷/۴۵۸، حدیث: ۱۰۹۸۱)

ایک مسلمان کو اپنی زندگی میں جن شخصیات کا ذکر کرنے اور پکارنے کی ضرورت پڑتی ہے ان کو 1 حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: (۱) سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (۲) دیگر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام (۳) صحابہ کرام علیہم السلام (۴) بزرگانِ دین رَجَمَهُمُ اللہُ الْمُبِیْن (۵) علمائے کرام و مفتیانِ عظام (۶) دینی اساتذہ (۷) سادات کرام (۸) بوڑھے اسلامی بھائی (۹) ماں باپ (۱۰) رشتے دار (۱۱) ہم عمر اسلامی بھائی۔ ان سب کو پکارنے کی تفصیل یہ ہے:

(۱) سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پکارنا

اللہ عزوجل کے پیارے حبیبِ لبیب، طیبیوں کے طیب صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پکارنے، ان کا ذکر کرنے کا ادب ہمیں قرآن مجید سے سیکھنے کو ملتا ہے چنانچہ پارہ 18 سورہ نور کی آیت 63 میں ارشاد ہوتا ہے:

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ
كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

ترجمہ کنز الایمان: رسول کے پکارنے کو
آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک

(پ ۱۸، النور: ۶۳) دوسرے کو پکارتا ہے۔

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ اکرے تو ادب و تکریم اور توقیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے معظم القاب سے نرم آواز کے ساتھ متواضعانہ و متکسرانہ (یعنی عاجزی بھرے) لہجہ میں ”يَا نَبِيَّ اللّٰهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَا حَبِيبَ اللّٰهِ“ کہہ کر۔ (غزائن العرقان، ص ۶۶۷)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کا پکارنے کا انداز

صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ جب رسول اکرم، نورِ مُجَسِّم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ والہ وسلم سے ہم کلام ہوتے تو یوں غرض کیا کرتے:

﴿فِذَاكَ اَبٰی وَاُمِّی﴾ (میرے ماں باپ آپ پر قربان)

(شعب الایمان، باب فی الزہد وقصر الامل، ۳۰۲/۷، رقم: ۱۰۳۸۸)

﴿يَا اَبٰی اَنْتَ وَاُمِّی﴾ (یا رسول اللہ! یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر

قربان ہوں) (بخاری، کتاب الصوم باب الريان للصائمین، ۶۲۵/۱، رقم: ۱۸۹۷)

✽ نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پکار کے جواب میں کہا کرتے:

لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ أَنَا فِدَاؤُكَ (يَا رَسُولَ اللَّهِ ! آپ پر قربان جاؤں

میں خدمت میں حاضر ہوں) (شعب الایمان، باب فی مقاربة واموادة، ۴۵۸/۶،

رقم: ۸۸۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

✽ یارسول اللہ کیوں نہ کہا؟ ✽

صحابہ کرام علیہم الرضوان نہ صرف خود سرکارِ یدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو نہایت ادب سے پکارا کرتے تھے بلکہ انہیں یہ بھی گوارا نہ تھا کہ کوئی ان کے سامنے صرف نام لیکر حضورِ اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ندا کرے، چنانچہ حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: علمائے یہود میں سے ایک شخص سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا مُحَمَّد۔ میں نے اس کو زور کا دھکا دیا جس سے وہ گرتے گرتے بچا، کہنے لگا: تم نے مجھے دھکا کیوں دیا ہے؟ میں نے کہا: اس لئے کہ تم نے یارسول اللہ نہیں کہا۔

(مسلم، کتاب الحيض، باب بيان صفة منی الرجل والمرأة، ص ۱۷۶، رقم: ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انداز

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے نبی کریم رءوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے القابات یوں لکھے: حَضُورِ اَقْدَسِ قَاسِمُ النِّعَمِ، مَالِکُ الْأَرْضِ وَرِقَابِ الْأَمَمِ، مُعْطٰی، مُنْعِم، قَسَم، قَیْم، وَلِی، وَآلِی، عَلِی، عَلٰی، کَاشِفُ الْکُرْب، رَافِعُ الرُّتَب، مُعِیْن کَافِی، حَفِیْظ وَآفِی، شَفِیْع شَافِی، غَفُوْ غَافِی، غَفُور جَمِیْل، عَزِیز جَلِیْل، وَهَّاب کَرِیْم، غَنِی عَظِیْم، خَلِیْفَةُ مُطَلَّقِ حَضَرَتِ رَبِّ، مَالِکُ النَّاسِ وَذِیَّانُ الْعَرَبِ، وَلِیُّ الْفَضْلِ جَلِی الْأَفْضَال، رَفِیْع الْمِثْلِ، مُتَمَتِّعُ الْأَمْثَالِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۴/۲۶۶)

امیر اہلسنت مدظلہ العالی کا معمول

شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنْ الْغُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تذکرہ کرتے ہیں تو ایک ایک لفظ سے ادب و احترام جھلکتا ہے، آپ دامت برکاتہم العالیہ عُمُو مَآہِم قافیہ القابات کے ساتھ پیارے پیارے مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ مبارک کرتے ہیں، مثلاً:

سرکارِ عالم، سلطانِ باقرینہ، زکریا قاسم، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وَسَلَّمَ ﴿۱﴾ سرور کائنات، شاہِ موجودات، محبوبِ ربِّ الارضِ وَالسَّمَوَاتِ
 صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ﴿۲﴾ سرکارِ دو عالم، نُورِ مَجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ
 مُحْتَشَم صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ﴿۳﴾ رسولِ بے مثال، صاحبِ بُوَدُوْا ل، حبیبِ
 رَبِّ ذُو الْجَلَالِ، بی بی آمنہ کے لال صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ﴿۴﴾ رسولِ نذیر،
 سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قد یرِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ﴿۵﴾ سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ
 شمار، بِاِذْنِ پروردگارِ دو عالم کے مالِکِ وَمُخْتَارِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

﴿۲﴾ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پکارنا ﴿۱﴾

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سب سے افضل
 ہیں حتیٰ کہ جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے، کافر ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۴۷)
 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی ادب و احترام کا خیال رکھنا
 انتہائی ضروری ہے، مثلاً نام ذکر کرنے سے پہلے ”حضرت سَیِّدُنا“ جبکہ نام کے بعد عَلٰی
 نَبِیْنَا وَعَلٰیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام (یعنی ہمارے نبی پر درود اور سلام ہوں) کہنا اور لکھنا چاہئے۔ مختلف
 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جو خاص القابات ہیں ان کے ناموں کے ساتھ
 وہ القاب ذکر کرنا بھی مناسب ہے، مثلاً حضرت سَیِّدُنا آدَمَ صَفِیُّ اللہِ عَلٰی نَبِیْنَا وَعَلٰیہِ
 الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، حضرت سَیِّدُنا نُوحَ نَجِیُّ اللہِ عَلٰی نَبِیْنَا وَعَلٰیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، حضرت سَیِّدُنا
 ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیْنَا وَعَلٰیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، حضرت سَیِّدُنا اسماعیل ذبیحہ اللہ عَلٰی

نَبِّينَا وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت سیدنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ علی نبینا وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علی نبینا وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ جب ایک نبی کا ذکر ہو تو علی نبینا وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، دو کا ذکر ہو تو علی نبینا وَعَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اور دو سے زیادہ کا ذکر خیر ہو تو علی نبینا وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کہنا اور لکھنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳) صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کو پکارنا

انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے بعد ملائکہ مرسلین اور سادات فرشتگانِ مقربین اور ان کے بعد صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ بہت بلند مرتبے کے حامل ہیں اور کوئی ولی چاہے کتنے ہی بلند مقام تک کیوں نہ پہنچ جائے لیکن صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کا ہم مرتبہ ہرگز نہیں ہو سکتا (فتاویٰ رضویہ ۲/۳۵۴-۳۵۷)، فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: لَا تَسْبُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اَحَدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مَدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِیْفَهُ میرے صحابہ کو برا نہ کہو، اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے تو بھی ان کے خرچ کئے ہوئے ایک مُد یا نصف مُد کے برابر نہیں پہنچے گا۔ (بخاری، کتاب

فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذًا خلیلاً، ۵۲۲/۲، حدیث: ۳۶۷۳)

صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کے مبارک نام سے پہلے ”حضرت سیدنا“ اور اگر صحابیہ ہوں تو ”حضرت سیدتنا“ جبکہ نام کے بعد تعداد اور جنس کی مناسبت سے

دعا یہ کلمات کا استعمال کرنا چاہیے چنانچہ صحابی ایک ہوں تو رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دو

ہوں تو رضی اللہ تعالیٰ عنہما جبکہ دو سے زیادہ ہونے کی صورت میں رضی اللہ تعالیٰ عنہم،

خاتون صحابیہ ایک ہوں تو رضی اللہ تعالیٰ عنہا، دو ہوں تو رضی اللہ تعالیٰ عنہما جبکہ دو سے زیادہ کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہن کہنا اور لکھنا چاہیے۔

مختلف صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے ناموں کے ساتھ مخصوص القابات و خطابات کا استعمال بھی عین سعادت ہے مثلاً حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے صدیق اکبر، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے فاروق اعظم، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ذوالنورین، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے لئے شیر خدا، حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے سیف اللہ وغیرہ۔

اگرچہ ہمارے معاشرے میں عموماً رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استعمال صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے لئے ہوتا ہے جبکہ ائمہ و اولیاء کے لئے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ استعمال کیا جاتا ہے لیکن یاد رکھئے کہ شرعی اعتبار سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استعمال صحابی و غیر صحابی دونوں کے لئے جائز ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: فتاویٰ رضویہ ۲۳/۳۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۴) بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمِیْن کو پکارنا

بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمِیْن کے ذکر میں بھی ادب و احترام کا لحاظ رکھنا

ضروری ہے چاہے وہ حیات ظاہری سے متصف ہوں یا دنیا سے پردہ کر چکے ہوں۔

نام سے پہلے ”حضرت سیدنا“ جبکہ نام کے بعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ دعائیہ کلمات کا استعمال کرنا چاہیے نیز مختلف بزرگان دین کے لئے مخصوص القاب کا لکھنا اور بولنا بھی عین سعادت ہے مثلاً: حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، قطب ربانی، محبوب سبحانی حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الربانی وغیرہ۔ جو بزرگان دین حیات ہوں ان کے لئے دامت برکاتہم العالیہ وغیرہ دعائیہ کلمات کا استعمال کرنا چاہیے۔ جب ایک بزرگ کا ذکر ہو تو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، دو ہوں تو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما جبکہ دو سے زیادہ ہونے کی صورت میں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم، خاتون بزرگ ایک ہوں تو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا، دو ہوں تو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما جبکہ دو سے زیادہ کے لئے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہن کہنا اور لکھنا چاہیے۔ بزرگوں کے ناموں کے ساتھ دعائیہ کلمہ لکھنے میں یاد آنے پر ہم قافیہ الفاظ استعمال کرنے سے تحریر و تقریر میں کشف پیدا ہوتی ہے مثلاً حضرت سیدنا علامہ شامی کے ساتھ ”قدس سرہ السامی“ اور سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے ساتھ ”علیہ رحمۃ اللہ القوی“۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵) علمائے کرام و مفتیان عظام کثرہم اللہ السلام کو پکارنا

علمائے کرام و مفتیان عظام اور قابل احترام دینی شخصیات سے ہم کلام

ہونے اور ان کا تذکرہ کرنے میں بھی ادب و احترام کو ملحوظ رکھنا از حد ضروری ہے مثلاً یوں کہہ کر مخاطب کیجئے: حضرت! حضور! جناب وغیرہ، جس شخصیت کا لقب مشہور ہو اسے اس لقب سے بھی پکارا اور لکھا جاسکتا ہے جیسے میرے آقا حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ کا مشہور لقب مبارک ”اعلیٰ حضرت“ ہے، شہزادہ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مفتی مصطفیٰ رضا خان کا لقب ”مفتی اعظم ہند“ مفتی احمد یار خان کا لقب ”حکیم الامت“ اسی طرح بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا مشہور لقب ”امیر اہلسنت“ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۶﴾ دینی اساتذہ کو پکارنا

دینی استاذ روحانی باپ ہوتا ہے اس لئے ان کو بھی تعظیمی انداز سے استاذ محترم، استاذ صاحب، یا استاذی کہہ کر پکارنا اور لکھنا چاہئے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: علم حاصل کرو اور علم کے لئے بردباری و وقار سیکھو، اور جس سے علم حاصل کر رہے ہو اس کے سامنے عاجزی و انکساری اختیار کرو۔ (المعجم الاوسط، ۴/ ۳۴۲، حدیث: ۶۱۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿۷﴾ سادات کرام کو پکارنا

حضرت مولانا نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا سیدہ فتنہ علی علیہ

رحمۃ اللہ العلیٰ یہ دونوں حضرات، مجدد دین و ملت، اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت جیسے سچے عاشق رسول کی صحبت بابرکت میں رہ کر علم دین کی دولت بے بہا حاصل کر رہے تھے۔ ایک مرتبہ مولانا نور محمد علیہ رحمۃ اللہ الصمد نے سید صاحب کا نام لے کر اس طرح پکارا: ”قناعت علی، قناعت علی!“ جب سید السادات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عاشق صادق کے کانوں میں یہ آواز پڑی تو گوارا نہ کیا کہ خاندان رسول کے شہزادے کو اس طرح نام لے کر پکارا جائے۔ فوراً مولانا نور محمد صاحب کو بلوایا اور فرمایا: ”کیا سید زادوں کو اس طرح پکارتے ہیں! کبھی مجھے بھی اس طرح پکارتے ہوئے سنا؟ (یعنی میں تو استاذ ہوں پھر بھی کبھی ایسا انداز اختیار نہیں کیا)“ یہ سن کر مولانا نور محمد صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور ندامت سے نگاہیں جھکا لیں۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت نے فرمایا: ”جائے! آئندہ خیال رکھئے گا۔“ (حیات اعلیٰ حضرت، ۱/۱۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے والے آقا، دو عالم کے داتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے شہزادوں کو ادب سے پکارنا چاہئے، بعض علاقوں میں سید زادوں کو ”شاہ صاحب، شاہ جی“ جبکہ باب المدینہ کراچی اور دیگر بعض جگہوں پر ”باپو“ کہہ کر بلایا اور لکھا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۸) بوڑھے اسلامی بھائیوں کو پکارنا

اسلام ایک کامل دین ہے جو ہمیں بزرگوں کا احترام سکھاتا ہے۔

سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو نوجوان کسی بزرگ کے سن رسیدہ (یعنی بوڑھے) ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے کسی کو مقرر کر دیتا ہے جو اس نوجوان کے بڑھاپے میں اس کی عزت کرے گا۔

(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی اجلال الكبير، ۴/۴۱۱، حدیث: ۲۰۲۹)
 بوڑھوں کو حسبِ رواج و عرف عزت سے پکارتا چاہئے مثلاً بعض علاقوں میں ”بابا جی“، ”بڑے میاں“ کہہ کر پکارتا مَرُوج ہے۔ اگر دادا، دادی یا نانا نانی حیات ہوں تو ان کو دادا حضور، دادا جان، دادا جی، نانا حضور، نانا جان، نانا جی وغیرہ کہہ کر پکارتا چاہئے۔
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

❦ (۹) ماں باپ کو پکارتا ❦

والدین کا احترام کرنا، انہیں عزت سے پکارتا دونوں جہانوں میں ڈھیروں بھلائیاں پانے کا سبب ہے۔ والد صاحب کو حسبِ موقع اور حسبِ رواج ابو جی، ابا حضور، بابا اور والدہ صاحبہ کو امی حضور، امی جان، امی جی وغیرہ کہہ کر پکارتا چاہئے۔
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

❦ (۱۰) رشتے داروں کو پکارتا ❦

رشتے دار دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک وہ جو عمر میں ہم سے بڑے ہیں اور دوسرے وہ جن کی عمر ہم سے کم ہوتی ہے۔ بڑے رشتے داروں کو پکارنے کے لئے

مختلف زبانوں اور علاقوں میں مختلف الفاظ اور انداز رائج ہیں، ان میں سے جو ادب کے زیادہ قریب اور شریعت کے مطابق ہوں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ انہیں اختیار کرنا چاہیے۔ بعض علاقوں میں ماموں جان، چچا جان، بھائی جان وغیرہ بولا جاتا ہے۔ کم عمر رشتے داروں مثلاً چھوٹے بھائی، بہن، بھانجے، بھتیجے نیز اپنی اولاد سے گفتگو اور انہیں پکارنے میں شفقت سے بھرپور اور مہذب انداز اپنانا اور ”آپ جناب“ سے بات کرنا نہ صرف بات کرنے والے کی شخصیت کی عکاسی کرتا ہے بلکہ یہ انداز بچوں کی تربیت میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے کیونکہ بچے عموماً بڑوں کے اقوال و افعال سے اثر لیتے اور ان کی نقالی کرتے ہیں۔ اس بارے میں ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا طرزِ عمل کیا تھا اس روایت سے اندازہ لگائیے، چنانچہ حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے بیٹے!

(مسلم، کتاب الادب، باب جواز قولہ لغیر ابنہ یا بنی، ص ۱۱۸۵، رقم: ۲۱۵۱)

✽ میاں بیوی کا ایک دوسرے کو پکارنا ✽

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1195 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہار شریعت (جلد 3)“ کے صفحہ 657 پر ہے: عورت کو یہ مکروہ ہے کہ شوہر کو نام لے کر پکارے۔ (درمختار، ۹/ ۶۹۰) بعض جاہلوں میں یہ مشہور ہے کہ

عورت اگر شوہر کا نام لے کر پکارے تو کافراں کا نام لے کر پکارنا ہے۔ یہ غلط ہے شاید اس لیے گڑھا

ہو کہ اس ڈر سے کہ طلاق ہو جائے گی شوہر کا نام نہ لے گی۔ (بہار شریعت، ۲/۶۵۷)

ٹٹھے ٹٹھے اسلامی بھائیو! پہلے کی عورتیں تو اس قدر حیاء دار ہوتی تھیں کہ اپنے شوہر کا نام لیتے ہوئے جہجہکتی تھیں اور منے کے اُٹو وغیرہ کہتی تھیں۔ مگر اب تو ہلا تکلف ”میرے میاں“ ”میرے شوہر“ ”میرے ہر پینڈ“ (Husband) کہتی ہیں۔ اور مرد بھی میرے بچوں کی امی وغیرہ کہنے کے بجائے ”میری بیوی“ ”میری وائف“ ”میری گھر والی“ کہتے ہیں، اپنے بچوں کے ماموں کا تعارف کروانے کا کافی شوق دیکھا گیا ہے۔ اگرچہ وہ کزن ہو تب بھی بلا ضرورت صرف ”سالا“ کہہ کر تعارف کروائیں گے۔ غالباً بطنِ نفس کیلئے ایسا کیا جاتا ہوگا۔ کوشش فرمائیے کہ مُہنڈ ب الفاظِ زبان پر آئیں، ہاں، ضرورتاً بیوی یا شوہر وغیرہ کا رشتہ بتانے میں حرج بھی نہیں۔ (باحیانو جوان، ص ۳۹)

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں دیگر معاشرتی اور اخلاقی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ اس حوالے سے بھی تربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے، امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ نیک بننے کے نسخے ”72 مدنی انعامات“ میں سے ایک مدنی انعام اس بارے میں بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 30 صفحات پر مشتمل رسالے ”مدنی انعامات“ کے صفحہ 4 پر مدنی انعام

نمبر 7 ہے، کیا آج آپ نے (مردن اور عورتوں) پر چھوٹے بڑے حتیٰ کہ والدہ (اور

اگر ہیں تو اپنے بچوں اور ان کی امی) کو بھی تو کہہ کر مخاطب کیا یا آپ کہہ کر؟ نیز ہر ایک سے دوران گفتگو ہیں کہہ کر بات کی یا جی کہہ کر؟ (آپ کہنا، جی کہنا درست جواب ہے)۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿(۱۱) ہم عمر اسلامی بھائیوں کو پکارنا﴾

خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ترجمہ کنز الایمان: مسلمان مسلمان

(پ ۲۶، الحجرات: ۱۰) بھائی ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا کے کسی بھی کونے میں رہنے والا مسلمان

چاہے اس سے ہماری کوئی واقفیت یا رشتہ داری نہ ہو لیکن مسلمان ہونے کے باعث وہ ہمارا اسلامی بھائی ہے لہذا اسے پکارتے اور اس کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے نام کے ساتھ ”بھائی“ کہنا مناسب ہے جیسا کہ احمد رضا بھائی، حسن بھائی وغیرہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں یہی طریقہ کار رائج ہے۔ ناواقف مسلمان کو بھائی کہنا صرف نوکِ زبان تک ہی محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ کوشش کر کے اپنے دل میں بھی اس کے لئے بھائی چارے کے جذبات اجاگر کرنا اور اس کے خوشی و غم کو اپنا خوشی و غم سمجھنا چاہیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بلا ضرورت دو تین نام ملا کر نہ رکھیں

پاک وہند کے بعض علاقوں میں والد کے نام کو بیٹے کے نام کا حصہ بنایا جاتا ہے جیسے محمد عارف مجید، ایسے عُزف پر عمل کرنے میں حرج نہیں لیکن غیر ضروری طور پر دو یا تین ناموں پر مشتمل ایک نام نہ رکھا جائے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: دو دو تین تین ناموں پر مشتمل نام رکھنا جیسے محمد علی حسین اس کا بھی رواج سَلَف (یعنی بزرگوں میں رواج) کبھی نہ تھا سادے ایک لفظ کے نام ہوتے تھے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۶۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نام رکھنے میں مذکر اور مونث کا بھی خیال رکھیں

بعض اوقات لڑکے کا نام لڑکیوں والا اور لڑکی کا نام لڑکوں والا رکھ دیا جاتا ہے، نام ایسا ہو جسے سنتے ہی معلوم ہو جائے کہ یہ لڑکی کا نام ہے یا لڑکے کا! مثلاً لڑکی کے لئے خدیجہ اور لڑکے کے لئے قاسم نام رکھا جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیر مسلموں کے لئے مخصوص نام نہ رکھے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: مسلمان کو ممانعت ہے کہ کافروں

کے نام رکھے ”کَمَا صَرَّحُوا بِوُقُوفِ النَّسَبِ بِوُحْدَانٍ“ وغیرہ (جیسا کہ مکتوبات نام رکھنے کے نام کے تحت)

کے متعلق فقہاء نے تصریح فرمائی ہے۔ (ت) (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۲۶۰) ایک اور جگہ نقل کرتے ہیں: ناموں کی ایک قسم کفار سے مُخْتَصَّص ہے جیسے جَوْ جَس، پُطْرُس اور یُو حَنَا وغیرہ لہذا اس نوع (یعنی قسم) کے نام مسلمانوں کے لئے رکھنے جائز نہیں کیونکہ اس میں کفار سے مشابہت پائی جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ت) (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۶۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿برے نام کا اثر﴾

امیر المومنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص سے اس کا نام دریافت فرمایا: کہنے لگا: میرا نام جُمُرہ (چنگاری) ہے، فرمایا: کس کا بیٹا؟ کہا: ابنِ شَہَاب (آتش پارہ) کا، فرمایا: کن لوگوں میں سے ہے؟ کہا: حُرَقَہ (سوزش) میں سے، فرمایا: تیرا وطن کہاں ہے؟ کہا: حُرَقَہ النَّار (آگ کی تپش) میں، فرمایا: اس کے کس مقام پر؟ کہا: ذَاتِ لَطٰی (شعلہ وار) میں، فرمایا: اپنے گھر والوں کی خبر لے سب جل گئے، تو ویسا ہی ہوا جیسا حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا (یعنی اس نے سارا کنبہ جلا ہوا پایا)۔

(موطا امام مالک، کتاب الاستئذان، باب ما یکرہ من الاسماء، ۲/۴۵۴، حدیث: ۱۸۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿اچھے نام والے سے کام لیا﴾

پیش کش مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

84

www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks

اور فرمایا: اسے کون دے دو ہے (یعنی دودھ نکالے) گا؟ ایک شخص نے عرض کی: میں۔

دریافت فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: مَرَّةٌ (یعنی کڑوا)۔ فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔ ایک اور شخص کھڑا ہوا۔ نام پوچھا تو اس نے اپنا نام بَحْمَرَةٌ (یعنی انگارہ) بتایا۔ اسے بھی بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ اب حضرت سیدنا یَعِیْش غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور دریافت کرنے پر اپنا نام یَعِیْش (یعنی زندگی گزارنے والا) بتایا تو ارشاد ہوا: تم اونٹنی کو دے دو (یعنی اس کا دودھ نکالو)۔ (المعجم الکبیر، ۲۲۰/۲۷۷، حدیث: ۷۱۰)

قاضی سلیمان بن خلف الباجی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دو افراد کو اونٹنی کا دودھ دوہنے سے روک دیا اور یَعِیْش نام کے شخص کو اس کی اجازت عطا فرمائی تو یہ بدشگونئی کے باب سے نہیں ہے یہ تو صرف نام کو اچھا یا برا جاننے کے معنی میں ہے۔ اچھا نام پسند کرنا ایسے ہی ہے جیسے بد صورت عورت پر خوب صورت کو پسند کرنا، میلے کپڑوں کے مقابلے میں صاف ستھرے کپڑوں کو اختیار کرنا اور جمعہ اور عیدوں میں اچھی ہیئت اور عمدہ خوشبو پسند کرنا تو معلوم ہوا کہ اسلام خوب صورتی کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ تو زینت اختیار کرنے کو جائز قرار دیتا ہے اور ناموں وغیرہ میں عمدگی کو پسند کرتا ہے۔

(المنقذی شرح مؤطا امام مالک، ۹، ۴۵۷/۹، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

نام تبدیل فرمادیا کرتے

کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ حضور پاک، صاحبِ نِوَاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بہت سے نام تبدیل فرمادیئے، چنانچہ حضرت سیدنا خُبَیْب بن عبدِ رِضی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جب کوئی ایسا شخص آتا جس کا نام آپ کو ناپسند ہوتا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کا نام تبدیل فرمادیتے تھے۔ (جمع الجوامع، ۴۲۱/۵، حدیث: ۱۶۱۵۱) عظیم محدث حضرت امام ابو داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: سرکارِ مَنورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عَاص (گنہگار)، عَزِیز (غالب، طاقتور)، عَقَلَة (شدت اور سختی)، شَیْطَان (ہلاک ہونے والا، بھلائی سے دور)، حَکَم (دائمی حکومت والا)، غُرَاب (کوا، دور نکل جانے والا) اور حُبَاب (شیطان کا نام، سانپ کی ایک قسم) کے نام تبدیل فرمادیئے، شَہَاب (آگ کا شعلہ) کا نام ہِشَام (سخاوت)، حَرْب (جنگ) کا نام سَلَم (صلح) اور مُضْطَجِع (لینے والا) کا نام مُنْبِیْع (اٹھنے والا) رکھا۔

(ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح، ۳۷۶/۴، تحت الحدیث: ۴۹۵۶) مفسرِ شہیر حکیمُ الْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ العتّٰن اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: کیونکہ عَاص مخفّف ہے عاصی کا، جس کے معنی ہیں گنہگار، اطاعتِ الہی سے علیحدہ، یہ مومن کی شان نہیں، مومن اطاعتِ شِعار ہوتا ہے۔ عَقَلَة بنا ہے عَقْل سے بمعنی سختی، شدت، رب تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: عَقْلٌ بَعْدَ ذَلِکَ (ترجمہ کنز الایمان، ۱/۱۸۸) اس سب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں

خطا (پ ۲۹، القلم: ۱۳) کہ اب ایک مضبوط اوزار کو عَتَلَّہ کہتے ہیں جس سے دیوار وغیرہ کھودی جاوے (یعنی سدال) مسلمان سخت نہیں ہوتا، نیز عَزَّزَ اَسْمَاءَ اللہیہ میں سے ہے، عزت سے بنا ہے، مسلمان میں فروتنی عجز و نیاز چاہیے۔ شَمَطَان لقب ہے ابلیس کا، بنا ہے شَمَط سے بمعنی جلنا، ہلاک ہونا یا شَطْن سے بمعنی بھلائی سے دوری۔ حَكَم صفت مشبہ حکومت یا حَكَم کا بمعنی دائمی حکومت والا، یہ رب تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ کی صفت ہے۔ غُرَاب بنا ہے غُرْب سے بمعنی دُوری، یہ نام ہے کوئے کا کہ وہ بہت دور نکل جاتا ہے۔ حُبَاب شیطان کا نام بھی ہے اور ایک قسم کے سانپ کو بھی کہتے ہیں لہذا یہ نام بھی منحوس ہے اور شہاب آگ کے شعلہ کو بھی کہتے ہیں اور ٹوٹے ہوئے تارے کو بھی جس سے شیاطین کو بھی مارا جاتا ہے مگر یہاں ”مرقات“ نے فرمایا کہ اگر شہاب کو دین کی طرف مضاف کر دیا جائے اور نام ہو شہاب الدین تو کراہت قطعاً نہیں بلکہ کراہت جائز ہے (مرقلۃ ۵۳۰/۸)، کہ اب یہ فاسد معنی نکل گئے (اور معنی ہو گئے) چمکدار، لہذا کراہت نہ رہی۔ (مراۃ المناجیح، ۴۲۱/۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُرے نام کو بدل دیتے

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رحمۃ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُرے نام کو بدل دیتے تھے۔

(ترمذی، کتاب الادب، باب ما جلت فی تَغْیِیْرِ الاسْمَاءِ، ۳۸۲/۴، حدیث: ۲۸۴۸)

مُفَسِّرِ شَہِیْرِ حَکِیْمُ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ

حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی حضور اَنُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم انسانوں کے، جانوروں کے بلکہ شہروں بستیوں کے بُرے نام بدل کر اچھے نام رکھ دیتے تھے، چنانچہ ایک شخص کا نام تھا ”اَنُود“ (یعنی کالا) حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کا نام اَبْنِیْض (یعنی سفید) رکھا، مدینہ منورہ کا نام یَشْرَب (دیرانہ، خارزار) تھا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کا نام مدینہ (جمع ہونے کی جگہ) طَبَّیْہ (بہتر مٹی والا شہر، آفات سے محفوظ شہر) اَبْطَح (کشادہ جگہ جہاں سے سیلاب کا پانی گزرتا ہو)، بَطَّحَہ (کشادہ زمین) وغیرہ رکھے۔ کفار کے لئے برعکس عمل تھا چنانچہ ”اَبُو الْحَکَم“ (داناں والا) نام تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ”ابو جہل“ (جہالت والا) رکھا۔ (مرآۃ المناجیع، ۶/۴۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وہ بعض نام جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تبدیل فرمادیئے

۱) ایک صحابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے جن کے چہرے پر زخم کا نشان تھا، رسول ثَقَلِیْن، سلطانِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے نام پوچھا۔ انہوں نے عرض کی: مُنْدِز (ڈرانے والا)۔ فرمایا: تم اَشَج (زخمی پیشانی والا) ہو۔

(اسد الغابہ، ۲/۸۹، رقم: ۱۲۹۷)

۲) حضرت پیرِ نابینا جس کا خاصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ”زخم“

(رکاوٹ ڈالنے والا) تھا، بِشِير (خوشخبری دینے والا) نام رکھا۔

(اسد الغابۃ، ۲۸۹/۱، رقم: ۴۵۵)

﴿۳﴾ حضرت سیدنا برزنج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام فَتْح (کامیابی) تھا، بدل کر

برزنج (چراغ) رکھا۔ (الاستیعاب، ۲۴۲/۲، رقم: ۱۱۳۶)

﴿۴﴾ ایک صحابی کا نام پہلے ”اَسْوَد (کالے رنگ والا)“ تھا، بدل کر اَبِیَض (گورے

رنگ والا) رکھا۔ (جمع الجوامع، مسند سهل بن سعد، ۴۳۹/۱۴، حدیث: ۱۱۳۴۳)

﴿۵﴾ حضرت سیدنا ابُو الیمانِ بِشیر یا بِشیر بن عَفْرِیہ جُھَنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے،

نام پوچھا تو عرض کی: بِحِیْر (علم، مال میں زیادتی والا)۔ فرمایا: نہیں بلکہ تمہارا نام

بشیر (خوشخبری دینے والا) ہے۔ (الاصابة، ۴۳۴/۱، رقم: ۶۷۱)

﴿۶﴾ حضرت سیدنا ابُو عَصَامِ بِشیر حَارِثی کُفَی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام

اَکْبَر (سب سے بڑا) تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم

بشیر (خوشخبری دینے والا) ہو۔ (اسد الغابۃ، ۲۸۸/۱، رقم: ۴۵۴)

﴿۷﴾ حضرت سیدنا بَکْر بن جَبَلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام پہلے عَبْد عَمْرُو (عمر و کا

بندہ) تھا، رسول اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کا نام بَکْر

رکھا۔ (جمع الجوامع، مسند بکر بن جبلة الکلبی، ۱۵۵/۱۴)

﴿۸﴾ حضرت سیدنا بَکْر بن حَبِیْب حَنَفِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلا نام

بَرَبْرُ (فضول باتیں کرنے والا) تھا، نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام بَرَبْرُ سے بدل کر بَکْر رکھا۔

(الاصابة، ۱/۴۵۳، رقم: ۷۲۶)

﴿۹﴾ حضرت سَيِّدِ نَاحِيْبِ بن حَبِيْب بن مَرْوَانَ رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ بطور وفد نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام دریافت فرمایا، انہوں نے بتایا: بَغِيْض (قابل نفرت) حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم حَبِيْب (قابل محبت، دوست) ہو۔ اس کے بعد ان کو حَبِيْب کہا جاتا تھا۔ (اسد الغابة، ۱/۳۰۰، رقم: ۴۸۱)

﴿۱۰﴾ حضرت سَيِّدِ نَاذُوْبِ بن شَعْنُ / شَعْنَمِ تَمِيْمِي عَنَبْرِي رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کا نام پوچھا: انہوں نے عَرَض کی: اَلْکَلَام۔ (خَرَش رُو) نبی اکرم، نورِ مَجَسَّم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارا نام ”ذُوْب“ (بالوں والا) ہے۔ ان کے لمبے لمبے گیسو تھے۔ (اسد الغابة، ۲/۲۱۸، رقم: ۱۵۶۶)

﴿۱۱﴾ حضرت سَيِّدِ نَاْبُوْ اَيْئِلَہٗ راشد بن خَفْص رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام ظالم (ظلم کرنے والا) تھا، نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے راشد (ہدایت یافتہ) نام رکھا۔ (اسد الغابة، ۲/۲۲۰، رقم: ۱۵۶۹)

﴿۱۲﴾ حضرت سَيِّدِ نَارِشْدِ بن شَبَابِہ بن عَمْرٍو رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام قرضاب

(کھانے میں حریص) تھا، حَسَنِ انسانیت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام

راشد (ہدایت یافتہ) رکھا۔ (اسد الغابہ، ۲۲۱/۲، رقم: ۱۵۷۰)

﴿۱۳﴾ حضرت سَيِّدُ نَابُو مُکْنِفُ زید الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ”زید الخیل“

(بزائی، خود پسندی میں بڑھنے والا) سے بدل کر ”زید الخیر“ (بھلائی اور نیکی میں بڑھنے والا)

رکھا۔ (الاستیعاب، ۱۲۷/۲، رقم: ۸۶۶)

﴿۱۴﴾ حضرت سَيِّدُ نَاسِعُدِ بْنِ قَیْسِ عَنَزِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکارِ ابد قرار، شافعِ

روزِ شمار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ

علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی: سعد الخیل (گھوڑوں میں بڑکت

والا) فرمایا: بلکہ تم سعد الخیر (نیکی میں بڑکت والا) ہو۔ (الاصابة، ۶۰/۳، رقم: ۳۱۹۹)

﴿۱۶﴾ ابو داؤد و شریف میں ہے ایک صاحب کا نام حرب (جنگ) تھا، سرکارِ والا بخار،

ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام سَلَم (امن) رکھا۔

(ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح، ۳۷۶/۴، حدیث: ۴۹۵۶)

﴿۱۸﴾ غزوہ خندق کے موقع پر نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خندق کی

کھدائی لوگوں میں بانٹ دی، آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ان کے ساتھ

مصرف کا رہے، ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں جُعَیْل (بد شکل اور سیاہ آدمی)

نامی ایک صاحب بھی تھے، جنابِ رحمۃ عالمیان صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

ان کا نام عَظْمَاءُ رکھا۔ (اسد الغابہ، ۴۲۵/۱، رقم: ۷۶۶)

﴿۲۰﴾ حضرت سیدنا شریذ بن سُوید ثَقَفِی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام مالک (ملکیت والا) تھا، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحْتَشَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بدل کر شَرِیذ (دوڑ کر آنے والا) رکھا، بیعتِ رضوان کے شرکاء میں سے ہیں۔

(اسد الغابۃ، ۲/۵۹۹، رقم: ۲۴۳۰)

﴿۲۱﴾ حضرت سیدنا ابو عبد اللہ کَثِیْر بن صَلْت بن مَعْدِیْکَرِ ب کِنْدِی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ حضورِ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عہدِ مبارک میں پیدا ہوئے، آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام قلیل تھا، نبیِّ مُعْظَم، رَسُوْلِ مُحْتَرَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام کثیر رکھا۔ (اسد الغابۃ، ۴/۴۸۵، رقم: ۴۴۲۴)

﴿۲۲﴾ حضرت سیدنا عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی بہن اُمِّ عاصم کا نام غاصِیہ (نافرمان عورت، گنجان درخت) تھا، نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام جَمِیْلَہ (فعلیٰ خدا سے نیکیاں کرنے والی، خوبصورت) رکھا تھا۔ (اسد الغابۃ، ۴/۴۸۵، رقم: ۴۴۲۴)

﴿۲۳﴾ حضرت سیدنا کثیر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام قلیل (کوتاہ و دبلے جسم کا آدمی) تھا، مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام کثیر (وافر، زیادہ) رکھا۔ (اسد الغابۃ، ۴/۴۸۳، رقم: ۴۴۱۹)

﴿۲۴﴾ حضرت سیدنا مسلم بن عبد اللہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نام دریافت فرمایا تو عرض کی: جِہَنَاب (آگ کا شعلہ) بنِ خُرقہ۔

﴿۲۵﴾ حضرت سیدنا علی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (ان کا اور ان کے والد کا نام تبدیل کر دیا اور) ارشاد

فرمایا: تم مسلم (سلامتی والے) بن عبد اللہ ہو۔ (اسد الغابہ، ۲/۶۱۰، رقم: ۲۴۵۳)

﴿۲۶﴾ حضرت سید نامطیع بن اسد بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عاص (نافرمان) تھا، شہنشاہ خوش خصال، بیکرِ حسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام مُطِیْع (فرمانبردار) رکھا۔

(مسند امام احمد، حدیث مطیع بن اسود، ۲۵۳/۵، حدیث: ۱۵۴۰۸)

﴿۲۷﴾ حضرت سید نافع بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک صاحب آئے، آپ نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ وہ بولے: نیکوۃ (انجی)۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بلکہ تم معروف (مشہور) ہو۔ (الاصابة، ۱۴۲/۶، رقم: ۸۱۵۲)

﴿۲۸﴾ حضرت سید نامہاجر بن ابو امیہ بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں، اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سکے بھائی تھے، آپ کا نام ولید (ابھی ابھی پیدا شدہ، نوکر) تھا۔ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ نام ناپسند فرمایا اور ان کا نام مُہَاجِر (ہجرت کرنے والا) رکھا۔

(اسد الغابہ، ۲۹۲/۵، رقم: ۵۱۲۷)

﴿۲۹﴾ حضرت سید ناعبد العزیز بن بذر بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں اپنی قوم کے قاصد بن کر آئے، آپ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کی: عبد العزی (عزی)

”کفار کے بت کا نام“ کا بندہ۔ سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے آپ کا نام بدل کر ”عَبْدُ الْعَزِيز“ (غالب و طاقتور کا بندہ) رکھ دیا۔

(الاستیعاب، ۱۲۷/۳، رقم: ۱۷۱۹)

﴿۳۰﴾ حضرت سیدنا أَبُو الْمُطَرِّفِ سُلَيْمَانَ بْنِ صَرَدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کا نام قبل از اسلام یَسَار (خوشحالی، فراخی) تھا، رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے آپ کا نام سلیمان رکھا۔ (الاستیعاب، ۲۱۰/۲، رقم: ۱۰۶۱)

﴿۳۱﴾ حضرت سیدنا حَسَّانَةُ مَرْثِيَّةٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کا نام جَثَامَةُ (ست و کابل) تھا، آپ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدنا خَدِيجَةُ الْكُبْرَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی سہیلی تھیں، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے حَسَّانَةَ (بہت حسین و جمیل) نام عطا فرمایا۔ (اسد الغابۃ، ۷۳/۷، رقم: ۶۸۴۲)

﴿۳۲﴾ حضرت سیدنا عُقُودَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کا نام عَجَبَہ (انگور) تھا، مالک کوثر و جنت، محبوبِ رب العزت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے ان کا نام ”عُقُودَةُ“ (خوشہ انگور) رکھا۔ (اسد الغابۃ، ۲۲۶/۷، رقم: ۷۱۴۷)

﴿۳۳﴾ حضرت سیدنا مُطِيعَةُ بِنْتُ نُعْمَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کا نام عَاصِيہ (نافرمان) تھا، رسولِ اکرم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کا نام ”مُطِيعَةُ“ (فرمانبردار) رکھا۔

(الطبقات الكبرى لابن سعد، ۲۶۴/۸، رقم: ۴۳۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

اب تک سختی پائی جاتی ہے

نام شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے دادا رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا: حَزْن۔ فرمایا: ”تم سہل ہو۔“ انہوں نے جواب دیا: جو نام میرے باپ نے رکھا ہے، اسے نہیں بدلوں گا۔ حضرت سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں: اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں اب تک سختی پائی جاتی ہے۔

(بخاری، کتاب الادب، باب تحویل الاسم۔ الخ۔ ۱۰۳/۴، حدیث: ۶۱۹۳)

مفسرِ شہیر حکیمُ الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ العتق نے اس حدیثِ پاک کے تحت جو وضاحت فرمائی ہے، اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھول پیش خدمت ہیں: ﴿حَزْن﴾ ”ح“ کے فتح سے سخت زمین اور سخت دل انسان۔ ﴿حُزْن﴾ ”ح“ کے پیش سے رنج و غم۔ ”سہل“ ”سین“ کے فتح ”و“ کے سکون سے، نرم زمین اور نرم دل انسان۔ آسانی و نرمی کو بھی ”سہل“ کہتے ہیں، چونکہ حزن کے معنی اچھے نہیں اس لیے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) نے تبدیلی نام کا مشورہ دیا۔ ﴿خیال رہے کہ یہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کا مشورہ تھا

امر (یعنی ہم) نہ تھا اس لیے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) نے کچھ ارشاد نہ

فرمایا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کا مشورہ قبول کرنا مستحب ہے واجب نہیں،

لہذا اس عرض پر اعتراض نہیں۔ ﴿حزن﴾ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بیٹے مسیب (رضی

اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں اور مسیب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بیٹے سعید بن مسیب (رضی اللہ

تعالیٰ عنہما) ہیں، سعید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے ہیں کہ دادا کا اثر ہم پوتوں تک باقی

رہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بُرے ناموں کا بُرا اثر ہوتا ہے اور کبھی ایک شخص کی غلطی سے

پورے خاندان پر بُرا اثر ہوتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۴۲۴/۶، ۴۲۵)

مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ لغوی مندرجہ بالا حدیث کی شرح

میں لکھتے ہیں: ”حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ نام بدلنا استحباً (یعنی بطور

مستحب) تھا اور تفاؤل (نیک فال) کے طور پر تھا۔ کسی کا نام رکھنے میں لغوی معنی کے

ساتھ مناسبت کا لحاظ نہیں ہوتا اور اس واقعہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

بات نہ ماننے کا اثر پڑا۔“ (زہد القاری، ۵/۵۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جن ناموں سے اپنی تعریف نکلتی ہو وہ نہ رکھے جائیں

ایسے نام جن میں تزکیہ نفس اور خود ستائی (یعنی اپنی تعریف) نکلتی ہے، ان کو

بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بدل ڈالا۔ (نیک، صالحہ) کا نام

نہ مستحب (یعنی خوشبودار پودا) رکھا اور فرمایا کہ ”اپنے نفس کا تزکیہ نہ کرو۔“

(مسلم، کتاب الاداب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح، ص ۱۱۸۲، حدیث: ۲۱۴۲)

ملخصاً) شمس الدین (دین کا سورج)، زین الدین (دین کی زینت)، محی الدین (دین کو زندہ کرنے والا)، فخر الدین (دین کا فخر)، نصیر الدین (دین کا مددگار)، سراج الدین (دین کا چراغ)، نظام الدین (دین کا نظام)، قطب الدین (دین کا محور و مرکز) وغیرہا اسماء جن کے اندر خود ستائی اور بڑی زبردست تعریف پائی جاتی ہے نہیں رکھنے چاہئیں۔ رہا یہ کہ بزرگان دین و ائمہ سابقین کو ان ناموں سے یاد کیا جاتا ہے! تو یہ جاننا چاہیے کہ ان حضرات کے نام یہ نہ تھے بلکہ یہ ان کے ألقاب ہیں کہ جب وہ حضرات مراتب علیہ (بلند مرتبے) اور مناصب جلیلہ پر فائز ہوئے تو مسلمانوں نے ان کو اس طرح کہا اور یہاں ایک جاہل اور آن پڑھ جو ابھی پیدا ہوا اور اس نے دین کی ابھی کوئی خدمت نہیں کی اتنے بڑے بڑے الفاظ فِخِیمَہ (وزنی الفاظ) سے یاد کیا جانے لگا۔ امام مُحَسَّی الدِّین تَوَوَّی رَحِمَہُ اللہ تعالیٰ باوجود اس جلالتِ شان کے ان کو اگر مُحَسَّی الدِّین (دین کو زندہ کرنے والا) کہا جاتا تو انکار فرماتے اور کہتے کہ جو مجھے مُحَسَّی الدِّین نام سے بلائے اس کو میری طرف سے اجازت نہیں۔ (بہار شریعت، ۱/۳، ۶۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیر اہل سنت کا خود کو فقیر اہلسنت کہنا

بنی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوالحسن محمد الیاس عطار قادری دامت

ہر کاتھم العالیہ کولوگ ”امیر اہلسنت“ کہتے ہیں لیکن آپ مدظلہ العالی بطور عاجزی خود کو ”فقیر اہلسنت“ کہتے ہیں اور اس کی وضاحت یوں فرماتے ہیں کہ ”میں اہلسنت میں نیکوں کے معاملے میں سب سے زیادہ مفلس ہوں۔“ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ دامت برکاتھم العالیہ کی حکمت و تربیت نے لاکھوں بدکاروں کو نیکو کار بنادیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿ بَرّہ نام تبدیل کر کے جُویریہ رکھا ﴾

حضرت سید شہنا جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام پہلے بُرّہ (نیکی کرنے والی) تھا سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کا نام بدل کر جُویریہ رکھ دیا، آپ ناپسند کرتے تھے کہ یوں کہا جائے: حَرَجَ مِنْ عِنْدِ بُرّہ یعنی فلاں برہ کے پاس سے چلا گیا۔

(مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح الی حسن، ص ۱۱۸۲، حدیث: ۲۱۴۰)

قاضی سلیمان بن خلف الباجی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں: کسی نام کے ممنوع ہونے کی دو وجوہات ہوتی ہیں یا تو اس میں تزکیہ نفس ہوگا یا اس کے لفظ میں کوئی خرابی پائی جاتی ہوگی جیسا کہ ”حَرَجَ مِنْ عِنْدِ بُرّہ یعنی فلاں برہ کے پاس سے چلا گیا“ میں ہے۔ (المنتقى شرح مؤطا امام مالك، کتاب الجامع، باب ما یکرہ من

الاسماء، ۹۰/۴۵۵، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جن ناموں میں کم تزکیہ ہو وہ رکھ سکتے ہیں

روح المعانی میں ہے: ظاہر یہ ہے کہ جن ناموں میں تزکیہ ہوتا ہے وہ مکروہ اس صورت میں ہوں گے جب کہ ان میں تزکیہ بہت زیادہ محسوس ہو مثلاً جب نام کی حدیث میں ممانعت آئی اس سے پہلے بھی تزکیہ پر اس کی دلالت واضح ہو اور وہ تزکیہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہو لہذا جن ناموں میں تعریف بہت زیادہ محسوس نہ ہو جیسا کہ سعید (بَرکت والا، سعادت مند، یہ ایک صحابی کا نام بھی ہے) اور حَسَن (اچھا، جو نواسہ رسول کا نام ہے) تو ایسے نام رکھنا مکروہ نہیں۔ (تفسیر روح المعانی، ج ۲۷، ص ۹۱)

اس طرح کے کئی نام ہیں جو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رکھے حالانکہ ان میں تزکیہ کا پہلو پایا جاتا ہے، چنانچہ

﴿۱﴾ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیدُنا ابُوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھٹی دی، ان کا نام ان کے نانا حضرت اَسَد بن زُرَّارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر اَسَد رکھا، ان کی کنیت بھی نانا کی کنیت پر رکھی اور انہیں بَرکت کی دعا دی۔ حضرت ابُوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰۰ھ میں ۹۲ سال سے زیادہ عمر پا کر فوت ہوئے۔ (الاستیعاب، ۱/۱۷۶، رقم: ۳۳، الاصابۃ، ۱/۳۲۶، رقم: ۴۱۴)

﴿۲﴾ حضرت سَیدنا ابُوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار یمنی صحابہ میں ہوتا ہے

آپ فارسی تھے، آپ کا نام یزید (خالم، بخت دل) تھا، حضور اقدس صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام زاہد (عبادت گزار، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف رغبت کرنے والا) رکھا۔ (الاصابة، ۵۲۹/۶، رقم: ۹۳۳۶)

﴿۳﴾ حضرت سیدنا ابُو ہُوْد سَعِیدِ بْنِ یَرْبُوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ”ضرم“ (بے برکت) تھا، سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام ”سعید“ (برکت والا) رکھا۔ (اسد الغابۃ، ۴۷۰/۲، رقم: ۲۱۰۲)

﴿۴﴾ حضرت سیدنا عَفِیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام عازِب (غیر شادی شدہ) تھا، نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کا نام ”عَفِیف“ (عیف پاکدامن) کی تصغیر رکھا۔

(الاصابة، ۴۲۷/۴، رقم: ۵۶۰۴)

﴿۵﴾ حضرت سیدنا عَاقِلُ بْنُ الْبُکَیْرِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدیم الاسلام مہاجر صحابی ہیں، دارِ ارقم میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے اور مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شرفِ بیعت رکھنے والے ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام غافل (غفلت والا) تھا، جب اسلام قبول کیا تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام ”عَاقِل“ (عقل مند) رکھا۔

(الاصابة، ۴۶۶/۳، رقم: ۴۳۷۹)

﴿۶﴾ مُطِيعُ بْنُ أَسْوَدَ كَانَ نَامَ عَاصِيُ (نافرمان) تھا، رسول اکرم صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام مُطِيع (فرمانبردار) رکھا۔

(اسد الغابۃ، ۴/۴۸۵، رقم: ۴۴۲۴)

﴿۷﴾ یُوغْفَارُ کے ایک شخص نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

پاس آئے، آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟

انہوں نے عرض کی: بُہان (معمولی انسان)۔ رحمتِ عالمیان، سرورِ یزدیشان صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بلکہ تم مُکْرَم (عزت والا) ہو۔

(اسد الغابۃ، ۵/۲۷۱، رقم: ۵۰۷۵)

﴿۸﴾ حضرت سَیدُ نَہِشَامِ بْنِ غَامِرِ بْنِ اُمَیْہِ رَضِی اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا نام

دورِ جاہلیت میں شہاب (آگ کا شعلہ) تھا، نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

بدل کر ”ہِشَام“ (سخاوت) رکھ دیا۔

(اسد الغابۃ، ۵/۴۱۹، رقم: ۵۳۷۲)

﴿۹﴾ حضرت سَیدُ شَامِیْمُونِہ رَضِی اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام بُرَّہ (نیکی) تھا، سرکارِ

ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام میمونہ (مبارک،

نیک بخت) رکھا۔ (الاستیعاب، ۴/۴۶۸، رقم: ۳۵۳۳)

صَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّدٍ

تین قسم کے نام نہ رکھیں

شارح بخاری علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتح الباری میں امام طبری علیہ رحمۃ اللہ العوی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ایسا نام نہیں رکھنا چاہیے (۱) جس کے معنی برے ہوں یا (۲) اس میں تزکیہ نفس ہو یا (۳) اس میں سب (گالی، اہانت، عیب) کا معنی ہو (علامہ ابن حجر فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں: تیسری بات پہلی سے اخص (یعنی زیادہ خاص) ہے) اگرچہ نام لوگوں کے لیے علامت ہوتے ہیں ان کے ذریعے صفت کی حقیقت مقصود نہیں ہوتی لیکن کراہت کی وجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اس کا نام سنے گا تو گمان کرے گا کہ اس شخص کے اندر یہ صفت موجود ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مگنہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کسی شخص کے نام کو ایسے نام سے تبدیل فرمادیتے کہ جب اسے اس نام سے بلایا جائے تو وہ نام اس پر صادق آئے، سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے متعدد نام تبدیل فرمائے اور جو بھی تبدیل فرمائے وہ اس طور پر تبدیل نہیں فرمائے کہ ان ناموں کو رکھنا منع ہے بلکہ اس طور پر کہ انہیں بدل دینا بہتر ہے، نام اس لئے نہیں رکھا جاتا کہ مذکورہ شخص میں یہ وصف بھی موجود ہے بلکہ اسے دوسروں سے الگ پہچان دینے کے لئے نام رکھا جاتا ہے اسی وجہ سے مسلمان بُرے

شخص کا نام ”حسن“ (یعنی اچھا) اور ”عبد“ کا شخص کا نام ”صالح“ (یعنی نیک) رکھنے کو

جائز قرار دیتے ہیں اور اس پر یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ جب حضرت حزنؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا نام ”سہل“ سے نہیں بدلا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان پر ”سہل“ نام رکھنا لازم نہیں کیا، اگر یہ نام رکھنا ان پر لازم ہوتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان کی یہ بات کہ ”میں اپنے والد کا رکھا ہوا نام نہیں بدلوں گا“ ہرگز قبول نہ فرماتے۔ (فتح الباری لابن حجر، کتاب الادب، باب تحویل الاسم الی اسم، ۱۱/۴۸۶، تحت الحدیث: ۶۱۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یہ نام رکھنا بہتر نہیں ہے

حضرت سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے غلام کا نام نہ یَسَّار رکھو، نہ رِبَّاس، نہ نَجِیْم اور نہ اَفْلَح، کیونکہ تم پوچھو گے کہ کیا وہ یہاں ہے؟ نہیں ہوگا تو جواب آئے گا: نہیں۔ (مسلم، کتاب الادب، باب کراهة التسمیة بالاسماء القبیحة، ص ۱۱۸۱، حدیث: ۲۱۳۷)

مُفَسِّرِ شَہِیْرِ حَکِیْمِ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ العتدٰن اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: غلام سے مراد مطلقاً لڑکا ہے، خواہ بیٹا ہو یا غلام یا کوئی اور وہ جس کا نام رکھنا ہمارے قبضہ میں ہو، نبی تنزیہ کی ہے یعنی یہ نام بہتر نہیں۔ یَسَّار

مدینہ: حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکمل و اقوامی کتاب کے صفحہ ۹۵ پر ملاحظہ کیجئے۔

کے معنی ہیں: فراخی، عُشر (تک دستی) کا مقابل۔ رُکاح کے معنی ہیں: نفع، خسارہ کا مقابل۔

نَجِیح کے معنی ہیں: کامیاب، ظفریاب۔ اَفْلَح کے معنی ہیں: نجات والا۔ یہ ممانعت صرف ان ناموں میں محدود نہیں بلکہ ان جیسے اور نام جن کے معنی میں خوبی و عمدگی ہو، جیسے: ظفر، برکت وغیرہ (یعنی) یہ نام نہ رکھنا بہتر ہے اس کی وجہ خود بیان فرما رہے ہیں۔

(مرآۃ المناجیح، ۶/۷۱۷، ۷۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

منع کرنے کی خواہش تھی لیکن منع نہیں کیا

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو اپنی امت کو اس بات سے منع کر دوں گا کہ کوئی اپنا نام ہرکت، نافع (نفع دینے والا) یا اَفْلَح (زیادہ فلاح و کامیابی پانے والا) رکھے۔ (راوی کا بیان ہے: میں نہیں جانتا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان ناموں کے ساتھ رکفع نام کا ذکر فرمایا یا نہیں!) پوچھا جائے گا کہ ہرکت یہاں موجود ہے؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا: نہیں۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پردہ ظاہری فرمانے تک ان ناموں کی ممانعت نہیں فرمائی۔

(الادب المفرد، باب اَفْلَح، ص ۲۱۶، حدیث: ۸۳۳)

امام ابو جعفر طحاوی علیہ رحمۃ اللہ الہادی حدیث پاک کے اس حصے ”اگر میں

آئندہ سال تک زندہ رہا تو ضرور ان ناموں (یعنی فلاح، نافع، برکت، بیار) کو رکھنے سے

”منع کروں گا“ کے تحت فرماتے ہیں: اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ ان ناموں کا رکھنا حرام نہیں ہے کیونکہ اگر حرام ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ضرور ان کے رکھنے سے منع فرما دیتے اور منع کرنے کو دوسرے وقت تک مؤخر نہ فرماتے اور ایک روایت میں ہے کہ ”آپ منع کرنے سے خاموش رہے حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا“ اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی جانب سے ممانعت ان ناموں کو شامل نہیں ہے، جب معاملہ ایسا ہے تو ان ناموں کا رکھنا مباح رہے گا۔ (مشکل الآثار، ج ۱، جزء ۲، ص ۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بستی کا نام پسند آتا تو خوش ہوتے

سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب کسی بستی میں جاتے تو اُس کا نام پوچھتے، اگر اس کا نام پسند فرماتے تو خوش ہوتے اور اس کی خوشی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرہ انور میں دیکھی جاتی، اگر اس کا نام ناپسند فرماتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرہ اقدس میں اس کی ناپسندیدگی محسوس ہوتی۔ (ابو داؤد مکتب الطب، باب فی الطیْرۃ، ۲۰/۴، حدیث: ۳۹۲۰)

مُفَسِّرِ شَہِیْرِ حَکِیْمِ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ لکھتے ہیں: ہمارے ہاں پنجاب میں بعض دیہات کے نام ہیں: ٹور پور، مدینہ، جمالپور ایسے نام بڑے مبارک ہیں، بعض بستیوں کے نام ہیں: شیطانیہ، ٹونی چک وغیرہ یہ نام اچھے

نہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بستیوں کے بُرے نام بھی ناپسند فرماتے تھے۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿بستیوں اور علاقوں کے نام بھی تبدیل فرما دیتے﴾

جناب رحمۃ عالمیان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زمینوں، وادیوں اور قبائل کے بُرے نام بھی تبدیل فرما دیا کرتے تھے، چنانچہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عَفْرِۃَ زَمَیْن (نجر زمین) کا نام خَضِرَۃَ (سرسبز زمین) رکھا، شَعْبُ الضَّلَالَةِ (گمراہی کی وادی) نامی وادی کا نام شَعْبُ الْہُدٰی (ہدایت کی وادی) رکھا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَنُو زُحَیۃَ (حرام کی اولاد) کا نام تبدیل فرما کر بَنُو الرَّشْدَةِ (حلال زادے) رکھا اور بَنُو مُغَوِیۃَ (گمراہ کن جگہ) کو بَنُو رِشْدَةِ (ہدایت والی جگہ) کا نام عطا فرمایا۔ (ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی تَغْیِیْرِ الْاَسْمِ الْقَبِیْحِ، ۴/۳۷۶، حدیث: ۴۹۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿نام کے ساتھ علاقے کا نام بھی بدل دیا﴾

حضرت وَہب بن عمرو بن سعد بن وَہب اَلْجُہَنِّی بیان کرتے ہیں کہ ان

کے والد نے اپنے دادا سے روایت کی کہ وہ جو جاہلیت میں ان کو غنیان کہا جاتا تھا، جب

وہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ غرض کی غنیاں (نامراد)۔ حیکرُ حُسن و جمال، دافعِ رنج و مَلال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام ”رَحْمٰتُہُ اِن“ (کامیاب) رکھا، اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: تمہارے اہل و عیال کہاں رہتے ہیں؟ غرض کی: وادیِ غَوٰی (نامراد وادی) میں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: وہ ”رَشَادُ“ (کامیاب وادی) میں رہتے ہیں۔ (آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے بُرے نام کے ساتھ ان کی وادی کا بُرا نام بھی بدل دیا) وہ شہر آج تک ”رَشَادُ“ کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔^۱

(الاصابة، ۴۰۳/۲، رقم: ۲۶۶۰، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

۱: سرکارِ مدینہ سُرورِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک ادا کو ادا کرتے ہوئے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت وملت ہر کاتھم العالمیہ نے بھی بعض شہروں کے نام (تخصیصی طور پر) تبدیل کئے ہیں مثلاً سیالکوٹ کا نام اپنے پیرومرہد سیدی قطبِ مدینہ مولانا ضیاء الدین مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کی نسبت سے ”سیالکوٹ“ فیصل آباد کا نام محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الْاٰحِد کی نسبت سے ”سردار آباد“، لاڑکانہ کا نام مفتی دعوتِ اسلامی مولانا محمد فاروق عطاری مدنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کی نسبت سے ”فاروق نگر“ اور حیدر آباد کا نام محبوبِ عطار مبلغِ دعوتِ اسلامی و رکنِ شوریٰ حاجی زَم زَم رضا عطاری علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کی نسبت سے رکھا گیا ہے۔

چشمے کا نام تبدیل فرمادیا

ایک غزوہ میں رسول ﷺ، سلطان کوئین، رحمت دارین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”بِیْسَان“ نامی کھاری پانی کے چشمے سے گزرے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ بُنمان بیٹھے پانی کا چشمہ ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا نام بدل دیا پھر حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ چشمہ خرید کر صدقہ کر دیا، تاجدار رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: طلحہ تم تو فیاض ہو، اسی لیے حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ”طَلْحَةُ الْفَيَّاضُ“ کہا جاتا تھا۔ (الاصابة، ۳/۴۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کنویں کا نام تبدیل فرمادیا

حضرت سیدنا ابوامیہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مدینہ منورہ زادقا اللہ شرفا وَتَعْتَبًا میں ایک کنواں تھا جس کا نام ”عَسِيسِر“ (مشکل) تھا، سرکارِ عالمی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا نام ”یَسِیْرَة“ (آسان) رکھا۔

(النهاية فی غریب الحدیث والأثر للجزری، باب العین مع السین ۳/۲۱۳)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ان روایات کے پیش نظر ہمیں چاہئے کہ ہم نہ صرف اپنے بچوں کا نام شریعت کے مطابق رکھیں بلکہ خود اپنے نام پر بھی غور کر لیں اگر

معنوی طور پر نام غلط اور خلافِ شریعت ہو تو علمائے اہلسنت سے مشورے کے بعد شرعاً

جائز اور اچھا نام رکھ لیں، اس کے ساتھ ساتھ اپنی دکان، گھر، محلے، گاؤں، کارخانے، کارخانے میں بننے والی چیزوں (Products) کا نام بھی شریعت کے مطابق کر لینا چاہئے۔

”قادری اگر بتی“ سے ”قومی اگر بتی“

دعوتِ اسلامی کے بننے سے بہت پہلے کی بات ہے کہ شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے رزقِ حلال کے حصول کے لئے اگر بتی تیار کر کے فروخت کرنے کا کام شروع کیا اور اس کا نام ”قادری اگر بتی“ رکھا۔ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے قادری اگر بتی کے پیکٹ کو زمین پر پڑ پایا جو بری طرح پکلا ہوا تھا، میں ڈر گیا کہ کہیں غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے پوچھ لیا کہ کاروبار چکانے کے لئے تمہیں میرا ہی نام ملا تھا! میرا نام چند سکوں کی خاطر زمین پر روندنے کے لئے چھوڑ دیا! اسی وقت میں نے دل میں ٹھان لی کہ میں اپنی اگر بتی کا نام ”قومی اگر بتی“ رکھوں گا، یوں ”قادری اگر بتی“ قومی اگر بتی ہو گئی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا کی ہر زبان کے حروفِ حقّی

(ALPHABETS) کا ادب کرنا چاہے کیوں کہ صاحبِ تفسیر صاوی شریف کے قول کے مطابق دنیا میں بولی جانے والی تمام زبانیں الہامی ہیں۔ (تفسیر صاوی،

۲۰۱۸ء) اگر بتی کا پیکٹ میں اگرچہ امیر اہلسنت کا عمل دخل نہیں تھا لیکن

آپ کی عقیدت نے گوارہ نہ کیا کہ میرے غوثِ پاک کی پیاری پیاری نسبت ”قادری“ یوں قدموں تلے روندی جائے چنانچہ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے اگر بتی کا نام ہی تبدیل کر لیا۔ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے اس انداز میں ایسے اسلامی بھائیوں کے سیکھنے کے لئے بہت کچھ ہے جو مدینہ اسٹور، قادری ہوٹل، غوثیہ جنرل اسٹور، عطاری سپر اسٹور وغیرہ کے نام سے دکانیں کھولتے ہیں اسی نام کے لفافے چھپواتے ہیں پھر یہ لفافے زمین پر گرے پڑے دکھائی دیتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لباس کا بھی نام رکھتے

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نیا کپڑا چاہے عمامہ ہو یا قمیص پہنتے تو اس کا نام رکھتے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ایک عمامہ شریف کا نام ”سحاب (بادل)“ تھا۔
(شرح الزرقانی علی المواہب، فی تکمیل، ۹۷/۵۰)

چشمے کا نام رکھا

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خیبر کے مقام پر واقع ایک چشمہ کا نام ”قِسْمَةُ الْمَلَائِكَةِ“ (فرشتوں کا حصہ / فرشتوں کی تقسیم) رکھا۔
(خلاصۃ الوفا بأخبار دار المصطفیٰ، الفصل الثامن، ۱۱۷۹/۲۰)

ابو داؤد، کتاب الفلاس، باب ما یقول إذا لبس ثوبا جدیداً، ۵۹/۴، حدیث: ۴۰۲۰

رحمتِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک ساریوں کے نام

رسول بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سواری کے گھوڑوں کے نام ”لَیْثُف (لَیْثُفِی دَمِ الْوَالِدِ)“، ”ظَرْبُث (مَضْبُوطٌ وَطَاقُتُور)“، ”لِزَاز (تِیز رِقَار)“، اور سیاہ گھوڑا تھا جسے ”سَلْبُث (تِیز رِقَار)“ کہا جاتا تھا اور زین کا نام ”دَاج (کِشَادِہ)“ تھا، ایک سیاہی مائل سفید خچر تھا جسے ”ذُلْدُلُن“ کہا جاتا تھا، ایک اونٹنی جسے ”قَصْوَاء (تِیز چلنے والی)“ کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا جبکہ دراز گوش کا نام ”مُخْفُور (تِیز رِقَار)“ تھا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، باب العین ۹۲/۱۱۰، حدیث: ۱۱۲۰۸)

مبارک بکریوں کے نام

سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دس دودھ دینے والی بکریاں تھیں: (۱) عَجْوَة (۲) زَمْزَم (۳) سَعِیَا (۴) بَرْکَة (۵) وَرْسَة (۶) اِطْلَال (۷) اِطْرَاف (۸) قُمْرَة (۹) غَوْثَة یَاغَوْثِیَّة (۱۰) اور ایک بکری کا نام یَمَن تھا۔

(سبل الہدی والرشاد، الباب السادس فی شہادہ، ومناحقہ ﷺ، ۷/۴۱۲)

حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مختلف اشیاء کے نام

حضورِ پاک، صاحبِ کواکب، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی

مدینہ

۱: الجامع الصغیر، جزء ۲، ص ۴۲۵، حدیث: ۶۸۵۵

۲: فیض القلید، حرف الکاف، باب کان وہی شہادہ شریفہ، ۲۲۵/۵۰، حدیث: ۶۸۵۶

تکوار جبکا دستہ اور دستے کا کنارہ دونوں چاندی کے تھے اسکا نام ”ذوالفقار“ تھا، کمان کا نام ”سدا“، ترگش (تیر رکھنے کے خول) کا نام ”جمعہ“، زہرہ جوتا بنے سے مڑیں تھی اس کا نام ”ذات الفضول“، ”نبعاء“ نامی نیزہ، ایک ڈھال کا نام ”ذقن“ اور ایک سفید رنگ کی ڈھال جبکا نام ”موجز“ تھا، چٹائی کا نام ”گنز“، چھڑی کا نام ”نیر“، مشکیزہ کا نام ”صايد“ اور آئینہ کو ”مدلہ“ کہا جاتا تھا، قینچی کا نام ”جامعہ“ اور تکوار کا نام ”ممشوق“ تھا۔ (معجم کبیر، ۹۲/۱۱، حدیث: ۱۱۲۰۸ و مجمع

الزوائد ۴۹۰/۵، حدیث: ۹۴۰۸)

حضور ﷺ کے مبارک برتنوں کے نام

ایک بڑا سپالہ جس کا نام ”سعة (کشادہ)“ تھا، دوسرا پیالہ جو بہت بڑا تھا جسے چار آدمی اٹھاتے تھے اس کا نام ”غراء (چکدار)“ تھا۔ (الجامع الصغير، جزء ۲، ص ۴۲۵، حدیث: ۶۸۵۹) تیسرے پیالے کا نام ”رَیَّان (بجراہوا)“، چوتھے کا نام ”مُعِیْث (مددگار)“ اور پانچویں کا نام ”مُضَبِّب (چاندی چڑھا ہوا)“ تھا جس پر چاندی کے تار لگے ہوئے تھے۔

(فیض القدیر، حرف الکاف، باب کان وہی شمائل شریفة ۲۲۶/۵۰، حدیث: ۶۸۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بدشگونی کی وجہ سے نام نہ بدلیں

مسلسل نامکامیوں نے اسے

مکرتبہ سے زیادہ بیمار رہنا ہو، تک وقت ہو،

گھیر رکھا ہو تو شیطان اسے وسوسہ دلاتا ہے کہ یہ ساری مصیبتیں تمہارے نام کی وجہ سے ہیں لہذا تم اپنا نام تبدیل کر لو حالانکہ اس کا نام بڑی اچھی نسبت والا ہوتا ہے، بعض اوقات یہ بات عملیات کرنے والے بھی کہہ دیتے ہیں چنانچہ وہ شخص اپنا شرعاً جائز اور اچھے معنی والا بلکہ اچھی نسبت والا نام بھی تبدیل کر دیتا ہے۔ ایسا کرنا نام سے بدشگونی لینے کے مترادف ہے اور بدشگونی لینا شیطانی کام ہے جیسا کہ رسول اکرم، نورِ مُجَسِّم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **الْعِیَافَةُ وَالطَّيْرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ** یعنی اچھا یا برا شگون لینے کے لیے پرندہ اڑانا، بدشگونی لینا اور طرُق (یعنی نکر پھینک کر یاریت میں لکیر کھینچ کر قال نکالنا) شیطانی کاموں میں سے ہے۔

(ابو داؤد، ۴/۲۲، حدیث: ۳۹۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تاریخی نام رکھنا

کئی لوگ تاریخ کے حساب سے نام رکھنے پر بہت زور دیتے ہیں یعنی بچہ جس تاریخ و سن میں پیدا ہوا اس کا حساب لگا کر نام رکھا جاتا ہے۔ اگرچہ عِلْمُ الْأَعْدَاد کے لحاظ سے نام رکھنا بزرگوں سے ثابت ہے لیکن بزرگانِ دین اپنا تاریخی نام اصل نام سے الگ رکھتے تھے۔ بہر حال اگر کوئی تاریخ کے حساب سے نام رکھنا چاہے تاکہ سن ولادت بھی محفوظ ہو جائے تو رکھ سکتا ہے لیکن اس کی کوئی فضیلت نہیں ہے، بہتر یہی ہے کہ کسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابی یا کسی ولی کے بابرکت نام پر نام

رکھیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے **عرض** کی: حضور! میرے بھتیجا

پیدا ہوا ہے، اس کا کوئی تاریخی نام تجویز فرمادیں۔ **ارشاد** فرمایا: تاریخی نام سے کیا فائدہ؟ نام وہ ہوں جن کے احادیث میں فضائل آئے ہیں۔ میرے اور بھائیوں کے جتنے لڑکے پیدا ہوئے میں نے سب کا نام ”محمد“ رکھا، یہ اور بات ہے کہ یہی نام تاریخی بھی ہو جائے۔ حامد رضا خاں کا نام محمد ہے اور ان کی ولادت 1292ھ میں ہوئی اور اس نام مبارک کے عدد بھی بانوے ہیں۔ ایک وقت (یعنی دشواری) تاریخی نام میں یہ ہے کہ اسماء حسنیٰ سے ایک یا دو جن کے اعداد موافق عدد نام قاری (یعنی پڑھنے والے کے نام کے اعداد کے مطابق) ہوں عدد نام دو چند (یعنی دُگنے) کر کے پڑھے جاتے ہیں۔ وہ قاری کو اسم اعظم کا فائدہ دیتے ہیں، تاریخی نام سے مقدار بہت زیادہ ہو جائے گی مثلاً اگر کسی کی ولادت اس 1329ھ میں ہوئی تو اس کے مطابق عدد کے اسماء حسنیٰ 2658 بار پڑھے جائیں گے اور محمد نام ہوتا تو ایک سو چوراسی (184) بار، دونوں میں کس قدر فرق ہوا! (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن سے نام نکالنا

بعض لوگ قرآن مجید سے بچوں کا نام نکالتے ہیں، اگر وہ نام قرآن پاک میں کسی نبی یا نیک و صالح آدمی کا ہے تب تو کوئی حرج نہیں لیکن بعض اوقات وہ قرآن پاک کے کوئی ایسا لفظ نام سے لئے منتخب کر لیتے ہیں جسے معنوی خرابی کی وجہ سے نام

کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ مثلاً پاکستان کے ایک دیہات میں ایک عورت جو ذرا قرآن کریم پڑھنا جانتی تھی اس کے یہاں یکے بعد دیگرے تین بیٹیاں پیدا ہوئیں اس نے خود کو پڑھا لکھا سمجھتے ہوئے بچیوں کے نام تجویز کرنے کے لئے قرآن کریم سے سورہ کوثر کا انتخاب کیا چنانچہ بڑی بچی کا نام **گوثر** رکھا دوسری کا نام **وأنحر** تجویز کیا اور تیسری کا نام **أبتقر** مقرر کیا۔ کوثر کے معنی تو بحیثیت نام کسی حد تک درست بھی ہیں لیکن **وأنحر** کا معنی ہے ”اور تم قربانی کرو“ جبکہ آخری لفظ **أبتقر** کے معنی ہیں: ”خیر سے محروم رہنے والا“ جو کسی بھی طرح نام رکھنے کے لئے مناسب نہیں مگر جہالت کا کیا علاج؟ اسی طرح ایک بچی کا نام رکھا **گیلمُذنبُذین**۔ پوچھا گیا: یہ کیا نام ہے؟ جواب ملا: قرآن شریف میں ہے، حالانکہ **مُذنبُذین** کا لفظ اُن لوگوں کیلئے استعمال ہوا جو کفر و ایمان کے بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں، نہ خالص مومن اور نہ کھلے کافر ہیں۔ (نزائن العرفان ص ۱۹۶) دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مجھے کسی نے فون پر بتایا کہ اس نے اپنی بیٹی کا نام قرآن سے نکال کر رکھا ہے۔ جب نام پوچھا تو کہا: ”زانیہ“ (نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ) اسی طرح ایک شخص نے اپنے بیٹے کا نام ”خَنَّاس“ رکھا۔ (والعیاذ باللہ)

بہر حال ایسے لوگوں کو بطورِ اصلاح کچھ کہا جائے تو سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم سے رکھے ہوئے ناموں پر اعتراض کیا جا رہا ہے حالانکہ قرآن کریم سے نام

جو یہ رکھنے والے بھی کچھ اصول ہیں وہ تو قرآن میں جمار (گدھا)، قُلب (ستا)،

خِزْرِ (سُور)، بقرہ (گائے)، فرعون (خدائی کا دعویٰ کرنے والا مشہور بادشاہ)، ہامان (مشہور کافر) وغیرہ کے الفاظ بھی آئے ہیں تو کیا ان کے معنی اور نسبت جاننے کے بعد بھی کوئی ان الفاظ کو اپنے بچے یا بچی کا نام رکھنے کے لئے استعمال کرنے پر تیار ہوگا؟ یقیناً نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک شخص کے نام پر نام رکھنے کی برکت

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: مَا مِنْ قَوْمٍ یَّکُوْنُ فِیْهِمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَمِیْمُوْتُ فَمِیْخُلْفُ فِیْهِمْ بِمَوْلُوْدٍ فَمِیْمُوْنَهُ بِاِسْمِهِ اِلَّا خَلَفَهُمُ اللّٰهُ بِالْحُسْنٰی یعنی: جس قوم میں کوئی نیک شخص انتقال کر جائے، اس کے انتقال کے بعد اس قوم میں کوئی بچہ پیدا ہو، اور وہ اُسی بزرگ شخصیت کے نام پر اس بچہ کا نام رکھیں، تو اللہ عزَّ وَّجَلَّ اس اچھا نام رکھنے کے سبب ان لوگوں کیلئے اس بچے میں بھی وہی نیک صفات پیدا فرما دیگا۔ (ابن عساکر، ۴۳/ ۴۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک لوگوں کے نام پر نام رکھو

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک لوگوں کے نام پر نام رکھو اور اپنی حاجتیں اچھے چہرے والوں (یعنی نیک لوگوں) سے طلب کرو۔

(المصنف الفردوس، ۲/ ۵۸، حدیث: ۲۳۲۹)

نبیوں کے نام پر نام رکھو

انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اسمائے مبارکہ اور صحابہ کرام و تابعین عظام اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام پر نام رکھنے چاہئیں جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اسلاف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے رُوحانی تعلق قائم ہو جائے گا اور دوسرا ان نیک ہستیوں سے مَوْسوم ہونے کی بَرَکت سے بچے کی زندگی پر مَدَنی اثرات مُرتَّب ہوں گے۔ تمام نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اَنْبِیَا (علیہم السلام) کے نام پر نام رکھو اور اللہ عز و جل کے نزدیک ناموں میں زیادہ پیارے نام عبد اللہ و عبد الرحمن ہیں اور سچے نام حارث اور ہمام ہیں اور ”حَرْب“ و ”مَرَّة“ بُرے نام ہیں۔“

(ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی تَغْیِیْرِ الاسْمَاء، ۳۷۴/۴، حدیث: ۴۹۵۰)

حضرت علامہ عبدالرؤف مناوی علیہ رحمۃ اللہ الباری اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں پر نام رکھنے کی ترغیب اسلئے دلائی گئی کیونکہ یہ حضرات انسانوں کے سردار ہیں، ان کے اخلاق سب سے بہتر، ان کے اعمال تمام اعمال سے اچھے اور ان کے نام تمام ناموں سے افضل ہیں لہذا ان کے نام پر نام رکھنا شرف و سعادت کا باعث ہے۔ (فیض القدیر، ۳۲۴/۳)

مُفَسِّرِ شَہِیْرِ حَکِیْمُ الْاُمَمِ حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ العتقان اس حدیث

پاں کے تحت لکھتے ہیں: حارث کے معنی ہیں کماؤ۔ حَرْث کہتے ہیں کماؤ کو۔ ”ہمام“

کے معنی ہیں قصد و ارادہ کرنے والا ہم کہتے ہیں ارادہ کو۔ کوئی شخص کمائی یا ارادہ سے خالی نہیں ہوتا لہذا یہ نام بہت سچے ہیں، نام مطابق کام کے ہیں۔ (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) حَرْب کے معنی ہیں جنگ و خونریزی، مَرْء کے معنی ہیں جھگڑا لویا کڑوی طبیعت کا آدمی۔ مَرْء شیطاں کا نام بھی ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴۲۰/۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

محبوبانِ خدا کے ناموں پر نام رکھنا مستحب ہے

فی زمانہ یہ رواج بھی زور پکڑ چکا ہے کہ اپنے بچوں کا نام رکھنے کے لئے ناولوں، ٹی وی ڈراموں اور فلموں کے اداکاروں کے نام بھی چُن لئے جاتے ہیں، حالانکہ مستحب یہ ہے کہ اللہ والوں کے نام پر نام رکھا جائے، چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: حدیث سے ثابت کہ محبوبانِ خدا ائمیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے طیبہ پر نام رکھنا مستحب ہے جبکہ ان کے مخصوصات سے نہ ہو۔^۱ (فتاویٰ رضویہ، ۶۸۵/۲۴) بہار شریعت میں ہے: ائمیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگانِ دین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ ان کی بَرَکتِ بچہ کے شامل حال ہو۔ (بہار شریعت، ۳۵۶/۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

نواسوں کا نام حسن اور حسین رکھا

حدیث میں ہے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ! تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ مولیٰ علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) نے عرض کی: خزب۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ حَسَن ہے۔ پھر سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر تشریف لے گئے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ! تم نے اس کا کیا نام رکھا؟ مولیٰ علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) نے عرض کی: خزب۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ حُسَین ہے، پھر امام محسن کی ولادت پر وہی فرمایا مولیٰ علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) نے وہی عرض کی۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ مُحسِن ہے پھر فرمایا: میں نے اپنے بیٹوں کے نام داؤد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے بیٹوں پر رکھے۔ (مسند امام احمد بن حنبل، مسند علی ابن ابی

طالب، ۱/۲۱۱، ۲۱۲، حدیث: ۲۷۶۹ واسد الغابۃ، ۵/۷۷، رقم: ۴۶۸۸)

شَبْر شَبِير مُشْبِر حَسَن حُسَيْن مُحْسِن ان سے ہم وزن وہم معنی ہیں، اس سے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو تنبیہ ہوئی کہ اولاد کے نام اختیار کے ناموں پر رکھنے چاہئیں لہذا ان کے بعد اپنے صاحبزادوں کے نام ابو بکر، عمر، عثمان، عباس وغیرہ رکھے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

اپنے شہزادے کا نام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر رکھا

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ شہنشاہ مدینہ، قرار قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات میرے ہاں بیٹا ہوا ہے، میں نے اپنے باپ (یعنی خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام) کے نام پر اس کا نام ابراہیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رکھا ہے۔

(مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمۃ ﷺ الصبیان - الخ ص ۱۲۶۶، حدیث: ۲۳۱۰)

جبکہ حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں بچے کی ولادت ہوئی، میں اسے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا نام ابراہیم رکھا، اسے کھجور چبا کر گھٹی دی، اس کے لیے بڑکت کی دعا کی اور میرے حوالے کر دیا۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔

(بخاری، کتاب العقیقہ، باب تسمیۃ المولود غداۃ یولد لمن لم یعق وتحنیکہ،

۵۴۶/۳ حدیث: ۵۴۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خلاصہ کتاب

بچے کا اچھا نام رکھنا چاہئے ❀ میدانِ محشر میں دنیا میں رکھے گئے نام

سے پکارا جائے گا ❀ ساتویں دن نام رکھنا بہتر ہے پہلے بھی رکھا جاسکتا ہے ❀ نام

رکھنا والد کی ذمہ داری ہے ﴿بچے کا نام منتخب کرتے وقت شرعی احکام کو پیش نظر رکھنا چاہئے﴾ نام رکھنے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لینی چاہئیں ﴿کچھ نام ایسے ہیں جن کا رکھنا افضل، کچھ کا رکھنا جائز، کچھ نام نامناسب اور کچھ ناجائز ہیں﴾ اگر کسی مدنی مٹے کا نام ”عبد“ سے شروع کرنا ہو تو سب سے افضل نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں ﴿محمد نام بڑا پیارا ہے یہ نام رکھنے کے بڑے فوائد و ثمرات ہیں﴾ محمد بخش، احمد بخش، غلام نبی وغیرہ نام رکھنا جائز ہے ﴿محمد نبی، احمد نبی، نبی الزمان، محمد رسول، احمد رسول، محمد رسول نام رکھنا جائز نہیں﴾ معیذ الدین کے معنی ہیں ”دین کو پناہ دینے والا“ اور اپنا نام ایسا رکھنا سخت عظیم تزکیہ نفس و خود ستائی ہے اور وہ حرام ہے (فتاویٰ رضویہ، ۶۷۱/۲۴) ﴿طہ، یس نام بھی ندرکھے جائیں﴾ غفور الدین (نام) بھی سخت قبیح و شنیع ہے ﴿ناموں کی ایک قسم کفار سے مختص ہے جیسے جبر جس، بطرس اور یوحنا وغیرہ اس نوع (یعنی قسم) کے نام مسلمانوں کے لئے رکھنے جائز نہیں﴾ ﴿بڑے نام کو بدل دینا چاہئے﴾ اپنے گھر، محلے، دکان اور فیکٹری وغیرہ کا نام بھی اچھا رکھنا چاہئے ﴿ایسے نام نہیں رکھنے چاہئیں جن میں خود ستائی بہت نمایاں ہوتی ہو﴾ نیکوں کے نام پر نام رکھنا باعث برکت ہے ﴿حتی المقدور بزرگان دین سے نام رکھوانا چاہئے﴾ لوگوں کے بڑے نام رکھنا جائز نہیں ہے ﴿کنیت رکھنا سنت ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْکَیْبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بچوں اور بچیوں کے لئے 538 پیارے پیارے نام
بچوں کے لئے 391 پیارے پیارے نام

”عبداللہ“ کی اضافت کے ساتھ 59 رحمت بھرے نام

عَبْدُ اللَّهِ	(اللہ کا بندہ)
عَبْدُ الرَّحْمَنِ	(”بہت مہربان“ کا بندہ)
عَبْدُ الْوَاحِدِ	(واحد و یکتا کا بندہ)
عَبْدُ الْبَارِئِ	(بنانے والے کا بندہ)
عَبْدُ الْبَاسِطِ	(سما دہنے والے کا بندہ)
عَبْدُ الْبَاقِیِ	(ہمیشہ رہنے والے کا بندہ)
عَبْدُ الْبَصِیْرِ	(دیکھنے والے کا بندہ)
عَبْدُ التَّوَّابِ	(توبہ قبول کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُ الْجَبَّارِ	(عظمت والے کا بندہ)
عَبْدُ الْجَلِیلِ	(بزرگی والے کا بندہ)
عَبْدُ الْحَسِیبِ	(کافی ہونے والے کا بندہ)
عَبْدُ الْحَفِیْظِ	(حفاظت کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُ الْحَقِّ	(خدائی کے لائق کا بندہ)
عَبْدُ الْحَکَمِ	(فیصلہ دینے والے کا بندہ)

عَبْدُ الْحَكِيمِ	(حکمت والے کا بندہ)
عَبْدُ الْحَلِيمِ	(جَلَم یعنی ضبطِ تحمل والے کا بندہ)
عَبْدُ الْحَمِيدِ	(خوبیوں والے کا بندہ)
عَبْدُ الْحَيِّ	(ہمیشہ زندہ رہنے والے کا بندہ)
عَبْدُ الْخَالِقِ	(پیدا کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُ الرَّافِعِ	(بلند کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُ الرَّحِيمِ	(”رحمت والے“ کا بندہ)
عَبْدُ الرَّزَّاقِ	(برزق دینے والے کا بندہ)
عَبْدُ الرَّشِيدِ	(سیدھی تدبیر والے کا بندہ)
عَبْدُ الرَّءُوفِ	(نہایت مہربان کا بندہ)
عَبْدُ السَّلَامِ	(سلامتی دینے والے کا بندہ)
عَبْدُ السَّمِيعِ	(سننے والے کا بندہ)
عَبْدُ الشُّكُورِ	(قدر فرمانے والے کا بندہ)
عَبْدُ الصَّبُورِ	(نمرد و بار یعنی باوجود قدرتِ کاملہ کے گناہوں پر جلدی سزا نہ دینے والے کا بندہ)
عَبْدُ الصَّمَدِ	(بے نیاز کا بندہ)
عَبْدُ الْعَزِيزِ	(عزت والے کا بندہ)
عَبْدُ الْعَظِيمِ	(عظمت والے کا بندہ)
عَبْدُ الْعَلِيمِ	(علم والے کا بندہ)
عَبْدُ الْغَفَّارِ	(بہت بخشنے والے کا بندہ)

عَبْدُ الْغُفُور	(بخشنے والے کا بندہ)
عَبْدُ الْغَنِيِّ	(ہر چیز سے بے پروا کا بندہ)
عَبْدُ الْفَتْاح	(بہترین فیصلہ کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُ الْقَادِر	(قدرت والے کا بندہ)
عَبْدُ الْقُدُّوس	(ہر عیب سے پاک کا بندہ)
عَبْدُ الْقَوِي	(قوت دینے والے کا بندہ)
عَبْدُ الْكَبِير	(سب سے بڑے کا بندہ)
عَبْدُ الْكَرِيم	(بہت کرم فرمانے والے کا بندہ)
عَبْدُ اللَّطِيف	(لطف و کرم کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُ الْمَاجِد	(یو رگی والے کا بندہ)
عَبْدُ الْمُتَمِين	(قوت والے کا بندہ)
عَبْدُ الْمُجِيب	(دعا میں قبول کرنے والے کا بندہ)
عَبْدُ الْمَجِيد	(عزت والے کا بندہ)
عَبْدُ الْمَلِك	(بادشاہ کا بندہ)
عَبْدُ الْمُؤْمِن	(اُمن دینے والے کا بندہ)
عَبْدُ النَّافِع	(نفع دینے والے کا بندہ)
عَبْدُ النُّور	(نور والے کا بندہ)
عَبْدُ الْوَاجِد	(قدرت والے کا بندہ)

عَبْدُ الْوَاحِد (ذاتِ وحدانیت کا بندہ)

عَبْدُ الْوَارِثِ	(وارث (یعنی ہمیشہ باقی رہنے والے) کا بندہ)
عَبْدُ الْوَاسِعِ	(وسعت دینے والے کا بندہ)
عَبْدُ الْوَدُودِ	(بہت دوست رکھنے والے کا بندہ)
عَبْدُ الْوَكِيلِ	(کارساز (یعنی کام بنانے والے) کا بندہ)
عَبْدُ الْوَلِيِّ	(حمایتی کا بندہ)
عَبْدُ الْوَهَّابِ	(بہت دینے والے کا بندہ)
عَبْدُ الْهَادِي	(ہدایت دینے والے کا بندہ)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

سِرِّ کَرَامِ مَدِينِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا نَامِ اَقْدَسِ

عَرُوض: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام اقدس کیا ہے؟

ارشاد: حضور کے علم ذات (ذاتی نام) دو ہیں: کتب سابقہ میں احمد ہے اور قرآن کریم میں محمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے اسماء صفات (یعنی صفاتی نام) بے گنتی ہیں۔ علامہ احمد خطیب قسطلانی (علیہ رحمۃ اللہ الغنی) نے پانچ سو جمع فرمائے، المواہب اللدنیہ، الفصل الاول فی ذکر اسماء الشریفۃ..... الخ، ۱/۳۶۶ ملخصاً) سیرت شامی میں تین سو اور اضافہ کئے اور میں نے چھ سو اور ملائے۔ کل چودہ سو ہوئے اور حضور کے اسماء ہر طبقے میں مختلف ہیں اور ہر جنس میں جدا گانہ ہیں، دریا میں اور نام ہیں پہاڑوں میں اور۔

عَرُوض: یہ کثرت اسماء کثرت صفات پر دلالت کرتی ہے؟

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۹۲)

شاہِ خیر الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے 119 برکت والے نام

اَحْسَن	(وہ ذات جس میں اچھی صفات جمع ہوں)
اَحْسَم	(زیادہ وقار و اطمینان والا)
اَزْهَر	(سفید رنگت والا)
اَعْظَم	(بڑتر)
اَكْرَم	(بہت مہربان، بہت نئی)
اَمَان	(پناہ، حفاظت)
اَمْجَد	(بزرگی اور شرف والا)
اَمِين	(امانت دار)
بَذَر	(کمل چاند)
بُرْهَان	(حجت، دلیل جس میں شک شبہ نہ ہو)
بَشِير	(خوشخبری دینے والا)
جَوَاد	(نئی) ۱
حَاتِم	(فیصلہ کرنے والا)
حَامِد	(حمد کرنے والا)
حَبِيب	(پیارا)
حَسِيب	(کافی، عزت و شرف والی ہستی)
حَكِيم	(صاحبِ حکمت)
حَلِيم	(بردبار، برداشت والا)

۱۔ امان: نئی وہ جو خود کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے، جو اُدوہ جو خود نہ کھائے اور دوسروں کو کھلائے اسی لئے رب عزوجل کوئی نبی نہیں بھیجا جو اُدوہ کھائے۔ (ماہِ رمضان ۱۴۰۹ھ)

حَمَاد	(کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرنے والا)
حَنِيف	(اسلام پر ثابت قدم)
دَامِغ	(باطل کی سرکوبی کرنے والا)
رَاغِب	(مائل، خواہش مند)
رَحِيم	(رحم والا)
رَشِيد	(سیدھا، استقامت والا)
رَفِيق	(بہت زیادہ مہربانی فرمانے والا)
رَءُوف	(نرم دل)
زَاهِد	(دنیا سے بے رغبت)
زَاهِر	(چمکدار رنگت والا، روشن چہرے والا)
زَيْن	(صورت و سیرت دونوں اعتبار سے کامل و خوبصورت)
مَسَاجِد	(سجدہ کرنے والا)
مَسْخِي	(سخاوت کرنے والا)
مَسْدِيد	(درست کرنے والا)
سِرَاج	(سورج)
سَعِيد	(سعادت مند، خوش نصیب)
سُلْطَان	(بادشاہ، حجت، قوی دلیل)
سَيْف	(تلووار)

شَہِد	(گواہی دینے والا)
شَرِیف	(بلند مرتبہ)
شَفِیع	(شفاعت کرنے والا)
شَفِیق	(مہربان، ہمدرد)
شَہِیر	(شہرت والا)
صَابِر	(صبر کرنے والا)
صَادِق	(سچا)
ضِیَاء	(روشنی، چمک)
طَاهر	(پاک)
طَبِیب	(بیماروں کا علاج کرنے والا)
طَبِیب	(پاک)
ظَاهر	(واضح اور روشن)
عَابِد	(عبادت گزار)
عَادِل	(عدل کرنے والا)
عَارِف	(پہچاننے والا)
عَاقِب	(سب سے آخر میں آنے والا، جانشین)
عَزِیز	(غالب)
عَظِیم	(بزرگی اور عظمت والا)

عماد (ستون، قافلہ، مقام اور ہوا، تختوں میں لوگ جس کی طرف بھاگ کر آئیں)

غِيَاث	(کثیر بارش)
فَاتِح	(کھولنے والا، شروع کرنے والا)
فَاضِل	(کامل علم والا، کثیر فضیلت والا)
قَاسِم	(تقسیم کرنے والا)
قَمَر	(چاند)
قَوِي	(قوت والا)
كَامِل	(مکمل)
كَرِيم	(بخش)
كَفِيل	(کفالت کرنے والا)
كَوْكَب	(روشن تارا)
لَيْب	(عقل مند، دانای)
مَاجِد	(قابل احترام، معزز آدمی)
مَأمُون	(جس کے پاس امانت رکھنے پر اعتماد ہو)
مُبَارَك	(باعث برکت، نیک، سعید)
مُبَشِّر	(خوشخبری سنانے والا)
مُبِين	(روشن، ظاہر)
مَتِين	(مضبوط)
مُجَاهِد	(جہاد کرنے والا)

مُجِيب	(جواب دینے والا، حاجت روائی کرنے والا)
مَحْفُوظ	(وہ شخصیت جس کی حفاظت کی گئی)
مُحَمَّد	(جس کی تعریف کی جائے)
مَحْمُود	(تعریف کے قابل)
مُخْتَار	(پنٹا ہوا، منتخب)
مُدَبِّر	(چادر اوڑھنے والا)
مُرْتَضٰی	(برگزیدہ، یو رگی والا)
مُزَمِّل	(کبل پوش)
مُسْتَجِيب	(اطاعت کرنے والا)
مُسْتَقِيم	(سیدھے راستے پر چلنے والا)
مَسْعُود	(سعادت مند)
مَشْهُود	(گواہی دیا گیا)
مِصْبَاح	(چراغ)
مُصَدِّق	(تصدیق کرنے والا)
مُصْطَفٰی	(پنٹا ہوا)
مُطِيع	(اطاعت گزار)
مُظْفَر	(وہ ہستی جسے دشمنوں پر فتح عطا کی گئی ہو)
مُعَظَّم	(بزرگ، واجب استعظیم)
مُعَلِّم	(سکھانے والا)

مُعِين	(مددگار)
مُقْتَصِد	(درمیانی چال چلنے والا)
مُكْرَم	(عزت والا)
مُنْصِف	(انصاف کرنے والا)
مَنْصُور	(مدد یافتہ، نصرت یافتہ)
مُنِيب	(حکیم ماننے والا)
مُنِير	(روشن کرنے والا)
نَاسِك	(عبادت کرنے والا)
نَاشِر	(کسی چیز کے پیٹ لینے کے بعد اسے ظاہر کرنے والا)
نَاصِب	(دین کے احکام کو بیان کرنے والا)
نَاصِح	(نصیحت کرنے والا)
نَاصِر	(مدد کرنے والا)
نَجْم	(ستارہ)
نَجِيب	(اچھے نسب والا، پسندیدہ)
نَجِيد	(راہنما، ماہر)
نَذِير	(ڈرانے والا)
نَقِيب	(سرदार، کفالت کرنے والا)
نُور	(روشنی)

(پاغلت ہا شاہ)

وَاجِد	(عالم، غنی)
وَاسِط	(درمیانہ)
وَاسِع	(کثرت سے دینے والا)
وَاعِد	(وعدہ کرنے والا)
وَسِيم	(حسین چہرے والا، خوبصورت)
وَلِي	(اللہ کا دوست)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

25 انبیائے کرام علیہم السلام کے عَظَمَت والے نام

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ ہدٰی الطَّرِيقَةِ حضرت عَلَّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ العوی لکھتے ہیں: حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے ہمارے حضور سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم تک اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبی بھیجے، بعض کا صریح ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں۔ (بہار شریعت، ۱/۴۸)

مُحَمَّد	(جس کی بہت تعریف کی جائے)
آدَم	(مٹی سے پیدا ہونے والے)
إِبْرَاهِيم	(مہربان باپ)
إِدْرِيس	(درس دینے والا)
إِسْحَاق	(بہت مسکرانے والا)
إِسْمَاعِيل	(اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا)
یٰسَی	(نبی جہان سے والا بہادر شخص)

اٰیوب	(فرمانبردار)
دانیال	(فیصلہ الٰہی)
داؤد	(محبوب الٰہی)
ذوالکفل	(ذمہ لینے والا)
زکریّا	(اللہ کا ذکر کرنے والا)
سُلیمان	(بے عیب شخص)
شُعیب	(چھوٹی جماعت)
صالح	(نیک، باعمل)
عُزَیْر	(مددگار)
عیسیٰ	(شریعت انفس)
لُوط	(دلی محبت، چھپا ہوا)
مُوسٰی	(وہ بچہ جسے درخت اور پانی کے درمیان ڈالا گیا ہو کیونکہ قطعی زبان میں پانی کو ”نور“ اور درخت کو ”سنا“ کہتے ہیں)
نُوح	(خوف خدا سے بکثرت رونے والا)
ہارُون	(ہردلعزیز اور محبوب)
هُود	(توبہ کر کے حق کی طرف رجوع کرنے والا)
یَحییٰ	(زندگی والا)
یَعْقُوب	(تعاقب کرنے والا)
یُوسُف	(نہایت خوبصورت)

(اُنس والے، مچھلی والے)

یُونُس

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿ شَاهِ اِنَام عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے 3 شہزادوں کے مبارک نام ﴾

(تقسیم کرنے والا)

قاسم

(اللہ کا بندہ)

عبد اللہ

(مہربان باپ)

ابراہیم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿ سرکارِ مدینہ علیہ وسلم کے 5 نواسوں کے مقدس نام ﴾

(اللہ کا بندہ)

عبد اللہ

(اچھا)

حسن

(خوبصورت)

حسین

(بھلائی کرنے والا)

مُحْسِن

(بلند)

علی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿ عَمْرَہ مَبْسُورَہ (یعنی جُت کی خصوصی بشارت پانے والے دس صحابہ کرام) کے پیارے پیارے نام ﴾

... (اُن کو دعا والے (یعنی افضلیت والے))

ابوبکر

عُمَر	(زندگی)
عثمان	(کوشش کرنے والا)
علی	(بلند)
طَلْحَہ	(خالی پیٹ)
زُبَیر	(طاقور)
عبدالرحمن	(بہت مہربانی کرنے والے کا بندہ)
سَعْد	(خوش نصیب)
سَعِيد	(مبارک)
ابو عُبَیدہ	(چھوٹی کنیز والا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے 135 پاکیزہ نام

أَخْرَم	(وہ نیلہ جو کسی نصیب میں اترتا ہو)
أَزْهَر	(چمکدار و صاف رنگ والا)
أَسَد	(شیر)
أَسْعَد	(بہت کامیاب)
أَسْلَم	(زیادہ سلامتی والا)
أُسَید	(چھوٹا شیر)
	(زیادہ شرف والا)

آنس	(جس سے انس حاصل کیا جاتا ہو، اُلفت، سکون قلب)
اَنِيس	(مانوس، اُنسیت (یعنی محبت) دینے والا)
بَذَر	(چودھویں رات کا مکمل چاند)
بِلَال	(پانی، ہر وہ چیز جس سے طلق کوڑ کیا جائے)
ثَابِت	(مستقل مزاج)
ثُمَامَه	(بھری شاخوں والا ایک پودا)
ثَوْبَان	(توپہ کرنے والا)
جَابِر	(زور والا)
جُبَيْر	(زبردست)
جَعْفَر	(بہت وسیع نہر)
حَابِس	(روکنے والا)
حَاتِم	(بلند حوصلہ، بخی، فیصلہ کرنے والا)
حَاجِب	(حفاظت کرنے والا)
حَارِث	(کمانے والا)
حَازِم	(دور اندیش، تیز نظر والا)
حَاطِب	(درخت کاٹ کر لکڑیاں جمع کرنے والا)
حُبَاب	(محبوب، دوست)
حِبَّان	(نورانی چہرہ والا)

حُرُ	(خالص، ہر قسم کی آمیزش سے پاک، آزاد، شریف)
حَسَن	(بہت حسین و جمیل)
حَكِيم	(دانا، طبیب، ہوشیار)
حَمَاد	(بہت زیادہ تعریف کرنے والا)
حُمُرَان	(سرخ رنگ والا)
حَمَزَه	(شیر)
حُمَيْد	(بُزرگ)
حَنْظَلَه	(ایک درخت کا نام)
حَنِيف	(شرے خیر کی طرف مائل ہونے والا، سیدھا جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہ ہو)
خَالِد	(دیر پا)
خَبَاب	(تیز تیز چلنے والا)
خُبَيْب	(گہرا گڑھا)
خُفَاف	(ہوشیار و ذہین)
خَلَاد	(مکان میں طویل عرصہ اقامت اختیار کرنے والا)
ذَارِم	(جس کی ہڈی کو گوشت نے ڈھک دیا ہو)
ذَيْلَم	(معاملہ فہم اور بصیرت رکھنے والا شخص)
ذَابِل	(ڈبلا پتلا)
ذُكُوَان	(ہوشیار اور ذہین)
	(دراخت یا ت)

زارِع	(کاشت کار)
زَاهِر	(روشن)
زُبَيْر	(جاندار، طاقتور آدمی)
زِيَاد	(اضافہ، بڑھوتری، کثرت)
زَيْد	(اضافہ، بڑھوتری، کثرت)
سَارِيَه	(رات میں چلنے والا)
سَالِف	(فضل و کمال یا عمر میں بڑھا ہوا)
سَالِم	(آفت و امراض سے چھٹکارا پانے والا)
سَائِب	(کھلے دل سے سخاوت کرنے والا)
سُفِيَان	(جلدی پرواز کرنے والا)
سَلْمَان	(فرمانبردار، ہر عیب سے پاک)
سَلِيْم	(بے عیب، صحیح و سالم، صاف ستھرا، آفات سے بچا ہوا)
سِمَاک	(بلند چیز)
سَمْعَان	(مطیع و فرمانبردار)
سُمَيْر	(رات کو ساتھی سے باتیں کرنے والا، قصہ کہانی کہتا)
سِنَان	(نیزہ)
سَهْل	(نرم مزاج، آسان)
سَهْلِيل	(نرم برتاؤ کرنے والا)

شُجَاع	(بہادر)
شَدَّاد	(بہت قوت رکھنے والا بہادر شخص)
شُرَیْح	(گوشت کے پتے ٹکڑے کرنے والا، محفوظ، جس کا سبز کھول دیا گیا ہو، واضح)
شَرِیْک	(حصہ دار)
شَمْعُون	(مطیع و فرمانبردار)
شَبَّان	(سفید، ٹھنڈا، برف)
صُبَّیح	(روشن چہرے والا)
صَفْوَان	(چکنا پتھر، چکنی چٹان)
ضَمَضَم	(دلیر)
طَارِق	(روشن ستارہ)
طَفِیل	(وسیلہ)
ظَهَّیر	(مددگار)
عاصِم	(محافظ، بچانے والا)
عَاقِل	(عقل والا، ہوشیار)
عَبَّاد	(بندہ، عبادت گزار)
عَبَّاس	(وہ شیر جسے دیکھ کر دوسرے شیر بھاگ جاتے ہوں)
عَتِیق	(شریف، آزاد)
عُرْوہ	(شیر، قابل اعتماد)
عَفَّان	(بہت زیادہ پاکدامن)

غَفِيل	(وانا، ذین آدمی)
عَمَّار	(تحمل مزاج، باوقار)
عُمَيْر	(لبریز)
عَسَّان	(دل کی گہرائی)
فُضِيل	(فضیلت والا)
قَارِب	(چھوٹی کشتی)
قَتَادَه	(ایک درخت)
قُطْبَه	(سردار)
کَثِير	(بہت، وافر، زیادہ)
کَوَّكَب	(روشن ستارہ، قوم کا سردار)
کَهْمَس	(شیر)
لَا حِب	(کھلا اور واضح راستہ)
لَا حِق	(ملنے والا)
لَبِيد	(مکان میں قیام کرنے والا)
لُقْمَان	(بڑا دانا آدمی، نہایت تجربہ کار آدمی)
مَاتِع	(بہت عمدہ چیز)
مَازِن	(بارش ہر سانسے والا پادل)
مَالِک	(ملکیت رکھنے والا)

مذلاج ... (جو رات میں چلنے یا سفر کرنے کا عادی ہو)

مَرْزُوق	(خوشحال)
مَسْعُود	(خوش نصیب، کامیاب)
مُصْعَب	(برداشت کرنے والا)
مُطَرِّف	(کنارے والا)
مَظْهَر	(منظر، شکل، ظاہر ہونے کا مقام)
مُعَاذ	(پناہ کی جگہ)
مُعَاوِیَہ	(آواز کھینچنے والا)
مَعْقِل	(پناہ گاہ)
مُعَوِّذ	(پناہ کی دعا دینے والا)
مُغِیْث	(فریاد سننے والا)
مِقْدَاد	(ایک چیز کو دو حصوں میں تقسیم کرنے والا)
مِقْدَام	(بہادر، لڑائی میں سب سے آگے رہنے والا)
مَكْحُول	(جس کی آنکھوں میں سُرمہ لگا ہو)
مُنِیب	(خدا کی طرف رجوع کرنے والا)
مُنْدِر	(ڈرانے والا)
مُنْکِدِر	(جھپٹنے والا)
مِنْهَال	(انتہائی خلی)
مُونِس	(دوست، غمخوار)

(بابرک خوش نصیب)

نَاعِم	(خوش حال زندگی بسر کرنے والا)
نَافِع	(نفع دینے والا)
نَصِيب	(حصہ)
نُعْمَان	(نعمتیں پانے والا)
نُعِیم	(صاحب نعمت)
نَوْفَل	(فیاض، بخشنے والا)
وَاسِع	(وسعت دینے والا)
وَاقِد	(آگ روشن کرنے والا)
وَائِل	(پناہ میں آنے والا)
هَلَال	(پہلی تاریخ کا چاند)
يَاسِر	(آسانی و نرمی)
يَا مِين	(بابرکت)
يَسَار	(دولت مند، امیر کبیر)
يَمَان	(بَرَکت والا)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللَّهُ الْمُبِين کے 27 مبارک نام

(شیر - حضرت سیدنا محمد بن ارسلان مصری علیہ رحمۃ اللہ العوی کے والد جو

اَرَسْلَان

خود بھی بہت بڑے بزرگ تھے، مزارِ مبارک مصر میں ہے)

تَقَى	(پرہیزگار۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ علیہ کے دادا کے سگے بھائی امام العلماء مولانا تقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمن)
جَمَال	(حُسن۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ علیہ کے خلیفہ شیخ محمد جمال رَحْمَةُ اللہ علیہ جو عرب کے باشندے تھے)
جُنَید	(چھوٹا لشکر۔ مشہور ولی اللہ حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی)
جَبُون	(زندگی، حیات، وجود۔ نور الانوار اور تفسیرات احمدیہ کے مصنف جو ملاً جیون کے نام سے مشہور ہیں، اصل نام شیخ احمد بن ابی سعید رَحْمَةُ اللہ علیہ ہے)
حَاکِم	(سرदार۔ حدیث کی مشہور کتاب الْمُستَدْرَک عَلَی الصَّحِیْحِین کے مؤلف حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ جو امام حاکم کے نام سے مشہور ہیں)
حَشَمَت	(بزرگی، شان، شوکت۔ شیریشہ اہل سنت مولانا حشمت علی خان علیہ رحمۃ الرحمن)
خلیل	(سچا دوست۔ مشہور سنی عالم خلیل ملت مفتی محمد خلیل خان برکاتی علیہ رحمۃ اللہ العوی)
دِیْدَار	(جلوہ، نظارہ۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا سید محمد دیدار علی شاہ اُتواری علیہ رحمۃ اللہ العوی)
رَزِین	(باوقار، بردبار، بنجیدہ۔ جلیل القدر محدث حافظ رَزِین عَبْدِی علیہ رحمۃ اللہ العوی)
رَیْحَان	(گلاب کے علاوہ تمام پھولوں کو ریحان کہتے ہیں۔ ریحان ملت مولانا محمد ریحان علیہ رحمۃ الرحمن)

زَمِيل	(رذیف، پچھلا سوار۔ تابعی بزرگ حضرت سیدنا زَمِيل بن عباس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)
سَرَفَرَاذ	(معزز۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا سرفراز احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)
شریف	(بزرگ، عالی خاندان۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا محمد شریف کوٹلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)
شَہْبَاز	(شاہین۔ مشہور صوفی بزرگ شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ)
عَدَنَان	(حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جدِ اعلیٰ کا نام)
عِرْفَان	(شناخت، پہچان۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا عرفان احمد سیل پوری علیہ رحمۃ اللہ القوی)
عطاء	(بخشش، انعام۔ مشہور تابعی بزرگ حضرت سیدنا عطاء بن یسار علیہ رحمۃ اللہ الغفار)
عَقِيل	(دانا، ذکی۔ شام کے ایک باکرامت ولی اللہ حضرت سیدنا عقیل رحمۃ اللہ علیہ)
عِمْرَان	(حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نانا کا نام)
ظَفَر	(کامیابی۔ خلیفہ اعلیٰ حضرت مَلِک العلماء حضرت علامہ مولانا ظفر الدین قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی)
مُجَاهِد	(اللہ عز و جل کی راہ میں لڑنے والا۔ مشہور تابعی بزرگ حضرت سیدنا امام مُجَاهِد علیہ رحمۃ اللہ الواجد)

(مشہور ولی اللہ حضرت سیدنا معروف کرمی علیہ رحمۃ اللہ القوی)

نقی	(پاک، صاف، خالص۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ علیہ کے والد مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمن)
ہاشم	(روٹیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنے والا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پردادا ہاشم بن عبد مناف جن کا اصلی نام عمرو تھا)
وارث	(مددگار، حمایتی۔ مشہور صوفی بزرگ حضرت سید ناواریث شاہ رَحْمَةُ اللہ علیہ)
وہب	(عطاؤ بخشش۔ ہمارے نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نانا کا نام)
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد	

نسبتوں والے 8 متفرق نام

آصف	(حضرت سید ناسلیمان علیہ السلام کے وزیر کا نام، مجازاً اہلِ لائق وزیر)
أُحَد	(ایک عاشق رسول پہاڑ کا نام)
ایاز	(محمود بادشاہ کے ایک ذہین اور نیک غلام کا نام)
حُنین	(سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ایک غلام کا نام، مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان ایک وادی کا نام جہاں غزوہ حنین واقع ہوا)
ذُو الْفِقَار	(مہروں والی تلوار۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ عَزَّمَا اللہ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی تلوار کا نام)
رَمَضَانَ	(ہجری سال کا نوواں مہینہ، نزولِ قرآن کا مہینہ)
رَبَّان	(جنت کے ایک دروازے کا نام جس میں سے روزہ وارد اُخل ہونگے)
عَرَافَات	(مکہ پاک میں واقع ایک میدان جہاں حاجی ۹ ذوالحجہ کو وقف کرتے ہیں)

بچیوں کے لئے 150 پیارے پیارے نام

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امی جان کا مبارک نام

آمنہ	(مطمئن اور بے خوف)
------	----------------------

رسول بے مثال، بی بی آمنہ کے لالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی ماؤں (یعنی جنہوں نے سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا) کے مبارک نام

اُمّ ایمن	(برکت و قوت والی، ان کا اصل نام بَرکت تھا)
ثویبہ	(رجوع کرنے والی، ٹوٹنے والی)
حلیمہ	(بردبار، متحمل مزاج خاتون)

11 اُمہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے مقدس نام

خدیجہ	(وقت سے پہلے پیدا ہونے والی بچی)
سودہ	(سیاہ رنگت والی)
عائشہ	(خوشحال)
حفصہ	(خوبصورت)
اُمّ سلمہ	(اعتراف کرنے والی کی ماں)
اُمّ حبیبہ	(محبوب ہستی کی ماں)

مدینہ

اے پیارے عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جتنی بیبیوں نے دودھ پلایا سب اسلام لائیں۔

(السيرة النبوية، ۱/۱۲۸، فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۲۹۶)

زَيْنَب ۱	(ایک حسین خوشبودار پودا)
زَيْنَب ۲	(ایک حسین خوشبودار پودا)
مَيْمُونَه	(برکت والی)
جُوَيْرِيَه	(چھوٹی لڑکی)
صَفِيَه	(پُختی ہوئی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی 4 شہزادیوں کے مبارک نام

زَيْنَب	(ایک حسین مہک دار پودے)
رُقَيَّه	(ترقی کرنے والی)
اُمّ کُلثُوم	(بڑگوشت چیرے والی کی ماں)
فاطمہ	(آتشِ جہنم سے چھڑانے والی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی 3 مقدس کنیزوں کے نام

مارِیہ	(گوری اور چمک دمک والی)
رَبِیْحَانہ	(ایک خوشبودار پودا)
نَفِیْسَہ	(پاک و صاف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکارِ مدینہ علیہ السلام کی چار نواسیوں کے نام

اُمَامَہ	(ارادہ کرنے والی)
رُقَیَّہ	(ترقی کرنے والی)
اُمّ کلثوم	(ہڈ گوشت چہرے والی کی ماں)
زینب	(ایک حسین مہک دار پودا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

59 صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے نام

آسیہ	(ستون)
اُتْبِلَہ	(شرف اور بزرگی والی)
اَزْوَی	(حسین و جمیل)
اَسْمَاء	(نشانی، علامت)
اُمَیْمَہ	(پتھر)
اُمَیْہ	(چھوٹی سی کینیز)
اَنَیْسَہ	(رہنمائی کرنے والی، مہربانی کرنے والی)
اَیْمَن	(سیدھی، دہائی)
بَرْئِرَہ	(ایک درخت کا پھل)
بُسْرَہ	(کونپل)
بَشِیْرَہ	(خوشخبری دینے والی)

بُھَّیَّہ	(جمال)
جَمِیلَہ	(حسین، خوبصورت)
حَبِیبَہ	(پیاری)
حَرْمَلَہ	(چھوٹی پوشاک)
حَسَنَہ	(نعمت)
حَکِیمَہ	(عقلندہ خاتون)
حَمَنَہ	(طائف کے انگوروں کی ایک قسم جو سیاہ سرخی مائل ہوتے ہیں)
خَالِدَہ	(دیر تک رہنے والی)
خَوَلَہ	(ہر فی، خوبصورت)
خَیْرَہ	(اعلیٰ اور ممتاز خاتون)
ذَقْرَہ	(کثیر نباتات والا خوشنما باغ)
رَبَّاب	(سفید بادل)
رُزَیْنَہ	(عقلندہ اور پارسا خاتون)
رُفَیْدَہ	(مددگار خاتون، عطیہ)
رُقَیْقَہ	(نرم دل)
رَمَلَہ	(زمین کا بلند حصہ)
رُمِیْثَہ	(زرخیز زمین)
رُمِیْصَاء	(ایک ستارے کا نام)
رُزَیْنَہ	(سُورَہ)

سَائِرَہ	(سیر کرنے والی)
سُبَّعَہ	(سات)
سَرَّاء	(خوش حالی، عمدہ زمین)
سُعْدَی	(مبارک، خوش بختی)
سُعَیْدَہ	(خوش بخت خاتون)
سُکَّیْنَہ	(وقار، ہلکانیت، سکون)
سَلْمَی	(آفات وغیرہ سے محفوظ، نجات پانے والی)
سُمَّیَّہ	(علامت)
سُنْبُل	(ایک قسم کی خوشبودار گھاس)
سِیْمَا	(نشان والی، علامت والی)
شِفَاء	(تندرستی، صحت)
عَاتِکَہ	(بہت خوشبو ملنے والی)
عَفْرَاء	(کم رفتار)
عَقِیلَہ	(عقل والی، سمجھدار)
عَطِیَہ	(انعام دی ہوئی چیز)
فَارِعَہ	(لپے بالوں والی)
قِرْصَافَہ	(تیز رفتار چیز، گھومنے والے چیز)
فُرَیْعَہ	(طویل قد والی، لپے بالوں والی، پہاڑ کا بلند حصہ)
قُرُوفُ الْعِیْنِ	(آنکھوں کی تختی)

کَبِشَہ	(حفاظت کا کام انجام دینے والی)
کَرِیمَہ	(معزز خاتون)
لُبَابَہ	(ہر چیز کا خالص اور بہترین حصہ)
لُبْنٰی	(خوشبودار، خوبصورت خاتون)
مُطِیعَہ	(فرمانبردار خاتون)
مُعَاذَہ	(پناہ گاہ)
مُلَکِیَہ	(ملکہ)
نَسِیَہ	(حسب و نسب میں مشہور شریف خاتون)
هَجِیمَہ	(مشکیزے کا دودھ جو ابھی پورا نہ جما ہو، موتی)
یُسَیْرَہ	(آسان، سیدھی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

49 دیگر بزرگ خواتین کے نام

اَنِیقَہ	(خوش آئند، خوب۔ ایک قول کے مطابق حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ محترمہ حضرت اُمّ سلیم انصاریہ کا نام مبارکہ)
بَرَدَہ	(کنیز، باندی، ایک تابعی بزرگ حضرت سیدنا جعفر بن برقان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ کا نام)
بَلْقِیس	(ملکہ سبا کا نام، اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کی زوجین)

تَحِيَّه	(سلام، سلامی، تحیہ بنت سلمان، عالمہ خاتون جنہیں لاکھ سے زائد احادیث یاد تھیں)
جَبَلَه	(قوم کی سردار، عالمہ، ثابت قدم، ایک تابعی بزرگ حضرت سیدنا خُضْغ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیٹی کا نام)
حَنِيفَه	(مذہبی عقیدے کی پختہ، دین میں سچی۔ ”بی بی حنیفہ“ نویں صدی ہجری کی شہرہ آفاق، عالمہ، محدثہ، جن کو امام جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ اللہ العوی نے اپنے شیوخ میں شمار کیا ہے)
حَمَّادَه	(حمد کرنے والی، شکر کرنے والی، حضرت سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیٹی کا نام)
حَوَّاء	(زندگی، حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ کا نام)
رَابِعَه	(چوتھی، شفقت کرنے والی، رضائے الہی پر راضی رہنے والی۔ ایک مشہور ولیہ خاتون حضرت سیدنا رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا)
رَئِيسَه	(دولت مند۔ راویہ حدیث جن سے حضرت سیدنا سعد بن علی زنجانی شافعی علیہ رحمۃ اللہ العوی روایت کرتے ہیں)
زُبْدَه	(کسی چیز کا بہترین حصہ، برگزیدہ، مشہور بزرگ حضرت سیدنا ہشامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بہن کا نام)
زَجَلَه	(لوگوں کی آواز، زجر، زجلہ بنت منظور حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آزاد کردہ کنیز کا نام)

رَبِيبَت (خوبصورتی، جلاوت۔ راویہ حدیث حضرت سیدتنا زینت بنت ابی

طَلِیق (رحمة اللہ تعالیٰ علیہا)	
(سردار، شریف، معزز، حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام)	سَارَہ
(رات میں چلنے والی، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلی تھیں)	سَارِیہ
(بیری کا درخت، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو کا نام)	سِدرَہ
(ناؤ، کشتی، راویہ حدیث حضرت سفیہ بنت شیبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا)	سَفِیْنہ
(سکون، اطمینان، حضرت سیدتنا سُلَیْمَہ بنت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا)	سُکِیْنہ
(سکون، اطمینان، مشہور صندوق ”تابوتِ سکینہ“ کا نام جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے، اس صندوق میں مقدس تبرکات موجود تھے اور اس کے طفیل بنی اسرائیل کو فتوحات حاصل ہوتی تھیں)	سَکِیْنہ
(روشن، بلند رتبہ، خوبصورت۔ حضرت سیدتنا اُمّ خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انہیں ایک حملہ پر لے کر عطا فرمایا تھا)	سَمِیَہ
(روشن دان۔ ایک تابعیہ خاتون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا جو حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ پر اسلام لائیں)	شَمْسَہ
(سردار، سانولی، صحابی رسول حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کا نام)	سُوَیْدَہ
(گھنے بکھرے ہوئے بال، ایک بزرگ خاتون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا نام)	شَعْوَانہ
(چھوٹی۔ امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کا نام)	صُغْرٰی
(حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام کی بیٹی اور حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام	صَفْوَرہ

کی زوجہ کا نام)	
(خوشہ آغور میں نمایاں اور ابھرا ہوا دانہ، ایک عابدہ خاتون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا نام)	طافیہ
(عمہ، پاک۔ حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ محترمہ کا نام طیبہ بنت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا)	طیبہ
(شریف عورت، خوشبودار، قبیلہ بنی سلیم سے تعلق رکھنے والی تین پاکیزہ بیبیوں کے نام جنہوں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بچپن میں دودھ پلانے کی سعادت حاصل کی تھی)	عائکہ
(مہربانی کرنے والی۔ حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بہن جو کہ نہایت صابرہ، زاہدہ، اور عبادت گزار خاتون تھیں)	عاطفہ
(ہر چیز کا بلند حصہ، حضرت سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی کا نام)	عالیہ
(بندی، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی کا نام)	عبدہ
(تیز و سخت، ہلکی پھلکی، بصرہ کی ایک عبادت گزار خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام)	عجڑہ
(محبوب، قریبی رشتہ دار، دوست۔ راویہ حدیث حضرت سیدتنا عزیزہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا)	عزیزہ
(ارادہ کرنے والی، حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کا نام)	عُزَیْہ (عُزَیْہ)
(بلند، بزرگ۔ راویہ حدیث حضرت سیدتنا عالیہ بنت ابی قحطابہ)	عالیہ
(نیزا، حضرت سیدنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی کا نام)	

فَسِيلُهُ	(کججور کی قلم، حضرت سیدنا وإِثْلَہٗ بن اَسْعَدُ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کا نام)
قُرْبَیْہ	(قرابت والی، خوشنودی حاصل کرنے والی، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی کا نام)
مَاجِدَہ	(قابل تعظیم، بچی، بہت عمدہ، قبیلہ قریش سے تعلق رکھنے والی ایک عبادت گزار خاتون)
مَرْجَانِہ	(مونگا، موتی، ایک سبزی کا نام، حضرت سیدنا عَلْتَمَہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ کا نام، تابعیہ ہیں)
مَرْیَم	(عبادت گزار خاتون، حضرت سیدنا عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ محترمہ کا نام)
مُنِیْبَہ	(توبہ کرنے والی، فرمانبردار خاتون، بصرہ کی ایک عبادت گزار خاتون کا نام)
مُنِیْفَہ	(حسین و خوش قامت عورت، منیفہ بنت ابی طارق، بحرین کی ایک عبادت گزار خاتون کا نام)
مُنِیَہ	(تمتع، خواہش، صحابی رسول حضرت سیدنا اَبُو ہُرَیْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی کا نام)
مَوَافِقَہ	(مناسبت والی، ملی ہوئی، ایک عبادت گزار خاتون کا نام)
نُذْبَہ	(فصحی کلام کرنے والی، صحابی رسول حضرت سیدنا خُفَاف بن نُدْبَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام)
وَجِیْہ	(خوبصورت)۔ ام المؤمنین حضرت سیدتنا اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ کنیز کا نام)

رضا اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام)	
(نہایت گرم دو پہر کا وقت۔ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کا نام)	ہاجرہ
(چٹیلی کا پھول۔ ایک بزرگ اور راویہ حدیث حضرت سیدتنا اُمّ عبداللہ یاسمین بنت سالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا نام)	یاسمین

تقریباً 16 متفرق زنانہ نام

(ایک قول کے مطابق جنت کا نام)	إِرم
(بہت دور۔ ملک شام میں حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی بنائی ہوئی مسجد بیت المقدس کا نام)	أَقْصَى
(سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب)	بَتُول
(جنت کی ایک نہر کا نام)	تَسْنِيم
(مکہ مکرمہ کی پہاڑیوں میں موجود غار کا نام)	حِرَا
(مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دونوں کو حرمین کہتے ہیں)	حَرَمَین
(گھر کی چار دیواری، خانہ کعبہ کی بیرونی دیوار، مکان، گھر)	حَریم
(سرخ رنگ کی۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب)	حُمَیرَا
(روشن اور سفید چہرے والی۔ بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب)	زَهْرَاء
(ایک مشہور درخت کا نام جسکا ذکر قرآن پاک میں ہے)	زَيْتُون
(شیراز کے مضافات میں وہ مقام جہاں شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ہے)	سَعْدِیَہ

(نہایت چمکیں حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ، حضرت سیدتنا عمریم رضی اللہ

تعالیٰ عنہما کا لقب)	
(پاک۔ ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب)	طاہِرہ
(خوش خبری۔ ایک قول کے مطابق جنت کا نام، دوسرے قول کے مطابق جنت میں ایک درخت کا نام)	طُوبی
(کنواری، حضرت سیدتنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب)	عَدْرَا
(بہشت کی ایک نہر، جنت کا حوض، قرآن پاک کی ایک سورت کا نام)	کَوْثَر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کنیتیں

مَدَنی آقا احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم	أَبُو الْقَاسِمِ، أَبُو إِبْرَاهِيمَ
حضرت سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم	أَبُو الْبَشَرِ، أَبُو مُحَمَّد
حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ وسلم	أَبُو الْأَصْحَابِ
حضرت سیدنا داؤد علیہ وسلم	أَبُو سُلَيْمَانَ
حضرت سیدنا اسحاق علیہ وسلم	أَبُو يَعْقُوبَ
حضرت سیدنا یعقوب علیہ وسلم	أَبُو يُوسُفَ
حضرت سیدنا یحییٰ علیہ وسلم	أَبُو الْعَبَّاسِ

71 صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی کنیتیں

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	أَبُو بَكْرٍ
-----------------------------	--------------

أَبُو حُفْصٍ	حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَبُو عَمْرٍو	حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
أَبُو الْحَسَنِ، أَبُو تَرْكَابٍ	حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم
أَبُو مُحَمَّدٍ	حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ	حضرت سیدنا زبیر بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ
أَبُو مُحَمَّدٍ	حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ
أَبُو إِسْحَاقَ	حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
أَبُو الْأَعْوَرِ	حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
أَبُو عُبَيْدَةَ	حضرت سیدنا عامر بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ
أَبُو مُحَمَّدٍ، أَبُو زَيْدٍ، أَبُو يَزِيدَ، أَبُو خَارِجَةَ	حضرت سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
أَبُو سَلْمَى	حضرت سیدنا اسلم راغی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
أَبُو يَحْيَى، أَبُو عَمْسَى، أَبُو عَتِيكَ، أَبُو حُضَيْرٍ، أَبُو عَمْرٍو	حضرت سیدنا أسید بن خفیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
أَبُو حَمْرَةَ	حضرت سیدنا اس بن ناکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید نائمہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو عَمْرٍو، أَبُو عَمَّارَةَ
حضرت سید ناجار بن عبد اللہ بن ترام رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
حضرت سید ناعباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو الْفَضْلِ
حضرت سید ناعبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما	أَبُو بَكْرٍ، أَبُو خُبَيْبٍ
حضرت سید ناعثمان بن حذیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو عَمْرٍو، أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
حضرت سید ناعبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما	أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
حضرت سید نازم بن ابوزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
حضرت سید ناعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو مُحَمَّدٍ
حضرت سید ناعجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو مَارِيَةَ
حضرت سید ناجابر بن سحر قرظی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَبُو خَالِدٍ
حضرت سید ناجابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَبُو مُحَمَّدٍ
حضرت سید ناعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو الْمَسَّكِينِ
حضرت سید ناعلم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو خَالِدٍ
حضرت سید ناسراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو سُفْيَانَ
حضرت سید ناسرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو سُلَيْمَانَ

حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو سُلَيْمَانَ
حضرت سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو أَحِيحَہ
حضرت سیدنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما	أَبُو هَاشِم
حضرت سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو الْعَبَّاسِ أَوْ عَبْدُ اللَّهِ أَوْ مُحَمَّد
حضرت سیدنا مقبل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو عَلِيٍّ أَوْ عَبْدُ اللَّهِ أَوْ يَسَار
حضرت سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو اسود
حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
حضرت سیدنا عبد الرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
حضرت سیدنا تمیم ذاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو رُقَيْعَة
حضرت سیدنا عمر مہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو عُثْمَانَ
حضرت سیدنا عثمان (والد صدیق اکبر) رضی اللہ تعالیٰ عنہما	أَبُو حَقَافَة
حضرت سیدنا نافع بن خاریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو بَكْرَة
حضرت سیدنا اسلم یا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو رَافِع
حضرت سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو سَعِيدٍ (خُدَی)
حضرت سیدنا صخر بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو سُفْیَانَ
حضرت سیدنا زید بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو طَلْحَة (انصاری)

حضرت سیدنا حارث بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو قَتَاذَةَ
حضرت سیدنا عبد الرحمن بن سخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو هُرَيْرَةَ
حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو حَمْزَةَ
حضرت سیدنا عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو بَسْرَةَ
حضرت سیدنا صدیق بن نجید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو أَمَامَةَ (باہلی)
حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو نَجِيدٍ
حضرت سیدنا خالد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو أَيُّوبَ (انصاری)
حضرت سیدنا عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو مُوسَى (اشعری)
حضرت سیدنا عویمر بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو دُرْدَاءَ
حضرت سیدنا عمر بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو نَجِيحٍ
حضرت سیدنا نضر بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو نَجِيحٍ
حضرت سیدنا نافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
حضرت سیدنا نافع بن صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو مُسْلِمٍ
حضرت سیدنا نافع بن خنیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو قُرْصَانَةَ
حضرت سیدنا ناسح بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو الْوَكِيدِ
حضرت سیدنا ناسح بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو خَالِدٍ

حضرت سیدنا ہبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو الْمُؤَذَّرِ، أَبُو الطُّفَيْلِ
حضرت سیدنا یزید بن ناسب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو ثَعْلَبَةَ
حضرت سیدنا نجباب بن آرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
حضرت سیدنا یحییٰ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو مَعْبِدَةَ، أَبُو الْأَسْوَدِ
حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما	أَبُو مُحَمَّدٍ
حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما	أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
حضرت سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو يَزِيدَ
حضرت سیدنا یحییٰ بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو ذَرٍّ (غِفَارِي)
حضرت سیدنا معاویہ بن جبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

13 صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی کنیتیں

ام المؤمنین حضرت سیدنا حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا	أُمُّ هِنْدَ
ام المؤمنین حضرت سیدنا زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا	أُمُّ الْأَسْوَدِ
ام المؤمنین حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ
ام المؤمنین حضرت سیدنا زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا	أُمُّ الْحَكَمِ
ام المؤمنین حضرت سیدنا ربابہ بنت امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	أُمُّ الْمَسَارِكِينَ

ام المؤمنین حضرت سیدتنا رملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	اُمّ حَبِیبَہ
حضرت سیدتنا ہند بنت ابی امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	اُمّ سَلَمَہ
حضرت سیدتنا حمّٰنہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا	اُمّ حَبِیبَہ
حضرت سیدتنا خیرہ بنت ابی حدّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	اُمّ الدرداء
حضرت سیدتنا فاطمہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا	اُمّ الفضل
حضرت سیدتنا فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا	اُمّ جویمل
حضرت سیدتنا فاطمہ بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا	اُمّ ہانی
حضرت سیدتنا انسیہ بنت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہا	اُمّ عمارۃ

دیگر 65 بزرگانِ دین کی کنیتیں

حضرت سیدنا امام زین العابدین (علی بن سین) رضی اللہ تعالیٰ عنہما	ابو محمد، ابو الحسن، ابو القاسم، ابو بکر
حضرت سیدنا امام محمد باقر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ابو جعفر
حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ابو عبد اللہ، ابو اسماعیل
حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ابو الحسن، ابو ابراہیم
حضرت سیدنا امام علی رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ابو الحسن، ابو محمد
حضرت سیدنا شیخ معروف گرجی علیہ رحمۃ اللہ العلی	ابو محفوظ

ابو الحسن	حضرت سید ناصر الدین (برزی سقنی) علیہ رحمۃ اللہ العوی
ابو القاسم	حضرت سید ناجید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی
ابو بکر	حضرت سید ناجعفر (ابوبکر شلی) علیہ رحمۃ اللہ العوی
ابو محمد	حضور غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی
ابو البرکات	حضرت سید نا آل محمد مازہروی علیہ رحمۃ اللہ العوی
ابو اسحاق	حضرت سید نا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم
ابو عبد اللہ	حضرت سید نا امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ رحمۃ اللہ الہادی
ابو الحسن	حضرت سید نا امام مسلم بن حجاج علیہ رحمۃ اللہ الرزاق
ابو عیسیٰ	حضرت سید نا امام محمد بن عیسیٰ ترمذی علیہ رحمۃ اللہ العوی
ابو عبد اللہ	حضرت سید نا امام محمد بن یزید ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ابو داؤد	حضرت سید نا امام سلیمان بن اشعث بخاری علیہ رحمۃ اللہ الغنی
ابو عبد الرحمن	حضرت سید نا امام احمد بن حنبل علیہ رحمۃ اللہ العوی
ابو الفضل	حضرت سید نا امام قاضی عیاض مالکی علیہ رحمۃ اللہ العوی
ابو کریم	حضرت سید نا امام یحییٰ بن خرف ووی علیہ رحمۃ اللہ العوی
ابو حنیفہ	حضرت سید نا نعمان بن ثابت امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم
ابو عبد اللہ	حضرت سید نا امام محمد بن ابو یوسف شافعی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

ابو عبد اللہ	حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ابو عبد اللہ	حضرت سیدنا مالک بن انس (امام مالک) علیہ رحمۃ اللہ الواحد
ابو یوسف	حضرت سیدنا امام یعقوب بن ابراہیم علیہ رحمۃ اللہ الکریم
ابو عبد اللہ	حضرت سیدنا امام محمد علیہ رحمۃ اللہ الصمد
ابو جعفر	حضرت سیدنا امام احمد بن محمد طحاوی علیہ رحمۃ اللہ القوی
ابو العالیہ	حضرت سیدنا توفیق بن شمران علیہ رحمۃ اللہ العنان
ابو عمران	حضرت سیدنا ابراہیم فضلی علیہ رحمۃ اللہ القوی
ابو محمد	حضرت سیدنا امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاحد
ابو عمرو	حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عمرو (امام ذہبی) علیہ رحمۃ اللہ القوی
ابو مسلم (خولانی)	حضرت سیدنا عبد اللہ بن قسب علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
ابو قلابہ	حضرت سیدنا عبد الملک رقاشی علیہ رحمۃ اللہ الکافی
ابو بکر (جصاص)	حضرت سیدنا احمد بن علی رازی علیہ رحمۃ اللہ الغنی
ابو بکر	حضرت سیدنا احمد بن حنبل (امام بیہقی) علیہ رحمۃ اللہ القوی
ابو سعید	حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی
ابو بکر	حضرت سیدنا احمد بن علی (خطیب بغدادی) علیہ رحمۃ اللہ الہادی
ابو سلیمان	حضرت سیدنا داؤد بن سہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی

ابو الحسن	حضرت سیدنا علی بن عمر (امام دارقطنی) عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَنِی
ابوبکر	حضرت سیدنا محمد بن مسلم (امام زہری) عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی
ابو عمر	حضرت سیدنا سالم بن عبد اللہ بن عمر عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَکْبَر
ابو عبد اللہ	حضرت سیدنا سفیان بن سعید ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی
ابو محمد	حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ
ابو الخیر	حضرت سیدنا محمد بن محمد (امام بخاری) عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَنِی
ابو عبد اللہ	حضرت سیدنا عروہ بن زبیر بن عؤام عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ السَّلَام
ابو حفص	حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْجَدِید
ابو عبد الرحمن	حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَکْبَر
ابو علی	حضرت سیدنا فضیل بن عیاض عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الرَّزَاق
ابو الحسن	حضرت سیدنا احمد بن محمد (امام قدوری) عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی
ابو القاسم	حضرت سیدنا محمد بن علی (محمد بن حنفیہ) رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ
ابو الحسن	حضرت سیدنا عبد اللہ بن حسین (امام زرقی) عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَنِی
ابوبکر	حضرت سیدنا امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْمُحِیْ
ابو عبد اللہ	حضرت سیدنا زائب بن مہدی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ
ابو زکریا	حضرت سیدنا یحییٰ بن یحییٰ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْغَنِی

قطب زمانہ علامہ سید محمد بن سلیمان جزولی علیہ رحمۃ اللہ القوی	ابو عبد اللہ
اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	ابو محمد
امام الحدیث حضرت مولانا سید محمد ویدار علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ابو محمد
محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی	ابو الفضل
فیہ اعظم حضرت مولانا محمد شریف کوٹلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی	ابو یوسف
سلطان الودعین حضرت مولانا محمد بشیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر	ابو النور
استاذ العلماء حضرت مولانا سید احمد علیہ رحمۃ اللہ الصمد	ابو البرکات
شارح قصیدہ بردہ حضرت مولانا سید محمد احمد قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی	ابو الحسنات
امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطاری قادری دامت برکاتہم علیہ	ابو ہلال
شمیرادہ امیر اہل سنت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم علیہ	ابو اُسَید
شمیرادہ امیر اہل سنت حاجی ہلال رضا عطاری دامت برکاتہم علیہ	ابو ہلال

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

18 صحابہ کرام عَلَیْہُمُ الرِّضْوَان کے القابات

حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	صَدِیقِ (ہمیشہ تصدیق کرنے والا)
حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	فَارُوقِ (باطل سے حق کو ممتاز کرنے والا)
حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ذُو النُّوَرِ (دونوں روں والا)

حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَسَدُ اللَّهِ (اللہ کا شیر)
حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سَيْفُ اللَّهِ (اللہ کی تلوار)
حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	صَاحِبُ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (رسول اللہ ﷺ کے راہزنار)
حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ	أَمِينُ (دیانت دار)
حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ	الْبَحْرُ وَالْجَبَرُ (بہت بڑا عالم)
حضرت سیدنا ثوحیہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ذُو الشَّهَادَتَيْنِ (دو گواہیوں والے)
حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حَسَامُ (تیز تلوار)
حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ذُو الْأَذْنَيْنِ (دو کانوں والے)
حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	ذُو الْجَنَاحَيْنِ (دو بازوؤں والے)
حضرات حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما	رِيحَانَتَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (رسول اللہ ﷺ کے دو پھول)
حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سَابِقُ الْحَبَشَةِ (جبر کے باشندوں میں سب سے پہلے جنت میں جانے والے)
حضرت سیدنا صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سَابِقُ الرُّومِ (روم کے باشندوں میں سب سے پہلے جنت میں جانے والے)
حضرت سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	سَابِقُ الْفَرَسِ (فارس کے باشندوں میں سب سے پہلے جنت میں جانے والے)

صَاحِبُ التَّعْلِيْمِ (حضور ﷺ کے
مبارک تعلیم اٹھانے والے)

حضرت سیدنا عہد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

9 تابعین و محدثین کے القابات

أَفْضَلُ التَّابِعِينَ (تابعین میں سب
سے زیادہ فضیلت والے)

حضرت سیدنا سعید بن مسیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خَيْرُ التَّابِعِينَ
(تابعین میں سب سے زیادہ بھلائی والے)

حضرت سیدنا اویس قرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

طَاوُسُ (خوبصورت چہرے والا)

حضرت سیدنا ذکوان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مَحْبُوبُ (دوست)

حضرت سیدنا محمد بن حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

عُمَرُ ثَانِي (دوسرے عمر)

حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْعَدِيمِ

مُحْيِي الدِّينِ (دین کو زندہ کرنے والے)

امام ابو زکریا عینی بن شرف الدین نووی علیہ رحمۃ اللہ لغوی

جَلَالُ الدِّينِ (دین کا جلال)

حضرت علامہ عبدالرحمن سیوطی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَمِيمِ

حُجَّةُ الْإِسْلَام (اسلام کی دلیل)

حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الہادی

نُورُ الدِّينِ (دین کی روشنی)

حضرت علامہ ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الوالی

9 مشہور بزرگانِ دین کے القابات

غوثِ اعظم (بڑا مددگار)

حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

گنجِ بخش (بہت بڑا فیاض)

حضرت سیدنا تاج علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

گنجِ شکر (شکر کا خزانہ)

حضرت سیدنا ابوالفضل بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیدنا خواجہ معین الدین اجمیری علیہ رحمۃ اللہ العو	غریب نواز (غریبوں کی جھولیاں بھرنے والے)
حضرت شیخ احمد محمد والف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	بندۃ الدین (دین کو روشن کرنے والا)
حضرت سیدنا عبد اللہ شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	غازی (کافروں سے لڑنے والا مسلمان)
شاہ آل رسول مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	حاتم الاکابر (بزرگوں کی نشانی)
حضرت علامہ مولانا آل احمد علیہ رحمۃ اللہ الاحد	اچھے میاں (اچھے آدمی)
حضرت علامہ مولانا خیاں الدین احمد مدنی علیہ رحمۃ اللہ العفی	قطب مدینہ (مدینہ کے قطب)
	مسلمانوں کے عقیدے میں وہ ولی جسکے
	سپر کسی علاقہ یا ہستی کا انتظام ہو)

پاک و ہند کے 31 مشہور علماء کرام کے القابات

حضرت علامہ مولانا عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ العفی	شیخ محقق (تحقیق کرنے والے بزرگ)
حضرت علامہ مولانا تقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمن	رکنس المتکلمین (علم کلام کے ماہر)
امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	اعلیٰ حضرت (سب سے بڑی بارگاہ)
مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	استاد زمن (اپنے وقت کے استاد)
سید علی حسین اشرفی میاں علیہ رحمۃ اللہ العو	شیخ المشائخ (بزرگوں کے بزرگ)
حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	مفتی اعظم ہند (ہند کے سب سے بڑے مفتی)
حضرت علامہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ العفی	صدر الشریعہ (دین کے مسائل کے جاننے والوں میں بلند مقام رکھنے والے)
حضرت علامہ مولانا خضر الدین بہار علیہ رحمۃ اللہ العفی	ملک العلماء (علماء کا بادشاہ)

حضرت علامہ مولانا سید احمد سعید کاظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه	غَزَالِي زَمَان (اپنے زمانے کے امام غزالی)
حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن	حَكِيمُ الْأَمَّةِ (امت کی اصلاح کرنے والے)
حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه	صَدْرُ الْأَفَاقِ ضِلَال (جید عالم)
حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ	أَمِيرِ مِلَّتِ (دین کے امیر)
حضرت پیر سید محمد میاں مارہروی علیہ رَحْمَةُ اللهِ الْغَوٰی	تَابِرُ الْعُلَمَاءِ (علماء کا سردار)
حضرت مولانا سید محمد کچھوچھوی علیہ رَحْمَةُ اللهِ الْغَوٰی	مُحَدِّثُ أَعْظَمِ هِنْد (ہند کے سب سے زیادہ احادیث کو زبانی کرنے والے)
علامہ مولانا سراج احمد خان پوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ	سِرَاجُ الْعُقَمَاءِ (عِلم فقہ جاننے والوں کی چمک)
حضرت علامہ مولانا شمس علی خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن	شیرِ بشارِ اَبَسْت
حضرت علامہ مولانا سید محمد احمد قادری علیہ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِی	غازی ملت (قوم کے غازی)
حضرت علامہ مولانا عبدالحق مزہار علیہ رَحْمَةُ اللهِ الْغَوٰی	حَافِظُ مِلَّتِ (دین کے نگہبان)
حضرت علامہ مولانا سردار احمد علیہ رَحْمَةُ اللهِ الْاَحَد	محدث اعظم پاکستان (پاکستان کے سب سے بڑے محدث جاننے والے)
حضرت علامہ مولانا شریف الحق علیہ رَحْمَةُ اللهِ الْاَحَد	شارح بخاری / فقیہ اعظم (بخاری کی شرح کرنے والے، سب سے بڑے فقیہ)
حضرت علامہ مولانا ریحان رضا خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن	ریحان ملت (ملت کے پھول)
حضرت علامہ عبدالغفور ہزاروی علیہ رَحْمَةُ اللهِ الْغَوٰی	شَیْخُ الْقُرْآن (قرآن کے عالم)
حضرت علامہ مفتی خلیل احمد برکاتی رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِی	خَلِیلِ مِلَّتِ (ملت کے دوست)
حضرت مولانا عبدالحق شرف قادری علیہ رَحْمَةُ اللهِ الْبَارِی	شَرْفِ مِلَّتِ (قوم کی عزت)

حضرت علامہ مولانا عمر نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَظِیْمِی	تاجُ الْعُلَمَاءِ (علم والوں کے تاج)
حضرت علامہ مولانا ارشد القادری علیہ رحمۃ اللہ الوالی	رَکِیْسُ التَّحْرِیْرِ (تحریر کے بادشاہ)
حضرت علامہ محمد شفیع اذکار ڈوی علیہ رحمۃ اللہ العوی	خطیب پاکستان (پاکستان کے ہامور خطیب)
حضرت علامہ مولانا فیض احمد اویسی علیہ رحمۃ اللہ العوی	فیض ملت (قوم کو فیض دینے والے)
حضرت علامہ مفتی عبد الرحیم بستوی علیہ رحمۃ اللہ العوی	اُسْتَاذُ الْفَقْہَاءِ (علم فقہ جاننے والوں کے استاد)
حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطاری دامت برکاتہم العالیہ	امیر اہل سنت (سنیوں کا امیر، رہنما)
مفتی فاروق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الوالی	مفتی دعوت اسلامی (دعوت اسلامی کے مفتی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چار چیزیں سردار بنا دیتی ہیں

شہاب الدین حضرت سیدنا محمد بن احمد ابوالفتح اَبِیْ شَمِیْہی
علیہ رحمۃ اللہ العوی ”الْمُسْتَطْرَف“ میں نقل فرماتے ہیں: چار
چیزیں انسان کو سردار بنا دیتی ہیں: اَلْعِلْمُ وَالْاَدَبُ وَالصِّدْقُ
وَالْاِمَانَةُ یعنی علم، ادب، سچائی اور امانت۔

(المستطرف ۱۰/۴۲)

ماخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
قرآن مجید	کلام الہی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر خزان العرفان	صدر الافاضل مفتی قیوم الدین سراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر نعیمی	تکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	شیاد القرآن، بجلی کیشنر، لاہور
تفسیر صاوی	احمد بن محمد صاوی، ناظم غلوی، متوفی ۱۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ
روح المعانی	ابو الفضل شهاب الدین سید محمود انوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو مسلم بن مسلم بن قاسم قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن شعیب سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
موطا امام مالک	امام مالک بن انس اشجعی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
المجموع الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
المجموع الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بنکبی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
الادب المفرد	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	تاشقند ایران ۱۳۹۰ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابوبکر عجمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
مجمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۵ھ
آئینہ بشر جامع الصغیر	علامہ عبدالرؤف متاوی، متوفی ۱۰۰۳ھ	مکتبۃ الامام الشافعی، ریاض ۱۴۰۸ھ
مسند الفردوس	الحافظ شیریہ بن محمد دار الدینی، متوفی ۱۱۷۶ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
مسند المبرور	امام ابوبکر احمد بن عبد القادر، متوفی ۲۹۲ھ	کتب العلمیہ و حکم المدینہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
التمہید فی غریب الحدیث و لغاثر	امام مہم الدین مبارک بن محمد الجزری، متوفی ۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۲۰۱۱ھ
الامام علی بن ابی طالب	امام علی بن ابی طالب، متوفی ۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ

شرح السنۃ	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
سبل الہدی والارشاد	محمد بن یوسف صالحی شامی، متوفی ۹۴۲ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۴ھ
مشکل الآثار	امام ابو جعفر احمد بن محمد عطافوی، متوفی ۳۲۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۵ھ
کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد جلیونی، متوفی ۱۱۲۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
کنز العمال	امام علی بن حاتم بن حسان الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
المستطی شرح مؤطا امام مالک	امام القاضی سلیمان بن خلف الہامی، متوفی ۴۹۴ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
شرح البخاری لمطیری	عس الدین محمد بن عمر بن احمد سفیری، متوفی ۹۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۵ھ
عمدة القاری	امام بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
نزهة القاری	علامہ مفتی شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک اسٹال لاہور ۱۴۲۱ھ
فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ اسماعیل بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۴ھ
فیض القدر	علامہ محمد عبدالرؤف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
ابحاث المدعات	شیخ محقق عبدالقدیر محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ ۱۳۳۲ھ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور
شرح العلامۃ الزرقانی	محمد بن عبدالرہمان بن یوسف زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
مجمع الامہر	عبدالرحمن بن محمد بن سلیمان کلیبی، متوفی ۱۰۷۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
وُزنجیر	علامہ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
زوائد الجبر	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ (مخرجہ)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ۱۴۱۸ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
جہان مفتی اعظم	علامہ محمد احمد مصباحی اعظمی، علامہ عبدالکبیر نعمانی مصباحی، مولانا مقبول احمد مالک مصباحی،	رضا انڈیا میمنی
المسعودی (مخطوطات علی حضرت)	شہزادہ علی حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
فتاویٰ مصطفویہ	شہزادہ علی حضرت محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	شعبہ برادرزادہ ہزاردار لاہور ۱۴۲۱ھ
کفریہ نکات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت علامہ محمد الیاس عطاف قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
الاستیعاب فی معرفۃ الاسماء	ابو عمر یوسف عبدالقاری، متوفی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
اسماء اللہ تعالیٰ	عزالدین ابو نعیم بن علی بن ماجہ مجری، متوفی ۶۳۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۱۷ھ

الاصابہ	الامام احمد بن علی بن حجر اسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۵ھ
الطبقات الکبریٰ	محمد بن سعد بن شیع البہامی البصری المعروف بابن سعد، متوفی ۲۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
وقار الوقار	نور الدین علی بن احمد سکونی، متوفی ۹۱۱ھ	دار احیاء التراث، بیروت
اکمال فی ضعفاء الرجال	الامام ابو احمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
تاریخ دمشق	الامام ابو القاسم علی بن حسن الشافعی المعروف بابن عساکر، المتوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ
المواہب اللدنیہ	اشیخ احمد بن محمد اسقلانی، متوفی ۹۲۳ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۶ھ
سیرت رسول عربی	پروفیسر علامہ نور بخش توکل	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
حیات اعلیٰ حضرت	ملک العلماء مولانا ظفر اللہ بن بہاری، متوفی ۱۳۸۲ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تاریخ مشائخ قادریہ	ڈاکٹر غلام نجفی انجم	کتب خانہ امجدیہ
کتاب التحریقات	السید الشرف علی بن محمد بن علی السید اترین ابی الحسن الحسینی الجرجانی، متوفی ۸۱۶ھ	دارالمنار

عالم جاہل کو پہچانتا ہے مگر جاہل عالم کو نہیں

حضرت سیدنا امام عبدالرؤف مَنَاوٰی علیہ رحمۃ اللہ العزیز
 ”فیض القدیر“ میں نقل فرماتے ہیں: اَلْعَالِمُ یَعْرِفُ الْجَاهِلَ لِاَنَّهُ
 كَانَ جَاهِلًا وَالْجَاهِلُ لَا یَعْرِفُ الْعَالِمَ لِاَنَّهُ لَمْ یَكُنْ عَالِمًا
 یعنی عالم جاہل کو پہچانتا ہے کیونکہ (حصول علم سے پہلے) وہ بھی جاہل
 تھا لیکن جاہل عالم کو نہیں پہچانتا کیونکہ وہ کبھی عالم نہیں رہا۔

(فیض القدیر ۱۱/۳۰)

فہرس

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
24	رزق میں برکت ہو جاتی	3	اس کتاب کو پڑھنے کی "11 نیتیں"
24	"لفظ" محمد کے بارے میں ایمان افروز	6	دُرود پڑھنے والے کا نام بارگاہ رسالت
28	مدنی پھول	7	میں پیش کیا جاتا ہے
28	"محمد" نام رکھا	8	نام پوچھا کرتے
29	اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لڑکا پیدا ہوگا	9	نام بچے کے لئے پہلا تختہ ہے
29	بے ادبی نہ ہونے پائے	9	قیامت کے دن نام سے نیکا راجائے گا
29	اعلیٰ حضرت کا طریقہ کار	10	اپنے کچے بچوں کا بھی نام رکھیں
29	عاشقِ اعلیٰ حضرت کی ادا	11	بچہ فوت ہو جائے تو؟
30	1000 ذرا انعام	11	نام کب رکھیں؟
31	پکارا جانے والا نام رکھنے کی ایک اہم احتیاط	12	نام کون رکھے گا؟
31	مفتی اعظم نے اصلاح فرمائی	13	معاشرے میں نام رکھنے کے مختلف انداز
32	بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو	13	نام کیسا ہونا چاہئے؟
33	نام بدل دیا	13	کہیں حب جاہ تو نہیں؟
34	میں بے وضو تھا	14	نام رکھتے وقت اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے
34	ایسی صورت میں "محمد" پر درود پاک	15	اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ نام
34	نہیں لکھا جائے گا	15	"عبدالرحمن اور عبداللہ" نام مکمل
35	"محمد نبی، احمد نبی" نام نہ رکھا جائے	16	بولنے کی عادت بنائیں
36	"محمد بخش، احمد بخش" نام رکھنا جائز ہے	17	"عبداللہ" نام رکھا
36	"غلام محمد، غلام صدیق" نام رکھنا جائز ہے	18	ایک "جن" کا نام "عبداللہ" رکھا
36	"عبدالمصطفیٰ، عبدالنبی" نام رکھنا جائز ہے	18	عبدالرحمن نام رکھا
37	"یسین، ہڈ" نام رکھنا منع ہے	19	تم "ابورشد عبدالرحمن" ہو
37	"عُثْمَانُ الرَّبَّیْن" نام رکھنا منع ہے	20	اپنے پوتے کا نام عبدالرحمن رکھو
37	کسی بزرگ کو قیوم نہ مانتا کہنا کیسا؟	21	ضروری وضاحت
38	آدمی کو قیوم، قدوس اور رحمن کہہ کر نہ پکارے	22	اسماء الہیہ کے ساتھ نام رکھنے کے مدنی پھول
39	عبدالقادر کو قادیان کہنا کیسا؟	22	"جبار" نام تبدیل کر کے "عبدالجبار" رکھا
40	"عبدالقیوم" نام رکھا	22	میں نے ایک بچہ کو "عبدالرحمن" رکھا

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
57	اولاد نہ ہونے کی صورت میں بھی کنیت رکھنا	40	بزرگان دین سے نام رکھوانا
58	اپنے بچوں کی کنیت رکھیں	41	بچے کا نام "عبداللہ" رکھا
59	کنیت یاد کرنے کی برکت	42	"ابراہیم" نام رکھا
60	کنیت شریعت کے مطابق ہونی چاہیے	42	"عبدالملک" نام رکھا
	بڑے بیٹے یا بیٹی کے نام پر کنیت اختیار	42	"سنان" نام رکھا
61	کرنا بہتر ہے	43	"مسرع" نام رکھا
61	حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی کنیت	44	"یحییٰ" نام رکھا
62	کنیت عطا فرمایا کرتے		حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کا نام کس
63	عمرانؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کنیت عطا فرمائی	44	نے رکھا؟
63	عورت بھی کنیت رکھے	45	"مریم" نام عطا فرمایا
64	مدینے کے پہلے بچے کی کنیت	45	پیرخانے سے نام عطا ہوا
64	بیٹی کے نام پر بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے	46	لوگوں کے بڑے نام رکھنا
65	امیر اہل سنت اور کنیت	48	فرشتے لعنت کرتے ہیں
66	کنیت کی سنت کو زندہ کیجئے	48	کسی کو بے وقوف یا اٹو کہنے کا حکم
67	جب کسی کا نام یاد نہ ہوتا تو کیسے پکارتے؟	50	محبت بھرے نام سے پکارنا
68	پکارنے اور ذکر کرنے کا انداز	51	تم "سفینہ" ہو
	جنت میں مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ	51	لقب کسے کہتے ہیں؟
69	والہ وسلم کی رفاقت پانے کا نسخہ	52	تخلص کی تعریف
69	سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم	52	۱۱ اکابرین اہل سنت کے تخلص
70	صحابہ کرام علیہم السلام کا پکارنے کا انداز	53	محبت بڑھانے کا سبب
71	یا رسول اللہ کیوں نہ کہا	53	اچھے نام اور کنیت سے پکارو
72	اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انداز	54	کنیت کسے کہتے ہیں؟
72	امیرِ اہلسنت و جماعت کا معمول	54	کنیت میں "ابو" کے معنی
73	انبیائے کرام علیہم السلام کا انداز	54	ابو ہریرہ (چھوٹی ملی والے)
74	صحابہ کرام علیہم السلام کا انداز	55	ابو ثراب (مٹی والے)
75	بزرگان دین رحمہم اللہ العلیین	56	ابو ذر (چوٹیوں والے)
76	طلبہ کرام و مفتیان عظام	57	کنیت کی اہمیت

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
	بستیوں اور علاقوں کے نام بھی تبدیل فرمادیتے	77	دینی اساتذہ
106	نام کے ساتھ علاقے کا نام بھی بدل دیا	77	سادات کرام
106	جسٹے کا نام تبدیل فرمادیا	78	بوڑھے اسلامی بھائی
108	کنوئیں کا نام تبدیل فرمادیا	79	ماں باپ
108	”قادری اگر بتی“ سے ”قومی اگر بتی“	79	رشتے دار
109	لباس کا بھی نام رکھتے	80	میاں بیوی کا ایک دوسرے کو بلانا
110	جسٹے کا نام رکھا	82	ہم عمر کو بلانا
110	رحمت کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مبارک سوار یوں کے نام	83	بلا ضرورت دو تین نام ملا کر نہ رکھیں
111	مبارک بکریوں کے نام	83	نام رکھنے میں مذکر اور مونث کا بھی خیال رکھیں
111	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مختلف اشیاء کے نام	83	غیر مسلموں کے لئے مخصوص نام نہ رکھئے
111	حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مبارک برتنوں کے نام	84	مُرے نام کا اثر
112	بدشگونی کی وجہ سے نام نہ بدلیں	84	اچھے نام والے سے کام لیا
112	تاریخی نام رکھنا	86	نام تبدیل فرمادیا کرتے
113	قرآن سے نام نکالنا	87	مُرے نام کو بدل دیتے
114	نیک شخص کے نام پر نام رکھنے کی برکت	88	وہ بعض نام جو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تبدیل فرمادیئے
116	نیک لوگوں کے نام پر نام رکھو	95	اب تک سختی پائی جاتی ہے
116	نبیوں کے نام پر نام رکھو	96	جن ناموں سے اپنی تعریف نکلتی ہو وہ نہ رکھے جائیں
117	محبوبانِ خدا کے ناموں پر نام رکھنا	97	امیر اہل سنت کا خود کو فقیر اہلسنت کہنا
118	مستحب ہے	98	مُرہ نام تبدیل کر کے جو یہ رکھا
119	نواسوں کا نام حسن اور حسین رکھا	99	جن ناموں میں کم ترکیہ ہو وہ رکھ سکتے ہیں
120	اپنے شہزادے کا نام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر رکھا	102	تین قسم کے نام نہ رکھیں
120	غلام کے نام پر رکھا	103	یہ نام رکھنا بہتر نہیں ہے
120	غلام کے نام پر رکھا	104	منع کرنے کی خواہش ہے لیکن منع نہیں کیا
	غلام کے نام پر رکھا	105	جن کا نام پہلا آتا ہو خوش ہوئے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
146	11 اہم بات امومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے مقدس نام	122	بچوں اور بچیوں کے لئے 538 پیارے پیارے نام
147	سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی 4 شہزادیوں کے مبارک نام	122	بچوں کے لئے 391 پیارے پیارے نام "عبد" کی اضافت کے ساتھ 59 رحمت بھرے نام
147	سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی 3 مقدس کنیزوں کے نام	125	سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام القدس
148	سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی چار لڑکیوں کے نام	126	شاہ و خیرا لا نام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے 119 برکت والے نام
148	59 صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے نام	132	25 انبیائے کرام بیہم السلام کے عظیم نام والے نام
151	49 دیگر بزرگ خواتین کے نام	134	شاہ و انام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے 3 شہزادوں کے مبارک نام
156	تقریباً 16 متفرق زنانہ نام	134	سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے 5 نواسوں کے مقدس نام
157	7 انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کنیتیں	134	عشر و مبشرہ کے پیارے پیارے نام
157	71 صحابہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کنیتیں	135	صحابہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے 135 پاکیزہ نام
162	13 صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی کنیتیں	142	تابعین و بزرگانِ دین رحمہم اللہ فیہم کے 27 مبارک نام
163	دیگر 65 بزرگانِ دین کی کنیتیں	145	نسبتوں والے 8 متفرق نام
167	18 صحابہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے القابات	146	بچوں کے لئے 150 پیارے پیارے نام
169	9 مشہور تابعین و محدثین کے القابات	146	سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امی جان کا مبارک نام
169	9 مشہور بزرگانِ دین کے القابات	146	سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضاعی ماں کے نام
170	پاک و ہند کے 31 مشہور علماء کرام کے القابات	146	
173	ماخذ و مراجع		

سُنَّتِ کِی جہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سبکے سبکے مَدَنی ماحول میں بکثرت مُنتخبات کیجی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رُضائے اُلّٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں یہ نیتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے اہدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابند سستہ بنے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے لڑھکے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-631-382-3



0101940



فیضانِ مدینہ، محلہ سودا گران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

https://www.facebook.com/dawateislami